

(۱۵۹)

وَقَصَصْنَا لَكَ أَهْلَ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ كُنَّا نَبَيِّنُ لَكَ قُرْآنًا
وَقَصَصْنَا لَكَ أَهْلَ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ كُنَّا نَبَيِّنُ لَكَ قُرْآنًا

قصص الانبياء (منظوم)

مُصَنَّفًا

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لائل پور

— ناشر —

کتاب خانہ شرف الزمیں شہید شاہکونٹ



جدہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

فَاَقْصَصِ الْقَصَصَ الْعَلَمُ يُتَفَكَّرُونَ ۝

نورِ مدائن (مصحح چھپی)

قصص الانبیاء ^{المعروف} منظوم پنجابی

مصنفہ

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لاہور

ناشر

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ (شیخوپورہ)

پاکستان

قیمت: تین روپے پچاس پیسے

فہرست مضامین کتاب ہذا نور ہدایت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶	ذکر موت قبر فناء مخلوق نفخ صور دوبارہ اکھٹا	۲	صفت خداوند تعالیٰ جل جلالہ
۳۹	ذکر سختی قیامت و پل صراط سے گزرنا	۵	بیان توحید
۴۱	فضیلت نماز اور درود شریف	۹	نعت حضور پر نور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۴۵	فضیلت علم اور عالم کو دوست رکھنا	۱۰	فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
۴۷	ذکر دوزخ کے سات طبقے و خدمت اہل دوزخ	۱۱	فضیلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۵۰	فضیلت جنت اور اہل جنت	۱۲	فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
۵۲	شرف نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳	فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ
۵۵	ذکر عزرائیل علیہ اللعنة	۱۴	فضیلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ
۵۷	ذکر حضرت آدم علیہ السلام	۱۵	فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ
۶۱	ذکر مختصر بابل و قابیل بیٹے حضرت آدم	۱۶	فضیلت حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی
	ذکر حضرت شیدائے علیہ السلام	۱۷	مدح پیر خود
	ذکر حضرت ادریس علیہ السلام	۱۸	دعا مصنف درگاہ الہی
	ذکر حضرت نوح علیہ السلام	۱۸	سبب بنانے کتاب عرفی پیش دان اول بیتہ سابقہ حال
۶۸	ذکر حضرت ہود علیہ السلام	۲۰	نصیحت
۷۰	ذکر حضرت صالح علیہ السلام	۲۱	فضیلت فقرائے امت اہل دنیا و ذکر ہمیزی بی فاطمہ
۷۲	ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام	۲۲	فضیلت مسواک اور وضو
۷۶	رہائش کمرہ حضرت ابراہیم کا شہر فلسطین میں	۲۵	فضیلت اذان و اقامہ و قرائت مؤذن
۷۸	ذکر قربانی حضرت اسماعیل و فضیلت قربانی	۲۶	فضیلت مسجد میں بھانا اور نماز جمعہ
۸۱	ذکر حضرت ابراہیم کے کعبہ بنانا	۲۸	فضیلت گھر، روزہ، اعتکاف و زکوٰۃ صدقہ
۸۲	بیان حضرت لوط علیہ السلام	۳۲	عورت کا حق خاوند پر اور خاوند کا حق عورت پر
۸۵	بیان حضرت اسماعیل علیہ السلام	۳۴	لڑکے کا حق والدین پر اور والدین کا حق لڑکے پر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۹	ذکر حضرت حنظلہ علیہ السلام	۸۶	ذکر حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام
۱۵۰	ذکر حضرت شمویل علیہ السلام	۸۸	ذکر حضرت یوسف علیہ السلام
۱۵۲	ذکر حضرت داؤد علیہ السلام	۹۲	لیجانا بھائیوں کا حضرت یوسف کو دیکھنا خریدنا عزیز کا
۱۵۵	ذکر حضرت لقمان علیہ السلام	۹۷	ذکر حضرت یوسف کا شادی کرنا لیجانا بی بی سے اور آنا
۱۵۶	ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام		بھائیوں کا غلام لینے اور منگوانا برادر بنیامین کو
۱۶۲	ذکر حضرت عزیر علیہ السلام	۱۰۰	ذکر کعبہ حضرت یوسف نے بلانا اپنے باپ کو
۱۶۳	ذکر حضرت زکریا علیہ السلام	۱۰۵	ذکر حضرت اصحاب کہف
۱۶۴	ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام	۱۰۸	ذکر حضرت شعیب علیہ السلام
۱۶۶	ذکر حضرت جبریل علیہ السلام	۱۰۹	ذکر حضرت یونس علیہ السلام
۱۷۰	ذکر حضرت شمعون علیہ السلام	۱۱۲	ذکر حضرت ایوب علیہ السلام
۱۷۲	ذکر حضرت مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۵	ذکر سکندر ذو القرنین
۱۷۳	ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۹	ذکر حضرت حوئے علیہ السلام
۱۷۶	ذکر حضرت نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت در	۱۲۲	حضرت موسیٰ کا مصر کے راجا بنانا شعیب علیہ السلام سے
۱۷۹	پشت ہو کر بی بی آمنہ کے پاس آنا	۱۲۵	مصر کے راجا بنانا نبوت کا اور قوم کو ہدایت کرنا اور شہادت دینا
۱۷۹	ذکر شب لادت سردار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸	حضرت موسیٰ کا التورات امت لیجانا اور فرعون کا
۱۸۱	ذکر ضاعات مبارک محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم		بجوع لشکر پیچھے جانا اور اللہ نے ان کو غرق کرنا
۱۸۵	علیہ مبارک حضرت بعض خصائل حمیدہ	۱۳۱	ذکر قارون کا نافرمانی سے زمین میں دھنسا
۱۸۶	ازواج مطہرات جائیداد اولاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۶	ذکر عامل کا مردہ سے زندہ ہو کر اپنا قاتل تانا پھر مرنا
۱۸۷	سردار دو عالم پر نبوت کا اترنا		ذکر عروج بن عتق
۱۹۰	ذکر معراج شریف سردار دو عالم	۱۳۹	ذکر حضرت موسیٰ و حضرت علیہما السلام
۱۹۸	ذکر جنگ بدر اور خیبر	۱۴۲	ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام
۱۹۹	ذکر وفات سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۴	ذکر حضرت یوشع علیہ السلام و ذکر بلعم بعور
۲۰۵	چند اشعار اور نقل چھپی دوست نور محمد	۱۴۷	ذکر حضرت حزقیل و الیاس علیہ السلام

حکم کو بچا لیں توں کے کسے جاں ہے لہذا نے
 سخت پتھر اٹھائیں پانی کڈھے قدرت بھید نرالا
 درخت عجب ہر چیزوں انہو خالق جانے
 زیرہ کو بھیاں تے کو کھڑی تہمت خوب پوسے
 ہر چیزوں تیکھے بندوبست صفت نرالی
 وہی ترانہ مسان جہان تے قہروں غرق کراے
 چٹا کالا نیلا پیلا تھاں برکتھاں وگاڑے !
 ہر ہر اندر صدف خالق غوروں نظری آون
 گزری عمر واپس ملنی سمجھ کریں دل نری !
 صدف انداز انداز یوں باہر آخر عجب تراون
 خالق طلقاں پائے سب نول سمجھ نہ پاون عقلاں
 ولفخت فیہ من الدوحی جان جسم وچہ پانی
 طاقت عقل تے نکس کن اہیں تے بھجاں پائیں
 مصلحت صدف تہنا وادیرا ایہو مینوں مماناں

در بیان توہمیں

معرفت علم ملدی طاقت کوشش نہیں متہ آئے
 کی ہاں کوں آیا ہیں کھوں تی کیوں ستاری
 بے مثال نردال نہ اسنوں ہے جس ذات پسارا
 لافانی دی کچھ حقیقت سمجھ نہ سکے فانی
 ستوال قلب نرانی نشیہ دکھو کی کارے
 لکھ نہ پوسے نہیں سکے کن : سنکھے تے
 جس اکام ہو کر سکدے دوجے نہیں نہ ابھڑے

بھلا بھلا نہیں پوسا کے ہیں یہاں ٹکائے
 محل پتھر تھیں کدھ دکھائے خوبی باک تھائے
 وہی ہمارا لہے گا نرناں تیسے رنگ سولائے
 کمال جیل تے رکھ دیا رائے خود بادام سولائے
 حکموں بن کر دیا چلن قدرت قادر والی
 سمندر اندر کھڑو ٹال میر طے جے لائے
 کئی کئی رنگ پانی تے اندر رکھے جاو جائے
 موتیاں تے پور کھال چیزاں رتن کی لیاوون
 سسری نو حکم جس دہر آوے نظر نہ آوے گری
 چوداں طبع اچھے ہو کر بریدی صفت ستاون
 ہر ہر حوین ہر ادا کھال رائے برکتیاں شکلاں
 مٹی سے وچہ پاک پانی سے اچھے ہوا رلائی
 اک قطرے تھیں کوسے مکمل سرتوں پیراں تائیں
 ہر ہر کم ضروری وچوں ایہو ضروری جانائیں

عشق حقیقی جس لوں ملدا کھل نصیباً جائے
 اپنے آپ جہان نہ بنیا صانع ہمت کا کاری
 دہم گمان موہو ہم ہستی دا چھوڑ تصور مسارا
 قابض قادر قائم اکمل فدر ہیں اسماں
 تیج خواں کہن دے اندر تھیں عقل میاں
 اک دوجے داکم نہ جان ہرگز سمجھ نہ سکے
 اکھ دیکھے کن سن دے باتاں سب پائیا کھڑو دے

عقل تمیز نہیں کر سکتی اپنا آپ نہ جانے
 صفات اس دی پہ نور کرن عقل پائے شنائی
 کرنا غور صفات ربی پر ذات اندر نہ کرنا
 عالی ذات خداوند والی میں ہاں کون سدا نویں
 ہے ہمیشہ ذات خدا دی ہے بھی او ہوساے
 جہر آپ ہوئے خود فانی کیا پیدا کر سکے
 جو خود آپ نہیں شے کافی کیا وجود رکھائے
 ممکنات جمع جامع گر بود نابود ایہ سانی
 ہستی ذات خداوند والی نیست عالم سارا
 ذاتاں صفاتاں مطلق ہستی ہے رب پاک تعالیٰ
 ظاہر باطن ذات ربیدی میں توں مطلق ناہیں
 مطلق ہستی دے سہمائے اپنی خبر نہ پائے
 صفات رہے تھیں عالم ظاہر باطن ذات ربانی
 آپے سب کچھ کرنے والا نہ جیسا نہ جایا
 ہر ہر اندر ایویں جیوں کر جان جسم و ہیہ ہوئی
 فقط اظہار سببوں کثرت آپے شہر بانارے
 پہلاں اک اکلا ظاہر باطن عالم سارا
 اول آخر خود ہی مالک آپے باطن حاضر
 ہے جلوہ لکھ ڈھنگاں اندر بھانویں نظری آندا
 بھانویں رکھ بھانویں پت شافاں تخم ال تھیں سارا
 ظاہر بیج تے رکھ پوشیدہ بیج باطن رکھ ظاہر
 یا بھجوں کامل پیر نہ تینوں سمجھ کدائیں آئے
 دنیا مافیہادی غمیوں راز ملے چھٹ جائیں

ہوئے واقف کیونکر ذاتوں اعلیٰ شان رہا نے
 چند دیکھیں تھیں بڑے بنیانی سورج اکہ جلائی
 قلب صفائی جس دم ہوئی راہ حقیقت چڑھنا
 جس دم اہلی مطلب کھلن قائم ذات سنائیوں
 کن کہن تھیں رب العالم کیتے ظاہر پیارے
 عاقل ایسے خالق کوہوں سمجھ دو راڈا نئے
 بے نمود کیا کر سکے آخر نمود کہا نے
 جو نابودوں نظر آئیگا صفت خالق دی آئی
 بے وجود سمجھ جاگ فانی محض عدم بیچارا
 اول آخر ہستی عالم کہے نہیں مت والا
 مطلق ہستی پاک خداوند دیکھیں ہر ہر جائیں
 جس جس طرفے نظر دگائے اوہ نظری آئے
 ذات اندر چہ کوئی نہ داخل ہرگز شک نہ آئی
 عجاہر ظاہر اندر باطن غیر نہ اس دا آیا
 ذرے ذرے اندر چکے بشیر روغن نمودی
 اس سے با بچہ نہ پہلوں پھول میں بھی اوہ سارے
 ظاہر عالم میں باطن ہو یا دو جا نہ کوئی یارا
 جان جسم دامالک خود ہی غیر نہ اس دا ناظر
 پھر بھی اوہ وہ رنگ اپنے دے اپنا آپ تکا ندا
 وچوں پھل تے خار نکل دے غوروں کریں نظاما
 پتے پتے اثر اسیدا نظر نہ آوے باہر
 طالب صداق ہو کر ڈھونڈیں خودی خودوں پھر جائے
 غفلت مرضوں ملن شفا میں دھرت غوطہ لائیں

بلیا رہیہر کامل جس لوں اس سلامت بیڑا
 پاک عشق بقیں چڑھے خمار غیر نہ لے سہانے
 ظاہر ہوں کارن مرضی جس دم خالق آئی
 کنت کنزاً مخفیاً فاجبت ان نسر مایا
 میں ساں چھپا ہوا خزانہ چاہاں بچھپانیا جانواں
 مزاحمت و اکثریت اندر رنگ نئے بدلے
 عالم پردہ اس دے منہ داہر کوئی نہیں بچھانے
 اپنی خبر نہ رہی جنہاں لوں اس لوں یار بناندا
 چکوں مستی توڑے مستی میں توں بھل سدہائے
 جے توں ہے میں بعد مرن پھر کوئی نہیں بول سناندا
 بدن بیمار ہوئے جاں تیرا قبضوں ہوندا باہر
 دیدے دل دے اندھے سچے نشہ خودی دا چڑھیا
 تیری ہوندی تے کیوں جاندا چھوڑا وہ تیرے تائیں
 جان جسم و چہ شور ہے کس اکون کرے گفتاراں
 دن تے رات بدن دے اندر کی کی ہوں کاراں
 منہ مکرناک اپنا سمجھیں پیروں سرتاک بھائی
 ملکیت مور کہ پاک ربیدی ہست شہنشاہ آیا
 توں چاہیں جوادہ نہیں ہونا ہونا وہ جو چاہے
 نور اس دے توں اپنا سمجھیں توڑی فطرت کاراں
 مطلق عدم توں خود توں خانی نفس امارت ضروری
 ظاہر باطن اکو سمجھے اک کہے اک جانے
 دیکھ اس لوں گم اس چہ ہوئے اپنا آپ مٹانے
 لازم دیکھ تعین دے چہ ہے جوار ہزارا

خوف طوفانوں شر شیطانوں کرسی امن بستیرا
 آہیں سر ہوئے رنگ زردی نینوں نیر گلے
 صفت کمال دیکھن دی خاطر مخلوقات بنائی
 ان اعرف فخلقت الخلق حکم حدیثوں آیا
 مخلوقات کراں اس خاطر ظاہر ظہور بنانواں
 پڑاناں جاں کیا ضرورت پھر نہیں پیناے
 ہوئے جس دے نال محبت اس بقیں پر دے چانے
 چمک کھانہ پھر چھپ جاندا ہجر النسب لاندہ
 ہرگز غیرہ نظری آئے ایوں عمر دیہائے
 ہوش کریں توں ہرگز ناہیں اپنا ہوں بتاندا
 اپنا آپ ہوندا ہے تیرا کیوں دکھ سہندوں ظاہر
 میری جان جنہوں توں آکھیں کون کھڑے کڑھ اڑیا
 دعوائے میں من گھڑت تیرا ہے تے توں ہرگز ناہیں
 خود بیمار نہیں تھ صحت دعویٰ خود محنتاں
 بدن اعضا گئے تھہ ہوسن دیں بال شماراں
 خود خبر نہ خود دی تینوں چشمیں کور خطائی
 کریں یقین نہیں توں کافی ہے لہہ پاک خدایا
 مطلق ہستی نور الہی نور اوسے دے سائے
 مطلق ہستی دا وہ وارث کیوں نہ کریں دھاراں
 جاں بیماری روح دی جائے ہوئے تہرب حضور دی
 لے پر لیمباں اک نہ ہوئے با بھوں چہ سہانے
 الا اللہ دے اندر وہی ہستی غرق کرائے
 باپ ہے باپ تے بیٹا بیٹا تے مادر سے مادر

ظاہر ذات بھائوں لکھ رنگیں حفظ مراتب جانوں
 لوہے تھیں تلوار بنی ہے لوہا نام بلایاں !
 مٹی تھیں لکھ برتن ہوئے نام لکھاں در لکھاں
 تین نام لیاں نہ ٹٹے سمجھ لویں اسرار ان
 اصلی واحد اکو معنی تین تھیں دو ہندون
 سورج چن ہندون اک جبکہ دن رات دو پہراں
 مہوہم ہستی ایہ نفس اتارہ مار کاہل ہو جانے
 قرب حضور حسوری جاہل قسمت تھیں ہمت آئے
 ممکن واجب چہ حل ہو یا سمجھ نہ لیسا گویا
 قدیم ظہور محدث اندر سور نہ دو جا کافی
 جاں تک روح دی تا بعد اسی کرے ز نفس اتارہ
 صدق اخلاصوں فانی نفسوں پاؤں سر بہانی
 جے کریمت کرنوں ڈر سیں ہے ضروری مرنا
 خلقت ربی و چہ تفاوت ہرگز سمجھ نہ لینا
 پہلے مسلم کریں نفس نول پھر دعویٰ اسلامی
 اُحد دے و چہ میم ملی جاں اُحد نام رکھایا
 اُحد اُحد و چہ فرق اک میمیں اول آخر شانناں
 اُحد اُحد پہلاں والگوں نہ کچھ کمی زیادے
 اُحد نبیاندی سروراری دنیا جو شروع اخیراں
 اُحد شریعت ادب ضروری سکے مرد سپانواں

شان جیہڑی و چہ نظری آئے بلا واد سے ناموں
 ذات لوہا پر نام ضروری رسی نام سنایاں
 نام لیاں بن پتہ نہ لگے مٹی ذات بے شکاں
 وحدت و چوں کثرت مطلب مہین ایہ کاراں
 سروری چن کے گمری سورج کم علیہ سورہن
 بہت مثالیں سمجھیں قالاں اک نہ مدت تہراں
 ہر دم و چہ منادے راضی عیشاں تھیں چپت چاندے
 نفس اتارہ فانی ہو کر چہ اس دے مل جائے
 جد اُحد اتحاد ہو یا نہیں ممکن واجب ہو یا
 اصل قدیم حادث کچھ ناہیں اد ہو ہر ہر جانی
 تاں تک دل نول ہے بیماری بٹے نہ راز اشارہ
 بے نشان نشان بٹے گا کریں و چاروں جانی
 چھپیا کافر نفس اتارہ گمان اسلاموں کرنا
 ہر ہر پہن بیٹھا ہے ز پور روحی تھیں من کہنا
 ریا کاری تے دنیا حرصوں سمجھیں باتاں خامی
 میم اُحد دارنک بدلایا نور ظہور کھنڈایا
 میم اندر تقسیم ہو یا سب جو کچھ و چہ باتاں
 اول آخر قائم دائم رہے ہمیش آبادے
 ادعوا لا الہ الا اللہ راہ دکھلایا کل خلاق پیراں
 حضرت علی بنی فریاد شاہنشاہ فقرانواں

اصحاباں نول سرور عالم تاکید شریعت کر دے

حسن امام حسین شہزادے سر سجدے ہے دھر دے

نعت حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مخفی تھیں جاں ظاہر ہوں پاک خداوند چاہے
 ایسے خاطر گل پیارے مطالب خاص رہا نا
 خود خداوند آتے فرشتے طہن درود و عایش
 خاص محبت تیرے حکموں جندری گھل گھمائے
 فرمایا سرور ریداد و دست میراد و دست آیا
 میں بھی فوجاں پاک رہینوں بندہ اسد جانوں
 حکم حضور پر جو کوئی صد قول عمل کمائے
 زیارت عیسیٰ دو میں جہانی ہو نہ نعمت کاٹی
 بندہ ابہ جو رب و بندہ صاحب وہاں جہاں
 نتائج باسن عمل عبادت ہرگز نہ منظوری
 کھانا کھاؤں حضرت سے گھر بار جہل بن جانے
 کار کے نول پوسے ضروری در حضرت پر جان
 مانواں دانگ نکاح نہ جائز حرم حضور جو آئے
 جس پانی تھیں منو کریندے یا پہرے پر پائے
 پیستہ بغل مبارک والا خوشبو یا بجمہ شماروں
 پھٹے کٹے جسم جہانندے ڈیلے نکل جانے
 حضور اکھانا تھوڑا پانی جس نول ہتھ بگائے
 جنگل حاجت حضرت جاؤں پیر دیوں کہ چھپاؤں
 جانور اں نول فخر نراں گل نراواں پائے
 نور و جود نہ سایہ ظاہر سایہ سب پر پایار
 چھپا ہوا اثر دعا تھیں سورج غیر چھپھایا

سر جیا نور پیائے والا خاص بارشے آہے
 صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ درود چھپا نا
 کیا اُمت پڑھے تیرے تے ہرگز چھلے نا میں
 اور ہو مومن امتی تیرا پاک اللہ فرمائے
 تا بعد اسی رب دی میری ہے ایہ اک سنایا
 کرو شکر کئے دن عبادت، حکم اسد امانوں
 درود درود ہمیشہ رکھتے پاک زیارت پائے
 اصحاباں نول قدر نبی داتن من کرن قدرائی
 بلند آواز نہ کرو نبی دیوں اللہ و فرماناں
 عملاں دی پرواہ نہ سالوں رکھو دب ضروری
 کھانا کھا کر جلدی جاؤ پاک اللہ فرماندے
 اولوں باہر رہن کھلوتے جاں تاکت خود گاون
 نبی صاحب سے بعد وصالوں منع اللہ شرمانے
 قطرہ گردن زمین دیندے ایسا شوق رکھا کہ
 غریب کسے نہ چہ شادی ملیا بہتر عطر نہ اول
 جھٹ جائے لب برکت منہ جیس فوراً صحت پائے
 بھانویں ہوں لکھ کر وٹاں سے ہی رنج جانے
 بول بخاؤ زمین ننگری نظر نشان نہ آدن
 سورج گرمی اثر نہ کرو سلسلے دیکھو شہر اندکے
 دندلیاں نہیں ظاہر جے ہوں عرش فرش چمکایا
 حضرت علی نماز گزار ہی وقت گیا مٹھایا

انگشت اشارہ جن دو پارہ معجزات دکھایا
جادو کرنے والا آکھن بے نصیب نکالے
نہ کوئی ہو یا نہ کوئی ہوسے شان رسول گرامی
جبرائیل پیغام لیا دے دعوے رکھ غلامی
براق تے تھم ہناتاروندے عشق فراق جلائے
تاج شفاعت آپ خداوند رحمت تھیں پہنایا
مختاری سروراری جنت سرور دے ہتھکائی
طفیل انہاں دیدار آہی ہووے تابعدار اں
بارب سونے ٹکھڑے والی ہر دم طلب دیدار اں
کس کوں ملے امت صفت لکھن دی صبح زمین اسماناں
عزرائیل نہانیاں وانگوں آواز سنایا
رحمت عالم عالم اندر رحمت بے شمار اں
جو کل خویاں سب نبیاں وجہ کل انہاں چہر ایاں
بعد خداوند افضل سب تھیں پاک محمد عالی

صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ مخلوق سنایا
شان رسول نہ معلوم ہو یا جھگھڑن کر یاں مارے
نور الہی نور محمد ہوئے عرش کلامی
صدے جاتے بات سناتے کرے سلام مدنی
پنجانہ بول نہ کرے سواری ادب حضور رکھائے
نفسی نفسی سب پکارن خوفوں دل لرزایا
شراب طہور پلاون تھیں جس وجہ پاک صفائی
جس تھیں ودھ انعام نہ کوئی لذت باجھ شماراں
نور الہی چمک دکھائے قرب ملے سرکاروں
آپ خداوند عفتاں کردا مالک کل جہاناں
وصل پیغام لیا یا حضرت ڈر ڈر کے فرمایا
ہر ہر جاگہ وقت مصیبت بخشا دن اوگتھاراں
امانت دار محبت خلق خلق کرے وڈیاں
صلی اللہ علیہ وسلم صفت بے انت کمالی

فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

قید بن اکرم کرن روایت نقل کتاب سنائے
جال تک پچھ لیون نہ کھا دن کھنوں کھانا آیا
کہے غلام نہ پچھیا حضرت اج بن پچھیاں کھاؤ
یار میرے دا ایہ ولیمہ کھانا او کھنوں لیا یا
کہن رسول خدا فرمایا غذا حرام جو کھانا
حضرت انس روایت کرے شان صدیق سنانہ
قبرستان آیا اک رستے بیٹھ گئے دل کسریا

غلام حضرت اک ابوبکر دا کھانا روز کھوئے
بغیر پچھے تھیں اک دن حضرت لقمہ منہ و پیر پایا
حضرت کیا جھگھڑتایا لیا ندا کیوں سناؤ
سن کر حضرت قے کریندے لقمہ باہر کڈھایا
عمل قبول نہ ہوون اس دے نہ اوہ جنت جاندا
ہمراہا محاباں طرقت طائف سن کثیف لہجہ دے
کنگھی پیرن لگے داہری بال زمین پر گریا

برکت بال اُس قبرستانوں رب عذاب اٹھایا
جنگ بدر وہ کئی اصحاباں شہادت دیجے پائے
الوجہل ہمراہ کفاراں قتل ہو یا اُس جنگوں
وہ طنی راہ وہ ملنے آدن اہلان خیر پچھاؤن
کہندی لڑکیاں بچیں جا کر اپنے باپ احوالاں
حضرت پتہ شہید ہو یا ہے لڑکے باپ پیارا
عمرو لی لوں پیچھے لڑکا حضرت بول سناؤن
عثمان غنی لوں لڑکا پیچھے بابل پتہ تاناں
مائی بیٹا علی ولی تھیں آکھن خبر بتاؤ
صدیق اکبر لوں جا کر دونہاں پھر عرض سناں
لڑکے باپ زندہ کر رہے انہاں ساتھ ملایا
جبرائیل جناب الاہوں اسلام سنایا
فرشتے آدم جن صدیقوں شکستہ دیں لیان

روزِ شتر تک پاک خداوند سب پر فضل کما یا
آخر اللہ فتح نبی وی اُس میدان کراٹے
پاک فتح محمدی لشکر آدن رل مل سنگوں
سمیت پختے اک عورت آئی خبر غار ہندی پاؤ
پاک محمد سرور تائیں لڑکا کرے سوالاں
غم دی خبر ہندی سرور کہن عمر پچھ یا را
عثمان غنی تھیں بچیں لڑکے اوہ پتہ بتاؤ
علی اسد اللہ رسول بچیں عثمان دلی فرماناں
طہر صدیق بچیں اسد اللہ رسول خبر پچھاؤ
نکلیا تو نہوں پیچھے آدن سے بیٹا مائی
دیکھ ایہ حالت پاک محمد ایہ کی سا زخماں
بول صدیق اکبر دارب سے پورا کر دکھلایا
مہربان نہ ہو نہیں پاک اللہ فرماناں

فضیلت حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ

نیشوں مرد اک عمرو لی لوں رستے نظری آیا
عمرو لی لوں دیکھ شہابی لگا دیون گا لال
عرض کرن اصحاب ولی لوں کیوں چھڑا تیں
غصیوں نفس نہ مرضی متاں حضرت نے فرمایا
سایہ دیکھ عمر و اشیطان غم تھیں دوڑ لگائے
نبی جے ہونا ہوندا کوئی پاک نبی فرمایا
مصافحہ ساتھ عمرو دے کرسی میرے بعد الہی
علی اسد اللہ کہن راہیں اک مینوں خواب دساں

ارادہ کیتا کوڑے لالواں شرح شریف سنایا
فوراً چھوڑ شہابی دتا پھر نہ کرن خیالاں
گالیاں تسلی نکالے حضرت کیوں کرو نہ راہیں
حکم خدا رسول بجا لوال اپنا دخل نہ پایا
کنبے نبوت ولی دیوں ڈر واپاک نبی فرمائے
بعد میرے حق عمرو ولی دامت محبت ساتھ سنایا
حضرت کعب روایت کرے کہ رسول خدائی
لو کری وہ کھوراں سے کرسی اک بڑھی آئی

مغل اندر پاک نبی دی عمر ولی در تائے
میرے سقے بھی دو آیاں دیو مور ستایا
کھاواں لنت بے حدیا لوال لولت ری پائی
بعد فجر پھر او ہو پڑھی لو کری آن رکھائے
ایہیں ہر اک دے ہتھ اندر دو دوی کڑا دن
جے تھہ راتیں خوابے اندر مغل پاک نبی تھیں
سُن کر بات عمر دی مینوں پیال خوب و چاراں
اک دن سورج کمر تپائی حضرت کرن سلائی
تیزی گم گئی ہو سورج پیا اندھیر خدائی
حضرت عمر ڈٹھا دل سورج جھل سکیا وہ تابی
دعا عمر تھیں پڑھیا سورج شان حضور غلاماں
سُنی بولت جہاں عمر ولی دی پہاڑ کر پند زاری

دو دو ہر اک دے ہتھ رکھن مزیوں ہر کوئی کھائے
سھتوں ودھنہ من ہر گز عمر جواب بتایا
کیا نماز پڑھن میں مسجد حالت عجبے سائی
ہو ہو خوابے دے وانگر عمر ولی در تائے
مینوں بھی جاں دو کڑا یاں ہر رنگاں فرادوں
شکیاں ملیاں دھتھتھتھیں پھر منک دھتھتھیں
عجاب میری دی کل حقیقت ایہ واقف اسرار
گردن موڑ ڈٹھا دل سورج عمر ہادر سائی
سبب تھیں اصحاب نبی تھیں سرور بات سائی
خوش ہو کر نہ کہن جد تک دے نہ نور الہی
اک تھیں اک ودھیا رقیہ دے رکھیا دتھاماں
کہن اصحاب نہ جھٹی جائے جلیا باندی دشواری

فضیلت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ابو ہریرہ کن روایت کہے رسول خداؐ
شرم رکھائے رب رسولوں و انبیاؑ
رقیہ نبی بی قوت ہوئی جاں سرور نبی سولائے
اہم کلثوم دی بعد وفاتوں سرور نے فرمایا
انس بن مالک کرن روایت کر کے نقل ستائی
قیامت تیکر بعد وفاتوں ظاہر رہے کھائی
ادب سکھاؤں کارن حضرت کن غلام پھر پندے
عثمان غنی مرنواں کر کے سورج غلام ستایا
جیوں کر کڑیا کن تیرا میں میرا کڑ غلاماں

شرم ملا تک جس تھیں کڑے شرم مینوں بھی آئی
عقد عثمان و پھر بیٹی سرور رقیہ نام سولہ را
اہم کلثوم بیٹی واکنتا عقد اس ساتھ دو بالے
عقد بھی ما بھی کر دیندے ہوندی بتلایا
عثمان غنی دی وجہ زندگانی رب تلوار چھپائی
کدی میان اندر نہ کبھی دے تھیں کڑائی
ہائے تکلیف غلام پکڑے پھر اس نول لڑیتے
آدھیری نے دل میرے تے اتر بڑا ہی پایا
کہے غلام نہ کڑاں حضرت رب تھیں دھتھاماں

کر مجبور نہ کر دے تائیں اپنا کن پکڑا یا
 کہے غلام میں ڈالیں رہے تھیں جیوں توں سنایا
 حق میرا جو تیں پہ واجب حضرت اکھ ستایا
 غلام سدا دابر عبد اللہ شان عثمان بتاؤں
 خود پانی لے و نہو کریندے عجز نماز گزاروں
 پی لے بے نیت سوچ پیراں پیایا شوق الہی
 حفظ قرآن حافظ خود ہو کر پھر بھی پڑھیں قرآنوں
 کہن دیکھاں فرمان رُبانا حکموں عمل کمانواں
 پہ جبریلے آپ لکھیا نام عثمان ولی دا!
 ہمراہ جنت دچہ سرور کیا ذوالنورین ہوئے گا
 میرے مونسے ولی چکاراں محل عثمان ولید
 تن سورس زمین اسماناں کیتی گریہ زاری

نرمی ساتھ نہ پکڑیں ہر گز خوب نہیں فرمایا
 اے آقا وہ خوت مینوں بھی شرم نہساں تھیں آیا
 رو رو اکھن بخش دتا میں جا آزاد کرایا
 بہت غلام کنیزاں انہاں نیند دل نہیں جگاؤں
 قرآن پڑھن دچہ دہیں رکعتیں ہر گز نہیں مسارن
 پنج ہزار درود پڑھیند عادت روز پیکانی
 کہے پچھیا کیوں اتوں پڑھو غلات جلدی تو
 ہر دم ڈر دیا پاک الاہول رو رو عجز سناواں
 ساق عرش تے بوسے جنت نام عثمان علی دا!
 دوست سبب نمبر اں جیوں کر مینوں لیر سوئے گا
 سرور کیا جنت اندر لے حد شان ولید
 حضرت عثمان شہید سی پچھوں نہرخی ملک کھلاری

فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ

صفت علی دی کرے خداوند صابر نے فرمایا
 کرن روایت ابو جعفر ایہ حضرت گئے بازائے
 لیا کر کہن جو نہ منی لے لے اکھ غلام سنایا
 سرور کہن میں شہر علم داعی دروازہ جس دا
 ستائی بار پکتے راہ مولے دوست خاص الہی
 دین نبی دے جو انکاری کفروں لٹنے آؤں
 حضرت ابوطالب دے خورواں نہاں ہٹ کر کن
 ابوطالب دی بعد وفات اول کافر کرن صلاحاں
 جبرائیل الاہول آیا سرور حکم بستایا!

ہر دن شہر بار علی وافر شستیاں فخر سنایا
 دو قمیض خرید لیاؤ کرے غلام پیکارے
 پکڑ غلام لیا جو نہ منی رہتا حضرت پایا
 علم اسادا سکھنا چاہے دروازہ لنگھے تھیں دا
 تن سوٹھ لٹایاں لٹایاں کیتی کفر تبساہی
 علی کرم اللہ قتل کریندے کھا شکستان جاؤں
 ریاست حیدر معظم مکہ غالب ہونہ سکھن
 کرے قتل نبی دے تائیں ہر دم رکھن چاہاں
 غار حرا تشریف لے جاؤ پاک اللہ فرمایا

بستر اپنے پر کے سلاؤ کیا وحی دیکھنے
 علی اسد اللہ نول فرمایا حضرت حکم ربانا
 میں واری نول میں سلامت فکر نہیں زندگانی
 پاک نبی دے بستر اتے لے چادر نول جاندا
 لین پچھان کافر آمینوں کہن نبی نول لوڑو
 علی نبی رب دو نہاں بچایا پاسوں قوم کفار کے
 مہر و پڑھ نماز عصر دی گو واسد اللہ سوندے
 ہوئے بیدار پچھاؤں حضرت کی غم بچا پیار کے
 نماز علی دے پڑھنے کارن سورج رب چڑھایا
 رتبہ حضرت شاہ علی داطاقت کون سنائے

چادر تیری لے چھپ جائے جاؤ اس وسیلے
 علی کیا میں لیٹاں بستر حضرت نول ٹر جانا
 تیرے با بھند بھاؤں میں نول ہرگز عیش بہا
 سپر و بیدی کر کے سرور طرے غار سر ہاندا
 کر کے تل محمد سرور پھر منہ اس ول موڑو
 حوصلہ علی دا کرو اندازہ جان نبی تھیں وار کے
 ایسے حالت چھپا سورج شاہ علی پھر رو بند
 عصر نماز گئی لنگھ سرور فکر پئے دل بھاسے
 دیکھو شان علی حیدر دا وقت گیا مڑ آیا
 حسن حسین اماں والا نام لواں دکھ جائے

فضیلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ

غسان بن عمران بتاؤں حسن پیدائش پائی
 وقت عصر اک عورت کہندی بچہ نکامیرا
 گڑا دتا جنت خاتون اس لڑکے گل پایا
 قد حضرت دا جتنا بڑھا اتنا کڑو بڑھا
 ابو طالب دے صفدے گھر عبداللہ سدا ہوا
 ابوہریرہ کرن روایت سوال اک عورت کردی
 حضرت حسن اندر گھر میں خادم نول فرمایا
 کہے غلام اے آقا میرے دیواں کھانا کھائے
 کہے امام اس حسن جوانی دیکھ ڈراں پیر دل دے
 کرے نکاح پھر ساتھ کسے دے روڑن چھوڑ
 ساتھ غلام مال مل کر حضرت چکی پہندے دانے

قیض موٹی اک سرور عالم آہانوں پہنائی
 جنت خاتون کڑو دیویں تیرا شان پختیرا
 رب جنت تھیں بھیجا کڑو حضرت حسن پہنایا
 نہ پھٹا نہ میلا ہوندا رنگ د نول دن بڑھا
 اس دے تائیں جنت خاتون ایہ کڑا پھر ڈھویا
 عمر جوانی حسن عجائب آکھے فاقے مر دی
 ست درم تے بکریاں ویتہ اسنول دیو سنایا
 اتنا مال کیوں اس نینا بھید نہیں ہتھ آئے
 نہ پھیں جائے فتنے دے دیو امیر بنے چہر پل دے
 بیج جائے ایہ کار گناہوں حسن دے دن تھوڑ
 مالک ہو کر ساتھ غلام مال مل کر کھاؤں کھانے

عبداللہ بن مہار بتاؤں نماز جماعت پڑھانے کے
پچھیاں آج کیوں حضرت انا سجدے دیر لگایا
حضرت حسن تائیں پنج داراں دشمن زہر دوا یا
وقت وصال قریب ہو یا جاں حسین کی بیک زاری
کہن معلوم اساوڑے تائیں جس نے زہر پلائی
کہے امام حسین بتاؤ بدلہ اُس تھیں لے ساں
شان میری دے لائق ناہیں ظاہر دشمن کرنا
وقت قیامت جے کر رہے کیتی بخشش میری
زہر دتی جس میںوں اللہ بکڑ نہ میرے پاروں
عشق خداوند اندر بہر دم رہن منجوں نت جاری
ہن کچھ ذکر حسین ولی ما تھوڑا اکھڑنا لواں

سجدے اندر سرور عالم اک دن دیر لگانے
اسکھن حسن اسوار ہونے سن اترے تاں سر چایا
پھیویں زاری زہر انا ہندا دل تے جگر جلا یا
زہر بھائی کس دتی تینوں دس حقیقت ساری
مگر ال نہیں بتا ساں ہر گز رکھاں بھید چھپائی
دشمن ظاہر کرنا چاہیے حسن کہن نہ کہہ ساں
صبر کریں اے بھائی میرے ہر اکے سے مرنا
کہے قسم رہے کی اکھاں کر ساں غرض گھنیری
تاں جنت و جہنم داخل ہو ساں ہم ہو دگر روں
ریش مبارک سی تر رہندی اندر عمر ال ساری
دھوڑا نہ اندیاں جوڑیاں والی اکھیں اندر پانواں

فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

واقعہ اک حمیدی اندر ایویں لکھیا پایا
دن نول روزہ رات عبادت وح قیام کھوئے
ایسے حالت روزے کھولن ست دلست لکھایا
حکموں گولی ساں لے کر حضرت پان جاں آئے
حضرت دیکھیا گولی طرے کمر جلن دے پاروں
عاجو گولی تائیں حضرت کراں معاف سنایا
مہر و نبی محمد روشنے آزیارت کردی
احمد بن اسماعیل بتاؤں فرشتہ شان کمالا
پانی اندر اک جزیرے گریا غضبیاں روں
امام حسین پیدائش پہلوں وحی فرشتہ آیا

معار بن جبل اصحاب نبی دے غربت وقت لکھایا
پھوڑن روزہ ساتھ پانی دے کھانے پاس ہونے
لگا پتہ حسین ولی نول حضرت گھریں بلایا
ساں گرم پھیل کر پاؤں کمر ایدر رڑھ جائے
ماری خوت بچاری روندی معاف کرو مھل کاروں
خوش ہو درم دتے دس اُس نول نئے آزاد کرایا
دول بجانوں بھوق کمالوں ایسے حالت مروی
سستی حکم رہے وجہ ہوئی پر جلالے لب تعالیٰ
گریہ زاری کردار ہندارد دیکھانے پاروں
اللہ سرور عالم طرے دے خوش خبر بچایا

جدول جزیرے اُپر دل شکھیا دروازہ نشانی
کے مصیبت میری اُپر کرو دعائیں خیراں
جبرائیل اُٹھا کر اُس نول پیش حضور لیا یا
امام حسین پیدائش ہو یا خیراں خوشی سنایاں
تھہ اُٹھا کر نبی السلام اُس حق کرے دعائیں
تھہ حسین آٹے تھیں بھر کر بازو اس پر لائے
اُہو در جہر پہلے والا پھر اُس نے سی پایا
حسین ولی دے تھہ لگایاں کوٹھریاں ملن شفا میں
خاص اترائش ربی اندر صابر شاکر بھالے
پیش بھتیجے تھیں ٹورے پاک شہادت کارن
کربل دیال شہیدان تانیں مؤمن یاد رکھاؤں
الہ جانے دل نہیں کرنا صفت لول منہ موٹاں

سہر ایل ہوتی چھیا بیڑے تیرا حال کیسا
لے علیں دربار محمد فضول ہوں نہ دیراں
درد اُس دے دادر دھوا لاسارا اکھ سنایا
فرشتے درد رنجانے دے حق حضرت کرو دعایاں
رب فرمایا دوست میرے نیاں تھہ رمضان میں
ایہ عمل کیتا پھر حضرت صحت فرشتہ پائے
حق حسین دعائیں کر دا اُٹرا سمانے آ یا
شان حسین دکھایا رب کے عیاں غول رہائیں
سہر دنا بے مددے شو قول کارن پید پیاے
عزیز برادر حکم انہاں تعین جان جتے سب وارن
اعلیٰ زندگی زندیاں نالول پاک السلام وارن
پاک شہیدان یاد کران نت سدا انہاں دیاں موٹاں

فضیلت حضرت نوح علیہ السلام عبد القادر جیلانی

ماہ رمضان مبارک اندر دنیا اندر آئے
وقت زمانے غوث اعظم دے سخت جہالت آئی
مردہ دین نبی دا ہویا تھوڑے مؤمن آئے
اسم محی الدین تداں ہی خلق پکاراں کردی
سنی بہادر عادل اکمل غفلت ڈبتے تاسے
اعظم اسم بزرگی خوبی حد حساب نہ کاٹی
چور گناہی خدمت آئے ولی دعاؤں ہوئے
قوم نصارا غلبہ بھارا آ یا اُس زمانے
جن فیر تھیں چاہے عیسے مردہ دے جواسے

شیر نہ پیتا وزہ رکھیا ربے فرقت بچائے
کفر کفاراں بت پرستی ہوئی ہر ہر حسائی
برکت پیر پیر اندی پارول دین زندہ ہو جائے
علی اسد الدی اولاد اول ال نبی سرور دی
رحمت بخشش پاک بے دی ملے تاتب بھالے
قدم بقدم انہاں دے چلیاں تھے دیں صفائی
اندر عشق حقیقی روول بخول ہارہ پروئے
کہن عیسائی مذہب سچا نہ کوئی عیسے شانے
دیہوت نوح محمد سرور کدایہ کم دکھائے

پکا دیہوتیت اسانوں مینے دین تسا ڈا!
 دین نہی دے عالم ڈر کروچہ پندادے آئے
 حضرت بن کر بات اہتاجدی ساتھ انہماکراون
 قبر دکھاؤ کوئی اسانوں میں غلام محمدی
 قبرستان اندر عیسائی لے حضرت تون جان
 قبرستانوں لاشاں سبھے زندہ رب کرایاں
 کلمہ پڑھدے پاک عبید اہریاں دیں صفایاں
 میں قربان میراں جی کلمے میرے قدم نکالوں
 اکم مبارک یاد کرن لوں میں کجھ ذکر سنایا

ہیں تے جبر اکراں عیسائی مطلب غلام اہل
 عرض کرن یا حضرت صاحب عیسیاں نور چاکے
 مسلم غیر ال تائیں اکسیر پیراں فرماون
 انشا اللہ ایہ کم کرساں ملے انعام محمدی
 حکم ربے تھیں زندہ ہوؤ مردیاں نول فرلون
 حق گوہی کن انہاں تھیں حلقاں حیرت کیاں
 پیر طفیلوں دین محمدی مردیوں ندکیاں پایا
 دلوسے دیسے روشن ہو کر قرب محمدی ہادون
 شان بیان کرن سے لائق قدر نہ میرا آیا

ملح پیر خود

پنڈ محمد جل وق ہندوستانے مرد خدا اک آیا
 غلام رسول اک عالم حافظ عالماناں گھر سارا
 اٹھن بیٹھن مسجد اندر پڑھن پڑھان شاگرداں
 بے نمازاں کرن نمازی وعظ کلام پیاری
 حق دارا سمجھاون لوکاں خلق مرید چو فیہے
 عمر چلیہاں برسان پھول ملیا مست قلندر
 دیدہ سخن دچہ ہر دم تاڑی نینیں جھٹری لگائی
 دل وردی تھیں آہیں ٹکھن زردی چہرہ آیا
 ساقی مست قلندر دم دم کردے ذکر الہی
 صفت کی دساں صفتوں باہر محبت غیر بٹایا
 ظاہر کرنا نہیں اجازت باطن رمز چلائی
 ساقی مست قلندر با با خلق زیارت آوے

امر تیر دی جناح تحصیلوں زہد کمال کیا یا!
 گرد گردے اثر نہا نہا ہر جہاں پکارا
 پذیر رجا کن رہن امتحانیں کرن وظیفے دواں
 خلق محبت روشن چہرہ ہر دم سہرتیاڑی
 ہمت دیون دچہ ہمت میرا نہ سے چاہئے غفلت میرے
 اللہ رکھے سدا سلامت روشن باہر اندر
 گنسے نہ حصول جی لپچایا بھلی کار کمال
 صورت جوہنی نے من موہنی کراں والی جایا
 خلق کمالا حضرت والا ہر سے نور الہی!
 عین سبق اک الف پکایا دوئی دور کرایا
 مشہوری دی خواہش نہ کائی پھر دھال چھپائی
 بے مراد مرداں پاؤں جیں حق دعا سنگا سے

وصل الہی اندر تاج منگال ہر دم رہن اڈیکال
 شعیب پیغمبر والی حالت تلخ ہوتی زندگانی
 نور ہدایت کے یقینوں واقف ہو اسرائیل

نام عبدالہد ساقی تائیں رب دتیاں توفیقاً
 ظاہر اکھتیں نور مبارک کر چھٹیا قربانی
 دل دیال اکھتیں روشن پاؤں فیض ہزارا

دعا مختلف دربار گاہ ۱۵۱

بخش محبت فضل کرم تھیں غفلت پر دم چائیں
 رات دنے وچہ ہر ہر دم سے اندر خوت کھائیں
 ساتھ ایمان رکھتیں وچہ دنیا ساتھ ایمان کے چائیں
 عمل کماؤں فیض اٹھاؤں ساتھ سے شہر گمائیں
 غیر محبتوں روک اتھانوں اپنی طرف لگائیں
 ہوں نہ غافل یاد تیری تھیں سب پر رحم کمائیں
 بعد وفات جو یاد کریں گے اُنہاں بھی بخشائیں
 وچہ از مائش ثابت رکھیں دے کر آپ طیری
 دوزخ خوت تے جنت خوشیاں رکھاں دوزخ سارا
 وچہ بچر دے شوق وصالوں طبع ولید و حوال
 مستغرق وچہ وعدت ہو کے نکلے جان پیاسی
 وایاک نشیمن پڑھاں کر مد شام سورے
 لطف خزانے تھیں اوہ پاؤں سارے بیگنائیں
 رہے زبان پر کلمہ جاری فضلوں کر منظوری

اے اللہ وچہ سخن بندے دے فضلوں بسکت پائیں
 کر نور دل مخمور سینے نوں باز نیاز دکھائیں
 نفس شیطان دوزخ میں میرے کر کے فضل بجائیں
 فضل کرم تھیں سخن میرا یہ ہے قیامت تائیں
 یارب جو کوئی شوقوں پڑھن لطفوں عمل کرائیں
 ال اولاد جو کتبہ میرا طاقت بخش اتھسا ہیں
 دوست میرے خاصے عافی ساتھ رسول ملائیں
 عشق اپنے وچہ ماریں مندل دعا ایہ وقت میری
 طلب ہے دیدار تیرے دی ہو رہن سب کمال
 ہر دم وچہ محبت تیری آنجوں بارہ پودنواں
 مٹ نہیں اوتا دنیا اندر مسافر واپس تیار
 دنیا بندی خلعے اندر ڈاٹھے گھمن گھیرے
 جو بدد کے میری کیتی کسے رسم رب سائیں
 اندر تھی وقت زبردے بخش لقاء حضوری

سید بنائے کتابے عرض پیش دانا نواں پتر سابقہ حال

عالم ہونہ کرے ہدایت دوزخ اک لگاماں
 غفلت بھکیاں یاد کرائے نبیاں دا ورتارا

مطلب شعر کرن دامیرا کرساں عرض کلاماں
 لگے زور لگاوے جتنا کرے نصیحت چاراماں

اپنے ذمہ فریض آدانی حکم قرآن منائے
 پہلیاں امتاں والے حلے جیوں نرائین یاں
 فرقی چار انعاماں والے رحمت بخش پائی
 کم نیک اچھے زندگی اندر اچھریاں بھی پائے
 ہدایت کارن عالم عامل لکھاں لکھن کتاباں
 دین نبی دے باغ بہاروں میں بھی بوٹا لالواں
 تفسیر قرآن اسلام کتابوں ذکر حدیث کراساں
 حکم شریعت بات طریقت ذکر کیا مت جلال
 میں کوئی دعویٰ علم عمل داسہ گز نہیں کریندا
 حضرت یوسف دکنے دیے ملحق خریدن آئی
 سخن عشق وچہ نامہ لکھن ملک کسانا میرا
 پیر بھائی اک پیر میرے دامیرے پاس پیارا
 عاہاں پاسوں چھپا ہوا خاصاں بات کریندا
 بت شکن اس نام طیلی کیتا اس سوالا
 اکبر علی گوہرتے نعتونشی ستوسارے
 مستری محمد حسین سخن ماقدر کرادوں والا
 ذکر مناسب تھوڑا تھوڑا پیریاں امتاں حلے
 ہر طے اصل جو ظاہر باطن سارا نور پیارا
 پیر کامل آتھ جانجہ ہوں قول راست نہ ہاں
 جے انعام کیا آتھ فضلوں گل مرادال پانویں
 ہر ادا لکھن اندر پڑا فضلوں رب کراسی
 مکر دتیاں برترے نظارہ خود وچہ نظر لکائے
 چکے زر مراب اکھیں وچہ چکاتائے مائے

نور دوزخ و انورشی جنت دی پوری بات بتائی
 نافرماناں تہر تہاروں کی کجہ سریں دیہا یاں
 صالحین صدیق شہیداں نبیاں ذکر ایہائی
 بنائے مسجد کھوہ لگائے قرآن حدیث پڑھانڈے
 پاؤں فیض نہراں بچھوں نہیں حساب نگریاں
 میوہ کھاؤ عمل کماؤ میں حق کرو دُعا نواں
 عشق کلام بجز دے دے دوں بھی کجہ ذکر لکھاں
 ظاہر باطن پڑھن ثواباں جنت دوزخ قافاں
 کم علمی وچہ خاص پنجابی سخن گواہی دیندا
 گاہک ہوں اک بڑھی صاحبزادی سوت لیائی
 رب عشاقاں ساتھ ملا کرے اہل شگتیرا
 وحدت سخن کلام مؤثر عشقے دا وخت سارا
 خوش خلقی وچہ خلقت راضی خود میں خودی پربندا
 نبیاں حکم نہ موڑن ہوندا لکھیاں اہیہ حالا
 مولوی محمد حسین سخن دے سمجھن راز اشائے
 پیر کامل واطالب صادق آکھے لکھو حالا
 نور قرآن تے نور اہلی نور محمد والے
 نور ہدایت ذکر انبیاء نواں نام کتاب پکارا
 عجزوں منگ انعام ریے تعین وحدت غوطہ یارین
 دنیائے مافیہا اندر نہ کجہ فکر رکھا لویں!
 نیکاں بندیاں ساتھ ملاک جنت دید لکھاسی
 وچہ اثبات نفی خود ہورے ہستی ہم اڑائے
 صبح کمر پھر ہو گیا اس داجاں جُستہ سب دایے

خدمت دہرہ فقر الوال مغنی لورہ عزائے طہرے
 اک گھٹ شوقی شرابوں جینوں کی آپ بولانی
 دین دنی دے مطلب پائے واہ پیراں تاثیراں
 دھگ اندر اک ایسلا اول آخر والا
 موطا لب وچہ عشق حقیقی غفلت مرض گواہیں
 ازلی وعدہ عشق جنہاں اقسدت تھیں مل جائے
 بھلائی پورہ پنڈ پورہ بانوالہ پچھلا پتہ سوا والا
 کر حکمت رب ان بلی چکے شغفے وانگ دسا
 پندہ سالی دچہ کرے مہاجر ہے از مائش ماری
 حال رہائش وانگ مسافر اپنا پتہ بتا لوال
 منیع تحصیل لائل پورہ پنڈ پورہ پنڈ آیا
 ڈاکٹ ڈاکٹر ایتھے داجے کوئی منالوڑے
 سوٹھ ساڈال حمر انداز غفلت تکرید سدا
 اتفاقا جے بعد مرندے یادایہ عاجز آئے
 مرے سوالی جیوندیا ندے رب سبب بنائے
 میری طرفوں اسلام وعلیکم نصیحتات منالوال

اپنا آپ گیا جس ویلے مرشس بالہ دچہ دل دے
 با اجمہ وصل دے اس سے تاپیں علیبت ہی نہ کافی
 موہم جی تھیں ملن پناہواں چاہے چکے گیراں
 اکو ظاہر بالملن دے بی پریم پیسا لاا
 برکت کامل پیر سچا لوریں جہاں مٹو پائیں
 رب سے فضلوں بنے بہانہ راز حقیقت پائے
 تحصیل منیع سی اسر نسر دا خانہ ڈاک وڈالا
 خورب کر دا چنگا کر دا بصیت کے نہ پائے
 اپنا ہنایا وکریا پھیری موت ہساری
 رہاں ایتھے یا کدھر جالوال جائے لب سچا لوال
 چھ سو اناٹہ نمبر چک والا گب پالی لایا
 موت فقارہ ہر دم دے زندگی دن تھوڑے
 لا تشکو من اللہ اللہ اکو اس لگائی
 تیرا پیر یا کھر دچہ بیٹھا نا حمر بخش پچائے
 مرد کے دے مٹھا ٹھایاں عاجز بخشا جانے
 جھوٹیاں فضل کلاموں بخشے رب پناہواں

نصیحت

اے انسان انسان ہوندا کرے شکر ادایاں
 نافرماناں کارن دنیا دیکھیں سخت ایندایاں
 تیرے تیرے شردھاڑے گھاٹیاں شکل آیاں
 جے جیوان بناندا سانوں کی ہیں اندرایاں
 سورج چنڈیہن اسمائے ہر شے تیرے کارن

بہترین امت دچہ آئینہ کرے نیک کمایاں
 پاک کلام اندر پڑھ دیکھیں مرگئے ساتھ مٹایاں
 درد عذاب دوزخ دے اندر کرین ملک جٹایاں
 کھول اکھیں کس مطلب آئے منیں سب فرمایاں
 جییں گائیں کھوے گورے حرم حکموں مارن

اپنے دوسے پاک خداوند پر سے کر دکھلاندا
 پیغمبری دعوے چھوڑ پیغمبر امت محمدی چاہندے
 چھوٹی عمر بے ماں پوچھانی سب سے سمجھاندا
 بڑھدیاں سندیاں بڑھے ہوئے عمل نیک کیا
 پر قسمت نے غفلت پر دے ہرگز دلوں نہ چائے
 عاتل بالغ زور جوانی کیا کیا رنگ دکھائے
 صحت کدے بیماری دے کر دکھ چوڑ بنایا
 شوہنی صورت ثربی والا گل پیدائش نالوں
 مٹہ سر کن انکھیں دل تیرا مروں باہر نہ جائے
 جے خوش رہا رسول تیرے تے رحمت پھیل جائے
 کن انکھیں مٹہ مالک نہ تول جہاں تے جسم آہلی
 ہر ہریم مروڑی اندر نوری الفت دسائے
 جے مدد اپنی مرضی کیتی غلطی ساز نہ پا لویں!
 نبیاں ولیاں کوشش کیتی خلق بچے اُس ماروں
 پھر بھی نبی ولی خود ڈر دے سے ہمیش ڈرانے
 عاشق صادق دوست رب سے پھر سے حال چھپائی

ہر حالت و چہ حکم قبولیں جاندا وقت و ہاندا!
 سالوں سار نہ امت والی انعام نہیں تھکاندا
 بڑی عمر سے استاد عالم بھی حفظ کلام ستاندا
 گریہ زاری کر کے یاری کدے نہ حال ستاندا
 فتنہ بچم چھوٹی ہوئے نفس شیطان بھلائے
 کو کمزور بڑھیا دے کر بہر حالوں ارباندا
 امیر غریب فروچہ کر کے ہر ہر رنگ دکھایا
 احسن تشویم ہے حق السانال پائی صفت کمالوں
 منع کیتا جس باتوں تیزوں خواب خیال نہ آئے
 قرب انعام ہر دے جاں حاصل غیر محبت جائے
 قول میں ہرگز نظر نہ آئے عارف جان ایہا بی
 نفس شیطان کج طاعت نہ پھر اس کو رہے پائے
 کام کر دھول تو بہب ہنکاروں دلوں سے جالوں
 سوا غلیظہم رب فرمایا لائی مہر تہاروں
 قدم بقدم انہا دے چلیں جو طریق بتاندے
 ظاہر باطن روشن نوروں عامان سمجھ نہ آئی

فضیلت فقرا و زہد و نیاز و کرہ و ہیز و بی قاطر رضی اللہ عنہما

عشق جہان دے دلوں لٹیا دینا دا غم ناہی
 چھوڑ شاہی لوں کرن فقیری پھر دست دینا
 قید عشق نہیں نہیں غلامی کدی کینوں ہوتی
 دیدن دی لذت ایسی نہیں غلامی سنگن!
 دن کے رات جہاں دوسلوں ہر دے دے دے دے

دکھ سکھ دی پرواہ نہ انہاں جاہن دید الہی
 طلب سخن و چہ سب کچھ بھلا ماجز حال نمائے
 زندہ مردہ فرق نہ چاہے حال کی جانے کوئی
 ساقی کاسہ ہو پلا لویں سنگن ناہیں سنگن!
 دل و چہ یار سمایا ایسا ملک و سار ہر ہنسی

جان پیاری کرے واری رہندا عند نہ کائی
 لوں لوں رچیا نور الہی شیراں حسب بھلائی
 نیت اکھاں تھیں دُوری پڑی ہندی گریہ ناری
 سخن اقرب تھیں رب نیڑے انہاں سمجھیا ہویا
 بات عشق دی دخل عقل تھیں کیہڑا مد بتائے
 اک اندر اک ہووے جس دم عاشق نام رکھائے
 نام ایساں دے اگوں بھپوں لکھد لکھال ہوسن
 عشق خرید لیو کر سودا ایسے کارن آئے
 دُور کی تہا ہے سالوں ہووے نہیں حضوری
 وانگ تنگال دے مٹر نارسم عشاقاں آئی
 با بھول عشق عبادت کئی کس گنتر وچہ آئے
 عشق شہادت اکبر والی جھلیں تیغ ضروری
 خلقت متاخذ مت والیاں نہ انہاں لوں لڑاں
 طالب صادق بن کر ڈھونڈیں ہو کے بھر مر دانال
 فانیال چھوڑ تکیں دل باقی ایہ کم جانے چنگا
 اُس دی مرضی با بھول اک دم خلقت نہیں نکلاں
 ساڈے جیسے ہو رہیں رہے صاحب تائیں بندے
 فقیر امیراں تھیں ودھ درجے سرور نبی شائے
 اسمانی تارے جیوں زمینوں روشن ظاہر آون
 نبی شہید فقیراں با بھول ہو رہے اوہ گھڑا وں
 ذوالقرنین سکندر شامول ہو رہے جو کل امیراں
 کہیں حضرت محمد سرور جبرائیل اندر قرانوال
 کرو سفارش میں ذی چاہو راہی کراں کس لوں

مہنڈرانہ نہیں بہانہ گردن پیش جھکا لی!
 عورت بیٹے ماں پیر سجن بھلی ہو راہنائی
 اکھن او گنہار ایسے خود چنگی خلقت سامی
 جان جسم سب حامن کر کے بھول ہا رہے یا
 اک سمندر اندر عاشق شوقوں چھال لگائے
 درد مندال دے بے دردال لوں راہ نہیں ستھائے
 سوئی صورت نازک جتے سب قبرال لوں صوسن
 بند کتے تھیں بھی ہے بدترین حشوق مر جائے
 نورل سایہ مجھ وجودے بار بھ نورول ہی وری
 خوف نہ موتوں ساتھ خوشی دے جان عزیز جلائی
 مے نامر و بھالوین لکھ واری چلے ہزار کھائے
 لوہا گرم نرم جیوں سٹوں مری نفس غروری
 وجہ درگاہ منظور ہوئے ہو لوڑ نہ رہ گئی ہورال
 رکھ آسانہ ہونرا سا نہیں لک جو اناں!
 بھیجا اُس نے سدیال جانا حکم میں بن بندا
 اُس لوں چھوڑ جانا ہے کدھر کس داکرنا ماناں
 نہ پرواہ کچھ ہے پرواہ توں فعل جتنا دے منک
 مٹرخ یا قوتوں جنت ملی ایسا ہو رہے کائے
 نچلے جنتی انہاں تائیں ایویں پیے دسا وں
 دن ادھاسب جنتیاں تھیں فقر اگیرے جلاں
 یوسف نبی سلعاں تھیں بھی پہلوں جان فقیراں
 رب فرمائے نبیاں والگوں ایسے کسانوچ ہنواں
 طفیل ساڈے بخشاں گاہیں نہ پرواہ اسانوں

سردار دو عالم نے فرمایا شک لکھاں کے دیاروں
 بہت حرام کھاؤں تھیں ہوں بے حاکم گناہاں
 رسول حب دنیاوی ہووے ربی یاد بھلا
 سرور کہا اک زماں میری اُمت آئے
 قرآن بھی دیکھو دیکھی پڑھیں عامل ہوں تھوڑے
 دیوں دنیا اعلیٰ سمجھیں عورت قبلہ جاس
 پرکھے جاس فقر تے عالم جیال انبیال والے
 یت سب دی اللہ جانے معلم باز دلا ندے
 ابن مسعود روایت کردے پاک رسول الہی
 جسم مبارک اظہر آپر لگے نشان چٹائی
 رحمت عالم آکھن مینوں بستر نرم نہ کوڑاں!
 دنیا سمجھ مسافر خانہ کوئی آئے کوئی جانے
 فاطمہ حلت خالوں سرور شادی جدول کرائی
 صدیق فاروق غنی عثمانی سلمان اسامہ تائیں
 تکیہ پڑے رنگے ہوئیا چھل چھو ہار یوں بھریا
 اک سواک مٹی دے برتن چکی اک رکھائی
 پھل چھو ہار یوں ہی اک جھاڑو سیوں فسن گئی
 مٹی تھال پیالے مٹی ہانڈی مٹی والی!
 ابو بکر صدیق نوں سرور آکھن سوہاں جہانال
 شادی عالی چادر سر پہ باراں گھنڈاں والی
 اتھیں بی بی دانے پیہندی پڑھے قرآن بانوں
 دنیا قید مؤمن دے کارن پاک نبی فرماوے
 باتال تن پسنداس دنیا سرور پاک سنایا

مختی دل دی ہے ہوجاندی بہت گناہ شماروں
 بھلے موت حرام کھاؤں تھیں دنیا رسول چاہاں
 سب گناہنواں دی سڑھ دنیا حب سرور فرمائے
 رسم اسلاموں نام ایمانوں صرف باقی رہ جائے
 پیچھے ناسق و فاسق کاذب نیکیاں تھیں منہ موڑے
 پیٹ بڑے تے فعل شیطانی نفسانی خواہش مانن
 خواہش نفس مسائل کرنے فرتے کئی نکالے!
 معشر اہم رظاہر ہوں جو رہے عمل کماندے
 سرور میندر کرے خاطر چٹائی پیٹھ بچھائی
 بستر نرم بچھاؤں کارن میں پھر عرض سنائی
 دنیا قانی دے سب عیشوں میں اپنا منہ موڑاں
 غم خوشیاں سب مٹنے والیوں میں ہی جڑ لائے
 جو کچھ داج دتاسی بٹی بات حدیثوں آئی
 جہیز اٹھاؤں حکم سناؤں جدا جسدا اشیائیں
 لکڑیاں دی جتنی عاماتے اک چوکی دھریا
 سستہ ہونداں والی چادر چھو ہاریاں پھل بٹائی
 اک پیالا لکڑی سدا تسبیح گہٹ کوں ہوئی!
 دیکھ جہیز روون اصحابی صدیق اکبر بے حالی
 بہت جہیز ایہ دنیا اندر ملدی ایتھوں جاناں
 سردار دو عالم دی ایہ مٹی جس دی شان کمالی
 کہ تغیر دیے تھیں سوچے روندی خوف محالوں
 حکم اشد جہاں اللہ دے وجہ عمر لکھاوے
 اک خوشبو تے دوی عورت نیک ہو کر فرمایا

ٹھنڈ نماز اکھاں نوں پاندی تیجی بات بتانی
 رہاں تکیںدا سبحناں تینوں ہر دم شوق کمالوں
 حضرت عمر کہن تن میں بھی باتاں دنیا چاہواں
 عشق امانت تڑپڑھا نواں عہد جو کر کے آیا
 کھانا نواں کھانا تے میں پہلاں دعا سلام پکاراں
 علی اسد اللہ نے پھر کھیا تن دنیا ندیاں باتاں
 نیک عملاندی کراں ہدایت دیکھاں عیبت واد
 کراں بھروسہ اللہ اُپر خلقوں تنہا رہنسا
 جنت خاتون بیٹی سرور عالی شان سناے
 طاقت ہووے مال اپنا میں رب کے نام لٹا نواں
 وحی کرے ربائے محبوبا میں بھی تھو سنا نواں
 عمر جوانی کرے جو توبہ جو دل نھوت رکھا دن

پھر صدیق کہن بھی تینوں تن باتوں حب آئی !
 کراں جہاد تیرے سنگ رکے کہیں تے خرچاں بالوں
 نیک باتاں دا حکم کرا نواں بدیوں وک بٹا نواں
 عثمان غنی تن باتاں آ کہن میں بھی شوق رکھایا
 نیندر لوک کرن جاں راتیں میں نماز گزاراں
 عاشق صادق مسطراں سنگ ہووے میر سنا تھاں
 عائشہ بی بی کہن پسنداں باتاں تن سناواں
 چور بادلوں کے کراں قناعت ایہ ہے میرا کہنا
 دل میرا بھی تن باتاں نوں اللہ جانے چاہے
 وقت نہ امت زاری کرنی فاقیوں میر رکھا نواں
 تن باتاں دنیا ندیاں سانوں میں محبوب بتا نواں
 اوہ اکھیاں جو خوف محبتوں گریہ زار کراوے

مسواک اور وضو کی فضیلت

سرور عالم نے فرمایا ہے مسواک ضروری
 اک مسواک اک بن مسواکوں جو نماز پڑھا دن
 مسواکوں صاف کرو منہ اپنا صفت خداوند کرنی
 دو غلام ثواب آزادوں کھانے بعد کرائے
 تھوڑی تھوڑی محنت اتوں عقیقے امن شانوں
 حضرت ابو ہریرہ آ کہن ہے ضحاک بتایا
 کرنا وضو ثواب دہندہ حضرت اکھ سنا یا
 برتن پانی یا تھوڑے شخص جہڑا تن واری
 تو گناہ نہات دوجے تھیں تو درجہ ہے تھیں

کیتی فرض نہ رب العالم نہ ہووے مجبوری
 ستر نمازاں بن مسواکوں نہیں برابر آون
 درود شریف کے کلمے طیب بات قرآنی پڑھنی
 تقویہ اتار نہ بانسوں ہووے منع نبی فرماے
 حکم شریعت علین پاروں خوشیاں وصال جہانوں
 پاک نبی دے پاس بیٹھے سال اک اعرابی آیا
 تال پھر پاک نبی سر نے سبھناں نوں سکھلایا
 پہلے چلوے تن تونیک فرمایا نبی خفاری
 غیبت جھوٹوں کرے کرولی تا پاکی دور شیبے

خوشبو مشکوں میں دھاس والدہ کے دربارے
 ایک پہاچال میں پاپے نور قیامت پائے
 ایسے پردہ اس سے تائیں دوسرے کنول پچائے
 حرام عذاب دوسرے را کھیلوں پانی جڑو گائے
 جنتیال بالال تے تھ پیرے من جنت قلاتے
 رب قرامے میں ہاں رانی کے باتوں نہ ڈرتا
 سہا پیر دھول تھیں المد کرسی نور عطائی پا
 حساب قیامت پیر کھے تھیں کرسی رب انسانی
 قدم قدم تھیں بدیاں اس دیاں تے متا کر اسی
 تکلیف و متو تھیں مردی موسم لہر دپانی تھیں پا
 و متو تھیں اہل طریقت بہر ہر وقت رکھا تھے
 حضرت علی حیدر فرمایا جو مرد عاشق ال
 دھو کھ بھنض عداوت علی حد دلا نہ چھوڑے
 غیبت چھوڑے تہمت شرکوں و متو زبان رکھا
 و متو محم دمال حراموں کپڑے نہیں پہنائے
 نمازوں پہاچال میں تائیں پاک المد فرمایا
 مسح سرے داپیر گئے تک ذکر قرآن آیا

تک و چہ پانی پایاں ملے سے جنت و چہ چہ پائے
 شفاعت قابل دوسرے کون تھیں پر وہ آئے
 سجا بازو دھول پاروں آجر زیادہ پائے
 دعا قبول کرے رب عالم ہر داسح کر لے
 مسخ کتاں تھیں وقت نزع سے غریب آزارہ پائے
 ویدہ غلام ازادال درجہ گردن مسح کرنا
 یسرا طانہ میرا رشتہ لہر کرے رشتہ سنا
 کر کے و متو ہاں قدم اٹھاندا ہر رشتہ تھائی
 و متو محبت جانے ول عالم افسانہ نال پلاسی
 اس سے ملے عرش اللہ سے من قیامت سے
 ترک محبت غیر ان کر کے قرب سری پاندے
 بیج و متو تھیں نیچے چہیزاں ہر دم رکھو یا کال
 با محمد محبت رب رسول ان تھیں مژدہ سے
 و متو شکم دمال حراموں بہت پر ہیز کر لے
 ولباس اتھوی و چہ قرآن المد حکم بتائے
 مژدہ تھہ کئی بازو تائیں دھول حکم ستایا
 لازم ایہ تعلیم و متو کر پڑھ صلوٰۃ سنایا

آذان و امام کی فضیلت و فرائض مؤذن

آذان مؤذن پڑھنے سے آواز جھول تک جانے
 مؤذن دی تصدیق کر اول رب اس نول بخشائے
 آذان اللہ ہو شوقوں بند عقیدہ نیک جنہا ندا
 جس سے پاروں دھیرا کر جنت سے لکھا نا

ابو ہریرہ کرن روایت پاک رسول بتائے
 اس دی خاطر استغفار ہر اکبیر کراوے
 قدور از قیامت اند سب تھیں ہوگ تنہا ندا
 اصحاب اک عرف کریند حضرت مینول حکم بتانا

آذان سنایا کریں جو مؤمن رکن جماعت بتایا
 ایہ بھی حضرت مشکل میںوں پھر حضرت فرمایا
 قاسم کہن نبی فرمایا سن آواز ہو آون
 مؤذن وچہ دس باتاں ہوں حق ثوابوں پاک
 شوقوں پڑھے آذان صبح کرنے احسان جتنا
 کہے مذات نیکی کارن بدیوں منع کرانے
 حال تک مقتدی نہ آون ادیک امام کرانے
 آذان اقامت مغرب دی تھیں پیراری پائے
 چھت مسجد پر اک دن حضرت حکم آذان کرایا
 داسماناں کھول دتے رب سنن ملائیک سائے
 ہر اک دی آذان سیندے پاک نبی فرماندے
 چند باتاں جو فرض اماں تھوڑا ذکر لکھاواں
 پاک نمیدان خاص مصلحتا جائنساں پڑھاون
 سب نبیان دے حال قرآنوں پڑھوکیا بتا دے
 قرآن مجید قرات حفظوں کرے نہ ہتا تھوڑا
 چیز حرام شہ ہے جس وچہ سخت پرہیز رکھا ہے
 مقتدی تنگ نہ آون جس قیلاں یتا وہ پڑھا ہے
 مقتدیال حق بخشش شنگ پڑھتیاں استغفار
 مسافر مسجد کرے حفاظت کھاتاں اس کھوئے

اس کہیا یہ مشکل تاں پھر نہیں امام سنایا
 صف پہلی وچہ کھڑا ہویا کر جنت دیگ خدایا
 ثواب برابر کل جماعت بانگے نام لکھاون
 وقت نمازوں واقف ہوو بلندا آواز رکھا
 ہوا آذان کہے جے کوئی غصہ نہیں لیائے
 لحاظ نہ ملے کرے امیراں رکھے خوف خدا
 جاگہ رکے جماعتوں اس دی جگہ پائے پائے
 مقرر جگہ نہ رکھے کوئی عذر نہ ظاہر کرانے
 بلال آذان ختم کرچکے پاک نبی فرمایا
 کہے صدیق ملاحوں سن دے کوئی جے ہو پکا
 مؤذن رفعال ساتھ شہیدان پھرین سیر کرانے
 شان امام انداز لیں باہر طاقت نہیں تالواں
 حسدیا طمع نہ رکھے بدوے وعظ ستاون
 حکم ستاون دی مزدوری آپر رب رکھا ہے
 کامل اقصین کہے تکیراں رکوع نہ سجدہ سوڑا
 کپڑے بدن صفائی رکھے خودیوں نفس بچائے
 استغفار گناہوں کر کے شروع نماز کرانے
 شفع اہلاندے کارن ہووے گئے عاپکاراں
 قرآن حدیث احکام شریعت امرنی سمجھائے

مسجد میں جانا اور جمعہ کی فضیلت

قیامت نول تن فرقتے ہوں جہاں نہ غم کاٹے
 اندھیرے مسجد اندر جاون رب کے خوف رکھانے

سرور عالم نے فرمایا عرش الہی دے سائے
 سردی وضو کرن سکیناں دین جہاں کھانے

صفت لیاوے مسجد کا دن جاں تک طے تائیں
 مسجد صاف کرن تھیں الدُّغَّاه معاف کراندا
 مسجد کے سفارش عشر خاص نمازیں کا دن
 حلفت ابن یعقوب بتاون کرے ذکر الہی
 دیکھا اُس حضرت باہر جا کر بات چلاپ سنایا
 حلفت کہہا ہے حکم نہ رب دا مسجد بات کرن دا
 ابوہریرہ کرن روایت مسجد اندر جائے
 پیچھی آٹنے جتنی مسجد جوتی ر کر اوے
 اُن کچھ حال جمعہ مالکھاں دن تبرک آیا
 دن جمعہ دا وقت نماز دل اذان سنائی جائے
 خرید و فروخت چھوڑ و ہر کم جے کر سمجھ رکھاؤ
 دن جمعہ دے پاک خداوند نظر کرے تن و ارال
 رات جمعہ دی حکم کرے رب ملکوتی سناواں
 سرورِ عالم نے فرمایا روز جمعہ جاں آئے
 اچھے کپڑے پہن گھراں تھیں جامع مسجد جائے
 ہریہ اونٹ ثواب ہمہ ہسلاں مسجد اندر کیا
 مرغی چوتھے پنجویں انڈا عمل ثواب لکھایا
 اک جمعہ تھیں دوجے تائیں معاف گناہ رب کرا
 حضرت ابوہریرہ کہندے روز جمعہ جاں آئے
 امام لکے جد خطبہ پڑھنے کروا بند کتا باں!
 روز جمعہ دے جنت اندر جبرائیل پکارے
 اک سو تئیں صفائ ہمارے چلن ساتھ حضوراں
 پیچھے جتنی گھوڑیاں آپرا گے حضرت جاسن

ستر فرشتے اُس دن تا کر اُس حق کرن دعائیں
 کلمہ جاری رہے زبان پر ترا تھوں جان خدا
 باتاں دنیا کرن نہ مسجد رب دا ذکر پکارن
 مسجد اندر ٹپا آیا بات ضروری کاٹی
 کہوں نہ جواب دتا دوجہ مسجد کے سوال کرایا
 بہت ڈراں میں خوف رہے تھیں دن نزدیک ہر خدا
 باجھوں نفل نہ پڑھیاں بیٹھے پاک نبی فرمائے
 اُسے بدلے مل جنت و جہاں پاک نبی فرماوے
 خاص غریباں کا دن رحمت حج ثوابوں پایا
 دوڑو ذکر خدا دی طرحے جواہماں لیا کُے
 بہتر ایہ تھائے کارن ہرگز دیر نہ لاؤا
 اک نظر تھیں ہو گنہاں بخشے سٹھ ہزاراں
 دروازے جنت کھول دیو حاج رحمت باش پاتوں
 کھانا کھائے باہر جائے داتن غسل کرائے!
 حق شفاعت اُس پر میری پاک نبی فرمائے
 ہدیہ گائیں دوجے تائیں تہجے بکری پایا!
 کرسٹی جو پھپھوں آیا ایہ ثواب نہ پایا
 ہو حوقہ خطبہ سن کر خوف رہے تھیں ڈردا
 جو مسجد بندہ آئے فرشتہ نام لکھائے
 سُن دا دھڑ بیٹھے چپ کر کے کارن ادب دایاں
 سردار دو عالم شاہ جہاناں ہون بلاق سوار
 بیت ہنقاں گل نبیاں امتاں تئیں پُر کورال
 شہید ولی سب مؤمن عاشق عالی درجہ پاسن

شیریں سخن بلند از دل حمد و اود پڑھا دل
 مژدہیں درجے امت نرواک امت ربنا
 پاک محمد کوں رب اکھے منگ ہو مرضی چاہیے
 ظاہر ہو کر پاک خداوند میر دیدار دکھا سن
 صاحب نصیب تکی ہر ویلے اکھیاں تہیں ممکن
 یا اچھ دیدار واک ساعت عاشق کرن گزارہ
 اندرون سے دود واری جنت وچہ لکھان
 ہر وار و ناند اودن جئے واپاک رسول سنایا
 اہل بیت پڑھن دے ویلے جوں نماز پڑھا دل

حکم ربے تہیں ملک پرندے سا تھا وازن اول
 اس دن رب عطا کر لئی نظری ماون بھیاں
 ہر وار اکھن سب کچھ دتا پاک جمال کرانیے
 لیکن تکی ہوش در کھن پیے ہوش تکا سن
 دنیا حقے تے دن را میں ایو خواہش رکھن
 بھی پانی با اچھ نہ جبرے منگن دید نظر سارہ
 کوئی دن اکھوں کوئی تہیں سالوں دسا سن
 اک ساعت وچہ ایسی اس دجو منگیا سو پایا
 ایوں حطیہ بیٹیاں سنناں بون رسول جاول

ذکر کلمہ شریف روزہ و اعتکاف و زکوٰۃ و صدقہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ کہندے پاک نبی فرماون
 بنا کر روح رب قلم بھائی لکھیں علم سنایا
 اچھ تیک جو ہون والا لکھیں رب فرمایا
 لا الہ الا اللہ لکھ پاک ربے فرمایا
 اتنی مدت پھول رکے اکھیاں قلم لکھا توں
 محمد رسول اللہ لکھ ہو یا حکم ہماروں
 بیست تھیر ہوشی پانی ست ہزار سال
 ست ہزار برس رہی سجدے کردی گریہ زاری
 ہو بزرگ نہ ہو یا کوئی تیرے با اچھ خدا یا
 اس قول پیدا جے نہ کر داتینوں بھی نہ کر دے
 ربوبیت نول ظاہر نہ کر دے کوئی ہو سب سارا
 ست ہزار سال پھر لکھیا ایہا اسم پیارا

جس نے کلمہ پڑھیا صد قول معاف گنہ ہماروں
 قلم کہے پھر عاجز ہو کر کی میں لکھاں خدایا
 جو جو علم کرواد لکھاں مجزوں قلم سنایا
 ست ہزار برس تک ایہا کلمہ قلم لکھا یا
 مجزوں قلم کہے رب میرے لکھاں جو حکم بتاوں
 لیکن ملی جاں قلم محمد بیٹ گئی وچکاروں
 ہوش آتی تاں ست ہزار سال کبھی سال بھالال
 لکھ کر نام رسول اللہ و اعجزوں قلم پکاری
 لازم ادب کہے رب خالق اسے قلم تہہ آیا
 سارا نور ظہور تمامی صدقہ اس سرور دا
 اس دی خاطر عالم سارا اود محبوب ہمارا
 اس تہیں بعد ملا کر لکھیا کلمہ طیب سارا

چاقیتس نزارتے ایک کلمہ برتتاں کلمہ ہی کھانی
 کرامت میں دل بخش کر کے کلمہ کلمہ لگایا !
 کس دی عمر ہوئے میں جتنی کون ایہ رتبہ پائے
 پاک خداوند کہیں تلم نول اُمت سرور والی
 صہا ثبات مٹی ہے کلمہ کلمہ غس اُمارے
 کلمہ طیب دے عروت چوٹی نے چوٹی گھٹے دن رات
 جو بندہ اُکھلاں اور مٹے کلمہ طیب والا !
 اُسے ہر دم تے ہر ساعت گلہ ہر دن جو ساگر
 اس طرح جو ضرب لے پر کلمے طیبوں لاوے
 مودوم ہستی دا قاتل کلمہ پردہ خودی جلائے
 عاشق شاہ منصور جہاں نے سرسولی ٹٹکائے
 راز فقر دا کلمے اندر پچھ پیر دل امرارے
 کلمہ پڑھیاں گھر اندھیرا ہو گور ہندا ناپیں
 ہن کچھ ذکر روزے دا لکھناں خاص امانت جاتی
 حضرت انس کے اک شخصے سمجھا پاک رسولوں
 بابے آدم منع درختوں پھل غلطی تھیں کھایا
 ذریت اُس دی آپا ساٹے الہ پاک کھانی
 میں رکعت تراویح پڑھیاں ملے لو اب گنیرا
 تراویح سنت پاک نبی دی پڑھو ضرور کی مال
 حضرت عمر روایت کردے پاک نبی فرمایا !
 ماہ رمضان میں ساڈے خوب تیار ہو جاؤ
 اس دی عزت تسانی عزت نفع عبادت آیا
 قرآن تلاوت ذکر الہی فعل نماز گزار !

عزمن کرتے اسے پاک خدا شفقت میں تسانی
 عرصہ عمر دراز میری دا کلمے دوسرے دیہا یا !
 کس نول طاقت کلمے اتنا میں بسا برائے
 کلمہ پڑھے مؤمن اک فاری میں تھیں نصیر عالی
 پڑھ کر عاشق کلمہ صد قلایا تان من واسے
 چوٹی نزار واری سلا ہندویندا دن تے راتے
 غامل الخامول سمجھ پڑھیندا پائے درجے اعلیٰ
 کلمہ طیب ساٹے ایویں جیوں کلمی لگیا سے
 شوق الہیوں دل تھیں شعلہ اُٹھوں چشم کھلائے
 پڑھ کلمہ گم گئے نہ بنے راز جہاں نے پائے
 انا الحق کیا ہو واصل کہنا آپ مہلائے
 نور الہی عالم اندر جس دے کل پیارے
 دقت نزع دے ساتھی کلمہ جو چاہیں ہو چاہیں
 ایہ امانت صدق دے تھیں مؤمن توڑ چڑھانی
 میں روزے کہوں ہوئے مقرر مطلب کیا اصول
 اثر مہینہ زیہا اُس دا پاک نبی نہ فرمایا !
 کہے اعرابی جیک ہی حضرت بات سنانی
 میں نہ ارگناہ رب بخشے جنت کرے پیرا
 صدقے خیر خیر اماں کریو ہر ہر کوشیاراں
 ماہ رمضانوں اک دن بیلاں پڑھو خطبہ سمجھایا
 کرو عزت رمضان مہینے کپڑے صاف رکھاؤ
 سب مہیناں تھیں دو حقے درجہ عمل پڑھایا
 عشر اند کرے شفاعت روزہ روزیازو

گل مہیناں تھیں سرداری ماہ رمضانے پاٹی
 ماہ رمضانے پاک خداوند تہذیب طہالتاں کردا
 قدر معلوم ہویا حیدر روزے کہن ہمیش رکھانے
 راتِ اخیرِ ماہ رمضانوں روون قرشتے سارے
 قبول دعائیں صدقے ہوئے جسے پاک گناہوں
 تہذیب جو چند بندے نے خافدا ساں بتائیں
 این عباس روایت کردے پاک نبی فرمایا
 نو لکھ ہفتاں وقت دیہادے جیسی اندر تاراں
 مہینے پیراں ہر برائیوں رو کو نقصان بھائی
 شہوت نظروں دیکھیاں روزہ اکیہا نہاٹ جاندا
 پیر تھم حکم شریعت جہن روزہ ہتھ پیراں دا
 سر پیراں تک کل اعضا نواں روزہ لک لک لوں
 قالو علی جواب السؤل دم دم پیاسنائے
 جہاد نفس تھیں عاشق مرزاں ہر دن روزیدارل
 احتکات بیٹھن ما درجہ تھوڑا ذکر سنانواں
 حضرت انس کہے میں سنیاں عالم دے سردارل
 لبتہ عمل ہووے جس نیت دکھان بیان نہ کرتا
 اک دن رات اللہ دے ذکرل خواب تھیں دن
 پنجو برس ہر پردے رتہ پاک نبی فرمائے
 حضرت زہری کہن تعجب احتکات جو لوک چھوڑیندے
 کسے غلیفے چھوڑیاں تاہیں کردے دار و داری
 فخر نہ دل وچہ مول لیا نے کر کے عمل بھلائے
 صحبت بیوی ساتھ نہ کرنی حکم قرآنے آیا

جیوں کرسب نبیاں تھیں افضل پاک رسول الہی
 دن تے راتین بخشش کردا جو سائل اس دروا
 کھانا سونا ٹرنا بہنا لکھے عبادت جاندرے
 روزے داراں دی تکلیفوں کھینا نی سوہارے
 پناہ نگار لگا کر حوراں آکھن پاک الہوں
 دروائے بند رب دینخ کردا کھولے حنت جائیں
 بغیر عذراں روزہ چھوڑے دوزخ جلے ستایا
 ڈھال دوزخی روزہ جانوں دزیوں بییدارل
 بار ہویں دے وچہ رکھیا جاکے کھاؤ حلال کماٹی
 چغلی چھوڑوں ہے نہ روزہ سمجھو منہ کٹا ندا
 دیں صفائی خودی گوانی چھوڑ خیال غیراں دا
 چک امانت پوری کرنی ایہ ہے مرد کما لوں!
 سینے چمکے نور الہی غفلت پردے چائے
 اسم الہی باہجوں بھائی ہو رہ نہ جہادوں کاراں
 لازم شرطیں جو خجایاں اوہ میں لکھ بتا نوں
 تو شہید گواہ احتکاتوں اک دن راتے پاروں
 مطابق سنت ٹوکدہ ہوئے نوحۃ الہوں ڈرنا
 اس تے دوزخ دے دھکاراں تن پڑے جہادوں
 دینا جتنے کسے دمایں رب قبول کراٹے
 وقت وصال قریب نہیدا بھی احتکات کریندے
 دس دن آخر ماہ رمضانوں کرو عبادت بھاری
 مسجد اندر حکم بیٹھن دارب دی یاد پکائے
 دس سو سال عبادت درجہ ربی طرفوں پایا

خواہش نفس آمارہ والی دنیا دے کم چھوٹے
 پڑھے قرآن کے عمل کماے اور ٹو ایل پاسے
 نماز مغرب تھیں پھول کھائے منور علیات سنا
 مست پیراں تھیں باہر چلے اجماعت شام شاہ
 حکم زکوٰۃ بیان کراں کعبہ پناہ بخواں اسلاموں
 حضرت ابو ہریرہ اکھن پاک رسول سنا
 غیبوں آگ لگے گھر سائے مال سارا مل جائے
 ڈاکو چوری یا کر زوری اُس دامال لے جان
 مقدمہ کاری پورے بیماری نہایت مال فیوے
 اُس دامال اولاد بڑی جا کر سن خروح ازائیں
 بعد مریاں ایہ پکڑیا جائے رب حساب پچھائے
 سردار دو عالم نے فرمایا بچل جو مالوں کرے
 حال قارون خداوند عالم دیکھ قرآن بتایا
 انکار زکوٰۃ توں تہمت پاروں دنیا حرص لگائی
 ظاہر عزت دیکھ قارون نے جہاں دل لپچایا
 راہ موٹے دے کرے جو صدقہ کل مصیبت لپکے
 ابن عباس کہن میں سنیا کہندے نبی الہی
 آکھے حرمت کیسے پاروں یارب بخشیں مینوں
 کہن لگائے نبی خدادے میرا عیب و ڈیرا
 یا حضرت میں بہت غنی ہاں تے ہے کنبہ بھارا
 میں تھیں فاسق دور ہو جاویں کہا نبی خدائی
 پڑھیں نمازاں رکھیں روزے سال تہا رہتاؤں
 سردار دو عالم نے جبریلوں صدقہ اجر پچھایا

سمجھے مردہ آپ اپنے نول دن زندگانی تھوے
 کنز العباد حق مشکفاندے لکھیا دیا جسائے
 تھوڑا سوے بہتا جاگے خوشبو تیل لگائے
 غسل و وضو تے بدل پخانہ جمعہ جنازہ جائے
 تھوڑا چول کڈھ ڈھائی دیوے ہے پیش راہوں
 ہر دے غنی زکوٰۃ نہ دیوے تھروں مارا جائے
 کرے تجارت مال جہازاں پانی غرق کرانے
 سخت بے عزتی کرے اُس دی جانوں مار گاون
 امن نہ رہ دیوے اُس تائیں دوزخ دھیرے دیوے
 راگ نشہ تے کعبہ وغیرہ حاکم کھان غذا میں
 مسکین یتیم نہ پیوہ دتا زکوٰۃ نہ حج کرانے
 دشمن بن گئے جان باہی دے مصیبت بے خبر
 تن و جہ تھیں اُس دے تائیں غرق زمین کرایا
 ہے نصیحت غنیاں کارن سوچو ساتھ دانائی
 غرق زمین ماں ہوندا ڈٹھا توریہ توب سنایا
 دعا مسکین یتیم دی تھیں پیتری برکت مالے
 کیسے والیلاں پر دیانندے سنگ پٹریا بندہ کا
 سرور کہہا حرمت مؤمن زیادہ دساں تینوں
 سرور عالم کہن کیا ہے خاص گناہ جو تیرا
 سوال سوالی کرے جے مینوں تن من بڑا سارا
 تیری آگ نہ میں دل آدے کھا کر قسم سنائی
 جے توں اللہ خرینج نہ کر میں دوزخ جلیل سناؤں
 دکھو دکھو اب سناؤں جبرائیل بتایا

امیر با ظالم تائیں جتنا دیوے اتنا پاوے
 میٹا غنی کے ماں پڑوا جز جیسا انہاں دیندا
 لو لے لنگڑے اندھیال تائیں یا مڑے پر لایا
 جو عربی دا علم پڑھیندے خاطر عمل کماون
 بیج باتاں دروازے تحت لکھیاں حضرت پایا
 کرنا میر مصیبت اندر دل رووے مڑے سے
 حکم امیری ہونڈیاں ہریاں عاجز ہے تماٹاں
 ہو غریب سخاوت کر دا خفیہ دن کے راتاں
 حضرت ابو موسیٰ جو اشعری کہن حضور منایا
 سرور عالم نے فرمایا منڈے والیاں تائیں
 فاتے والیاں کھاناں دیوے کپڑے شگیاں بارول
 سخی سخاوت کرنے ولے رب نول بہت پیارے

معج سلامت بند دیوے دس حقے ودھاوے
 بد لے اکٹے رست ہو وافر پاک الہ مخشیدا
 اک بد لے ودھو سو پاسی جبرائیل منایا
 انہاں نول اک دیون ولے نو گھو وافر پاون
 عمل کما و جنت جاو دساں اوہ میں بھایاں
 قرض غریباں کرے معافی کارن فخر نہ دے
 رکھے پیار غریب تھیاں کر کے خوف ربا ناں
 انکواں نہیں احسان جتاون کرے رہن خیراں
 سو ٹھکے نول کھانڈیوے بہت ثواب بتایا
 بے کر شرک نہ کیتا انہاں بخش دیو رب مایاں
 پیاسیاں تائیں پانی دیوے بہتر ج نہراول
 سرور عالم ماتم ڈٹھا نہ اک تنخیاں ساڑے

عورت کا حق خاوند پر عاوند کا حق عورت پر

حضرت ابو ہریرہؓ کہے رسول خداؐ نے
 ادا نہ کر سلا ہے بد نیت اوہ ہے عیسا زانی
 حضرت عائشہؓ کرن روایت پندہ حق عورتاں
 وضو نماز روزہ سکھلاوے سنت قرض تھانے
 خلق محبت رکھے اُس تھیں امر نہی سمجھائے
 لیٹا نہر ح خلاف نہ دیوے جن تھیں جسم دسلے
 غیر شریعت گھریں امیراں روکے جاوون کولوں
 بہت فراغ مر داں دتے حق عورتاں آئے
 یوری نیک ہوئے جس بندے نا حق چھوڑ نہ دیوے

عورت ساتھ نکاح کرے جو کرے نہ مہر اداں
 ہو کر غنی نہ قرض اُتاسے دوسخ جان جلائی
 دتے خاوند جو جو کہاں لکھ دسا نواں باتاں
 جہالت دنیا تھیں اُس روکے قیامت خوف دسا
 محبت بد عورتاں مذی تھیں اُس نول روک ہٹائے
 تماشرہ میلہ شہر سینا جاوون منع کرائے
 بھانویں اوہ ہسلے ہرون کرے نہ میلن جلول
 وصف جو نیک بتا دے خشک بدی نہ ظاہر کوئے
 طلاق دیوے اسباب دیوے کج سب کج نہاں دیوے

عمرولی دی خدمت اندر اک اصحابی آیا
گھر حضرت بھی جھگڑا ہند اس کو واپس جاندا
عمرولی نوں بات اس دی واکرئی پتہ بتا ندا
کے سفادون جھگڑا آیا جھگڑا گھر وچ تیرے
در گزری تھیں وقت گزاراں حضرت عمر بتایا
کیا حق حضرت میں سمجھاؤ پھر حضرت فرمایا
اس دی وجہ حراموں میرا باز رہے دل یا را
پڑے پیلے صاف کریندی پالے پچھانٹائیں
تو مقرریش شریف گھرانال اکھبتلی سروردی
خاوند دے خاص حکم کے غلام کینر گھرانے
آپ جو کھائے انہاں کھائے عورت کرتے کید
عورت اوہ جس نہیں محبت ریکہ ساتھ کرائی
سرور عالم کہن جو عورت رب دی قسم اٹھا کے
سونا چاندی مال اسباباں مایاں کنوں لیاٹے
جو اس نیک اعمال کلمے منافع رب کرانے
پا بچھو حسابوں دوسرے اندر رہیں تائیں پائے
ساتھ محبت خاوند تائیں پانی گھٹ پلاٹے
قیامت اندر سب تھیں پہلاں ب نماز پچھائے
حضرت حسن امام بتاوں کہ سانی خسرانی
جاں تک واپس آنہ آکھے کہ مرضی جو تیری
حیض لغاسوں پاک ہوئی جو کردی ہسٹکاراں
پنا سنگار اتارے آپرون باجہ اجازت جانندی
نہ نماز نہ روزہ رکھے عمل نہ تیک کماٹے!

اپنی بیوی کراں شکایت دتاں مال و پایا!
دل وچہ آکھے نہ ہن دتاں گھر اپنے نوں آندا
بلا کر حضرت اس دے تائیں گزریا مال پچھاندا
یا حضرت میں واپس آیا حیرانی دل میرے
خاوند آپ حق بیوی دا بہت نہ یادہ آیا!
بیوی دا حق میرے آپ دتاں جو کچھ آیا!
میرے گھر دی کسے حفاظت کم کریندی سارا
ہانڈی روٹی گھر میں پکائے گویاں لنگ اساہیں
بیج سونفل درود بھی بیج سو پاک نبی پر پڑھدی
ماں تھال تیکھت نہ دیوے جو بے قدر سدا آندے
مرنا یاد کرانے اس نوں روزہ فوشیاں عیدال
ایمان سلامت ہوئے جائے بہتر مردوں بھائی
نیکی تیری کردی نہ دیکھی خاوند کہے سنا کے!
قول میں کون ایہ میرا سب کچھ غصے ساتھ سناٹے
کیوں خاوند نوں کیا ایسا لفظ بے ادب سناٹے
نیک اعمال قبول نہ ہوں سرور حکم بتائے
روزے نفل عبادت اندر قبول کرال دہائے
دو جات خاوند عورت پاسوں پھیا جائے
گھر خاوند تھیں عورت نکلے عمل قبول نہ کاٹی
چاہے مار چاہے رکھینوں بخشیں غلطی میری!
کرتی مارنا سب انسانوں کرے نہ جیکر کاراں
غیر ان تھیں ہس بات کریندی خاوند بہت تندی
حفاظت کرے نہ ستر پتہ دی مار و شرح بتائے

جس تک رسول کے خواہد راضی جنت بجائے
لازم غسل جنابت پھپھوں پاک کرے خود تائیں
یا بھجھ امانت گھروں نہ جانے کسے والد سمجھال
خاوند دے مال باپ قریبی قدرت ادب بجائے
حضرت اہل کہن میں سنیا حضرت عمر خطابوں
فرشتے اُس گھر آون نایں جاں سر لٹے نہ چادر
نہر برس دھپہ دوزخ جلی سمجھو ایسے پاروں
جسے بد نظروں غیر ال طرفے دیکھن قصد کر لے
چند باتاں سمجھن دی خاطر عاجز لکھ دکھایاں

جس دروازے جنت دلے پہلے رب لکھائے
سستی کرے نہ وہ نمازاں کسے نہ ترک ادائیں
گھر تھیں چیز چور لٹے نایں لٹے نہ کٹھے گا ل
بچن گاؤں ڈھول و جاون نہ کریں الٹے
جاں سر عورت کھو لے گھر وہ دھوون گاؤں یوں
ناحرم جو مال دکھائے عذاب کرے رقبے
دانی دانی حال ہووے گا ڈریے رب جباروں
آتش میخان ٹھوکن اکھیں عمر ولی فرمائے
عمل کماؤ فائدے پاؤ متورب فرمایاں!

لڑکے کا حق والدین پر اور والدین کا حق لڑکے پر

منقول الفتوح حقیقہ بابت کے سوال سنایا!
قربانی وانگ حقیقہ جانوں کھاواتے کھلاؤا
مصرفہ الحقوق اندر ایہ لکھیا والد حق آیا
بکرے دولٹ کے دی خاطر حکم حدیث بتائے
بڈی بکرے دی نہ توڑو جوڑاں تھیں کٹاؤ
سنت چوڑاں دن اکیس پھپھوں حقیقہ کرو بتاون
سُن عمر تھیں ابوہریرہ ایہ روایت کر دے
شرع مطابق نام رکھائے حلال کھوائے کھانا
حضرت عمر کہن اک لڑکے باپ میریوں آیا!
لڑکے نوں متگا کر پھپھیا بات کیا بتا نوں!
میں کیا مشرک زانی عورت گھر وہ نہیں رکھائے
امر نہی تھیں روکے اس نوں نیکی طرف لگائے

حضرت امام اعظم دے تائیں انہاں حکم بتایا
مسکین یتیم فقیراں تائیں تے حق دار دلاؤ
ستویں دن دالڑکا لڑکی حقیقہ کرو سنایا
لڑکی بدے اکو بکرا ذبح کرایا جوائے
کٹ اعضاد بیہ کوئی دانی خوشاں حق پچاؤ
مہر وال برابر سونا چاندی حق غریب لے جاون
لڑکے دے حق چار پیڑ پر حکم نبی سرور دے
علم قرآن ادب سکھائے کرے نکاح جوڑا
لڑکا میرا حکم نہ منیں اس نے آکھ مسدایا!
لڑکا کہند اکی حق نیں پر حضرت جی سمجھانویں
اچھا نام رکھائے لڑکے فقہ قرآن سکھائے
لڑکا کہند آیا حضرت ایہ نہ کوئی حکم بجائے

اک سو درمول کنجری لے کر اس نے گھر میں بسائی
 لڑکے باپ کہا میں لڑکا بیچ یا بھوٹ بتائے
 میرے پاسوں چلیا جانویں تال میں جھڑک بٹایا
 سرور عالم نے فرمایا لڑکیاں ادب سکھانے
 ہر دم رحمت انہاں آپ اللہ پاک پہچانے
 غافل نہ رہے بچوں جو عورت تھی اس پر پھہر بندی
 بغیر حق جس نفس اپنے لوں بدلیل روک بٹایا
 مل پڑی خدمت کرنی لڑکیاں کھینا نواں
 عبداللہ بن عمر فرما دن لڑکا کوئی آیا
 حضرت پچھیا مال بیو تیرے زندہ ہیں یا تہاں
 سرور کہندے جا کر خدمت لے اجازت آئیں
 بچانویں کتنی کرے عبادت پاک اللہ فرمائے
 پڑھے نماز زکوٰۃ نہ دیوے قبول نماز نہ ہوئی
 اس داغ گر قبول نہ کر سناں پاک اللہ فرمایا
 حسن بصری دھبہ بیت الحرمے کرن طواف بتائے
 زبیل تے رکھ کر حج بھائی میں اس اکھ سنایا
 خاطر حج لیا یا اس نول حق ادائی کر سناں
 میں کہا جے ایس طرح ہی لیا نویں شرارے
 جنت مال ویاں تدرال میٹھاں غنیمت تھیں تھوٹے
 اصحاب نبیدے حضرت حارث ہر بیمار تبارک
 سرور عالم پچھیا اس نول کہنداگ دسائے
 مال میری ناراضی میرے پردہ کر دی گفتار ال
 مہر کہنے مال اس دی نول سے بخش گاہوں

نام میرا نہ اچھا رکھیا قرآن نہ فقر پڑھائی
 انہاں باتاں تھیں لڑکا سچا اس دا باپ منڈے
 موثر مندرہ چلا گیا اوہ کیتی تے پھتسا یا
 لکا کر روزی حق حلالوں بیچیاں بہن کھواندے
 سلام تے برکت اس دے آپر روز برنڈل آئے
 اولاد اپنی دے پالن خاطر شکر تھیں رہندے
 درمیاں سے جنت اندر پاک نبی سرمایا
 من لیون گے قسمت دے ہندا قدر دانوں
 پاک نبی نول بعد سلاموں حکم جہاد پیچھا یا
 کہند لڑکا زندہ دونویں حکم کیا فرمائیں
 جے افعہ خوش ہو بیچن تینوں لڑن کفائل جائیں
 حکم نہیں خیاں پاک نبیلا متوں نایاں بھاسے
 میرا شکر گزارے بھانویں ادب د مال پڑو کوئی
 ہر اک حکم نہ منے بل تک نہیں قبول سنایا
 زبیل کاندھے پر طواف کرینداک بندہ فرمانے
 کہے زبیل اندر ہے مائی اربوں بوجھ بٹایا
 شام ملک تھیں چک لیا ندی تے نہ ہر گز دھراں
 پھر یاں سب زمین پر بھی نہ حق اک رات آتا ہے
 پاک محمد سرور عالم رب دے حکم سنائے
 وقت نزع نہ کلمہ آوے خبر حضور پیاروں
 یا حضرت جال پڑھن لگاں میں غنیمت سلطان آئے
 کرو سفارش دیوے معافی روہو کے کمال
 یا حضرت دل چاہے تہاں آیا حکم الاموں

کھا کر قسم کہے رب عالم کہیں نہ میرے تائیں
 حکم سبے داس کر مائی تجھے حارث تائیں!
 ابوذر غفاری آکھن سرور کہندے آئیے
 رسول اللہ دے ساتھ گہا میں آتبر پر رول
 جبرائیل پیغام لیا یاروں کساڑے پاروں
 کہن انصار مذاہل رول سے میری امت بندہ
 کون دعا پھر زندہ ہوا الامان الامان کردا
 دتی میں تکلیف مائی نول حضرت معان کرالوں
 سرور کہہ ماں جواتا ہے نہ زندہ رحدی!
 ساتھ بڑھی کئی بندے سن کر سرور قدرت آول
 بڑھی کہندی وجہ نماز سے میں سر سجدے پایا
 نہ راضی لب میں پر ہوسے درول آکھنایا
 قبر اس دی پر کن لگاؤں سرور نے فرمایا!
 یا حضرت میں بخشیا اس نول بڑھی آکھنایا

مال اس دی نہ جال تک بخشے میں بھی بخشاں تائیں
 زبان پر کلمہ جاری ہوا میاں جنت جاتیں
 سہماں مردیاں کوئی نہ وارث ملن انہا نول جانیے
 میں پھیلا کی باعث حضرت کہن مذاب اس ہول
 وجہ اسمان فرشتے رولوں کر کر آہ پکاروں
 کہے جبریل دعا کرور رب کر دیوے اس لہو
 یا حضرت آگ آگے بچھے بیٹھوں آپرول مڑا
 جابوذر حضرت کہہ مال اس دی سد لیا لویں
 تہہ غلامی کردی نہ ہندی جان غذاں ہندی
 کریں معان مائی اس لڑکے پاک نبی فرماون
 بیہوش نشے تھیں ماریا اس کے توڑیا سہو سنایا
 معان کرک نول نہ دل چاہے میں اس تھیں دکھ پایا
 رول آکھن بخشیں مائی مینوں آگ جلا یا
 طفیل حضور مذاہل چھٹا جنت لب بیچا یا!

بیان موت و قبر فناہ تمام مخلوقات نفخہ صود و بارہ اٹھنا

موت فرشتہ روح نول دی طرف علیین بچا
 رب اپنی دی طرفے جانوں لول آج ہونو شحال
 حضرت حق روایت کر دے کہے نبی سواراں
 تن تھوٹھ تلوار سے جیوں وقت نزع فرماون
 عبدالمدین عمرو فرماون میرا پ بتا ندا!
 عقل زبان سے قائم رہندی چاہیے حال بتایا
 کہند اسیں کون لوکاں تائیں ہن خود مال قباہیے

اے مطمئن نفس تیرے پر رب راضی ہو جاندا
 ہوا قبر وجہ جنت لول دے پاؤں خوشی کمالاں
 ابوہریرہ وقت نزع دی تلخی کریں شماراں
 مؤمن نزع لقا الہی ہو قربان سداون
 مرن لگا کوئی سختی مولا کیوں نہیں حال سناندا
 وقت نزع جال آیا انہاں میں پھر یاد کرایا
 موت حقیقت سن کر آیا اسیں بھی عبرت پائیے

باپ کہے مٹھ چھوٹا بیہا بیگی بات و ڈیری
 رموی جل پہاڑ مدینے موٹیاں جیوں چکایا
 پیٹ اندر رکھ کنڈے داراں زمین آسمان چھپایا
 تن باتاں تھیں حال میرے دی حالت ب بدلائی
 افسوس رہتا ہے اُس دم مراد و زخدیو چہ جاندا
 جنگ دوران فوجاں دے اندر بے کرس ہر جاندا
 اہن معلوم نہیں رب میرا کی ورتے ورتا
 سرور پاک نبی فرمایا واک مسافر رہتا
 حضرت شاک روایت کردے پاک نبی فرمایا
 کہندی بدوح اتار آہتہ نزع تھیں گھبراہ
 پانی پا کر ملے ویسے قسماں رب دیاں پائے
 بعد غسل جان کفن پہنا دے کہے نہ زور لگانوں
 آخر داد دیدار جہاں روز قیامت میلے
 مال اولاد یتیم بیوہ نول رب سپرد کرانوال
 پنج واری ہر دن دے اندر قبر آواز کراندی
 تنہا سخت ڈرونی جاگھ ساتھ انیس لیا نول
 مٹی پتھر میرے اندر تھیں فرش بنانا
 زبور پچھو سب کیڑیاں دا گھر خود تریاک لیا نا
 قیرانیس کیا یا حضرت عمل قرآن بتسایا
 فرش قبر دایک عمل سب ایہ تریاق بناون
 قیامت نول دو نفعے ہو کے اسرائیل لایک
 اک نہیں مرنا دوجے اٹھنا جو سب وچہ ہاتاں
 نفعے دی آوازوں ہر نول خود نول دل لرزائے

بطور نمونہ انشا اللہ کرساں کمی گھنیری!
 روح سوتی دے نیکوں نکلے ایویں اندازہ آیا
 دونہاں دے وچہ واسا میرا حالہ نظری آیا!
 جدول آرادہ قتل کیتا میں خاتم نبیاں سانی
 اسلاموں بدلی حالت میری رحمت ربی پاندا
 نماز جنازہ سرور عالم میرا آپ پڑھا ندا
 پڑھ کلمہ پھر جموں روح نے کیتا فیر کتارا
 غافل رہونہ دنیا اندر مالوں میرا کہتا
 انگوٹھی گھڑی کپڑے میت اتارن جدول سنایا
 اجموں جن انساناں سب نول اُبل سنا یا
 متھ جسم پد پھر آہستہ مجروح نزع کرانے
 نویش عزیز دیکھن مٹھ میرا سب نول کھستانوں
 لحد رکھن تھیں پہلاں تھوڑا اک جا داس ویلے
 نہ تکلیف دیو کوئی انہاں کر کے عجز ستاواں
 سرور عالم نے فرمایا کریو غسل بتاندی!
 سخت اندھیرے یں وچہ میرے کد لیا آویں
 میں فقر گھر میری طرف سے خرقی سے کر آنا
 اصحاب کہن یا حضرت اس تھیں واقف حال کرانا
 قبر چراغ نماز عبادت جودن رات پڑھایا
 زہری چیزاں کارن کلمہ پاک نبی فرماون
 فرق دونہاں وچہ چالی سال لگڑ وقت غلاق!
 گلیاں مٹریاں پڑیاں زندہ کرسی رب یگاناں
 سخت بھونچال زمین ہلا دے ماں بچہ بھل جائے

جملان والیاں محل گرن گئے یہوشیاں خلیق پاک
 نفع موت مئے جاں شیطان خوف دل کعبہ لائے
 کعب احبار روایت کر دے وفات آدم باں آئی
 رب فرمایا جنت جاسیں کر سیں عیش آرامان
 حالت موت اوہری دکھلا توں آدم عرض کر اے
 نصف خلایق اُس آوازوں سن یہوشی پاؤں
 اس آوازوں عقل آوارہ خبر وجود نہ رہا سی
 میں اسمان پیدائش سب دی بخشی قوت جانوں
 اقل آخر حال قتل دا خلق عذاب جو ساری
 قہری تشریف از فرشتہ تیں ہمراہ سدھاوے
 رب بڑھ نطی دی ستر ہزاراں انکڑو جان نکالیں
 رب حکم بجاؤں پورا دھمکی دین شیطانے
 ہوش کرے پھر جھٹک سداؤں پھر ہوش سدھا
 ملک الموت اس کہے جیتا موت مزہ آج آئے
 موت عذابوں شیطان ڈر دا اپنا آپ چھپائے
 وجہ دریادے غوطہ لائے دریا باہر نکالے
 قبر آدم پر کرے پکاسے باعث لاج تہاے
 اہل نطی تے اہل سقر تنہ عزرائیل پیالہ
 عذاب نزع دی تنگی اُسوں دم دم سخت جلائی
 حضرت آدم تھرا تائیں پاک اللہ فرمائے
 حالت اُس دی دیکھو دونوں پھر سجدہ کیا بندے
 ترسا ترسا کر حکم بے یقین شیطان جان نکالی
 پہلے فحیوں مرے جاں خلقت پاک اللہ فرمائے

خوف الہوں جھمکے بیٹے جھٹ بیٹے ہو جان
 بیشمائی حیراتی اندر غم دے غوطے کھائے
 کہن شیطان نہ میرے تائیں کرے مغل الہی
 عذاب جو وقت نزع گمراہاں شیطان ساتھ تمامان
 فرمایا آخر جس دن اسی اک آواز سناوے
 تن دناں تک ہوش نہ آئے زمرہ جورہ جاؤں
 اک دو جیوں دیکھن گے رب ملک الموتے کہی
 میرے غضب قہار جلاؤں عذاب الیس چکانوں
 چار گنا دھمکے سب یقین کرنا ڈاڈی کریں خواری
 اک زنجیر اک پیری دوزخ ہر اک ساتھ لے جائے
 ملک دوزخ تول ب کبھار روانہ کھول دکھالیں
 ہوش آواز کرے گا ہوں ہوش جہانے
 پہلے والگول فیر آوازہ دہشت پاروں آئے
 فرسوع اٹھیر زائے سارے توں گمراہ کرائے
 اہل دے پڑھدے جدھڑے اگول موت سائے
 کوئی جگہ چھپائے ناہیں ہوئے مدد سہلے
 مردود یمن ہو یا میں ظالم ہوئے دشمن سارے
 دگنا چگنا کہے پلاساں کر کے مندا حسالہ
 مرضی با بھول پاک خداوند جان نہیں نکلا ندی
 ویری دا آج حال دیکھو سخت سزائیں پائے
 کہن انعام ساں پر تیرے ساتھی گنن نہ جانے
 مردود یمن جانے جیوں نکلی یا جانے ب والی
 زندہ ہو کوئی رہا بستہ اوسرافیل بتاے

جبریل یا میکائیل زندہ یا عرش اٹھاؤں والے
کوئی نہ رہی تو ہیں رہیں حتیٰ یوم حشر آیا
حضرت عزرائیل سہاں نول ذائقہ موت چکھایا
جنت و دوزخ دے دیکھا مال عزرائیل آجاندا
ہے کل خلقت زندہ ہوندی اُن سے بخول ہرجانی
لَمَّا نَفُتِ الْيَوْمَ مَالِكُ كُونُ مَالِكُ دَا
لِشَّ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کَر کَر سی رب پکارے
حکم رہے تھیں کرناہ اندر روح تمامی آون
نک دے رستے وچہ جسم دے داخل ہند جان
سربہن سب ننگے ہون کر سن گریہ زاری
اک اک آپر دو سوا سی مقرر فرشتے ہون
سوائزے پر سوسج ہو سی پسے غرق لکانی
بغضیاں پیٹ بعضے منہ تائیں تنگ بیویوں آسن

عزرائیل تے میں بھی زندہ اے رب ذوالجلالے
حکم دتا رب ملک الموت مارا نہاں نہر مایا
کل ثابن رب فرمایا خود بھی مرے سنایا
جان اپنی خود مسمول کڈھے تیغ آوازہ آندا
موت وقت تے ملک الموت تلخی موت ستاندی
جواب نہ آوے رب فرماوے مالک نہیں فلکدا
اسرائیل تے عرش ملائیکو زندہ ہو دہاے
اسرائیل پھوکا دے حکموں روح ملکدے جاو
پٹھے زمین قبر تھیں نکلیں طوط ربیدی آون
اتھرو خشک ہون ہونکے اکھاں ہوں جاری
شتر ہزار سالاندی مدت اکتے جگہ کھلو سن
شفقت نظر دیکھے اللہ مدد کرے نہ کاٹی
حکم رہے تھیں کل خلایق محشر طرفے جاسن

قیامت کی سختیوں و عذابوں سے گرنے کا بیان

حضرت عائشہ کہن میں پچھیا کہ بن پاک سولوں
کہن حضرت تن و تنان با بھول کہن یاد پیاسے
جنت دوزخ جانوں پہلاں کس ہتھ ملن اعمالاں
دوزخ تھیں اک صورت کل طوط انساناں
آکھے تن نہریاں دی خاطر مینوں رب بنا یا
پکڑ پچھال کھڑے دیر دوزخ حکموں رب تعالیٰ
محشر اندر کل خلایق جمع کرے رب باری
جیسا عمل تو ہیں پکڑاؤن نیک سبے بد کیسے

دوست یاد رکھے گا دوست و پریقامت ہولوں
وزن عمل جان ہوں لگن یارال یار دساے
جس تھہرے کھڑ کھڑ ہن کعبیوں بے حوالاں
یار یارال نول ہل سدھاؤن جال وہ نکل دکھاے
مشک ظالم منکر محشر جنہاں رب بھولا یا
معاذ رازی دے بیٹے میٹے کہن قیامت سالا
نکی بندی حساب کراؤن جو عمرال دی ساری
سرور امت پیش کروہن حکم ہوں پھر تے

حساب اُمت سُن بدن مبارک لرزیا شاخہا تال
 متکثر خونی بے رحماں نول اللہ پاک بکلا سے
 جنہاں مال پور دکھ پچلے کل بدکاراں تائیں!
 رحمت عالم کرن ارادہ چاہوں عرض سناون
 یتیم غریب ستائے انہاں نہ سن رحم کرا نہ سے
 نیکیاں! انہاں دیواں انہاں کراں عدالت پوری
 حضرت عکرمہ کرن روایت روز شہر جا آئے
 پھر عورت تھیں منگے نیکی ناپیں دلیساں کہی
 ہائے فوس اواز اں کرن اُس دن دن کاری
 ابوہریرہ کرن روایت پاک نبی فرماون
 ابوالبشر شفاعت کرنی عذاب کیوں ٹل جائے
 نوح نبی نول اکھو جا کہے اوہ اچ بخشاون
 ابراہیم خلیل کہو جا پاس خلیلے آئے
 کہے خلیل نہیں کہہ ہندازور آور سر کالے
 حکیم اللہ نول اکھن جا اوہ اکھن اکھ نہ ہوئے
 روح اللہ دے پاس آون سب اکھن کردلاری
 چلا کٹھے ہو سب چیلے حبیب خدا دربا سے
 سخی سید دربار دو عالم سب عرض سناون
 آدم نوح ول نوح خلیل بھیجن ول موسے
 اول آخر دے سب بندے سُن آئے ول میرے
 حق شفاعت کبرئے تیرا پاک اللہ فرمایا
 مجبوریا من لواں نہ موڑاں تکیفان شہر ہٹایاں
 ذرا ذرا بھر لکھا ہوئے رب عدالت کرسی!

نیکیاں والے جنت جاون من عالی شان اناں
 حاسد زانی غیبت والے سود خوراں منگواوے
 پکڑ پکڑا نیول کھڑن فرشتے دوزخ کرن سزائیں
 نہیں شہریراں کرو سفارش پاک اللہ فرماون
 حق جنہاں دے کھادے انہاں اچ دو آجائے
 نہیں نیکی تال بریاں انہاں یار ول عین ضروری
 باپ بیٹے تھیں نیکی منگے ناپیں دیاں ستائے
 عرض از مالش سب دی کر کے دوزخ طرفے وہی
 گناہوں روپاں دنیا اندر بخشنے گارب باری
 نعت قیامت تھیں ڈر خلقت آدم عرض سناون
 میں خود غلطی تھیں شرمندہ حضرت اکھو ستائے
 نوح نبی تھیں کرن عرمان اوہ نہ ذمہ چا دن
 کرو سفارش دوست رب دے کرنی شہر چلائے
 حکیم اللہ نول عرض سناؤ کردیوے کچھ چالے
 حضرت عیسیٰ تائیں اکھو وسیلہ ہو کھلوئے
 کہے روح اللہ پیش نہ جانوی سرور دی سرواری
 رحمت عالم نبی محمد عالم کل سہا سے
 سجدے پکڑ اکھن یارب سُن ایہ کدھر جاون
 خوف تیرے تھیں نہ دم مارن موسے بھیجے دل علی
 شرم رکھیں میں کراں شفاعت فضل حامیدے تیرے
 سب نبیاں تے خلقت سب نے نیر نشان دکھایا
 کراں حساب کہے رب عالم نیکی تے بیایاں
 اے بھائیو کچھ خور کرو سُن ہر کوئی عملاں پڑھسی

فیصل بن خیاض بتاؤں ذکر مضایح آیا
اشاراں ہزاراں سالال پینڈا گوٹ گناہرا
کل غلامی اس رہ گئے سوال پہلے پرکڑے
احکام ارکان نماز دوسے پر تہجے زکوٰۃ پچھاؤں
غسل و وضو کی چھوٹی آپ حق ستویں مقداراں
حضرت اوس کہن مکی رستہ سخت کافر مجھو لال
ہوا بجلی دے وانگوں لکھن بعضے مرد خدا ئی
بریل حال رہے اُس جانی شمار مذاہب آئے
ایک تو رہیں رہن اندھیرے پشیمانی حیرانی
رحمت عالم سرور انبیاء صلی اللہ فرماؤں
سب خطرے تھیں تھوڑا خطرہ وقت ترعلا کیا

پل ست پلصراط بتاؤں اک داطول سنایا
چھٹی ہزار پلاں پر چھتاں بے وزخ پرکڑا
تصدیق ایمانوں ہر سالوں ریشے ساتھ امیرے
چوتھے آپ سوال روئے دہ بجویں حج سناؤں
مال پیوئے حق پچھیدے تے سب رشتے داراں
تلاؤں تیز باریکی والوں آپ ترکھیاں سولال
کئی پرندال ہانگ اڈن کئی گھوڑے جیول لڑائی
فرماں بردار جو رہا سولال نہ غم انہاں کاسے
کپس اندر ٹکراں کھاؤں تلخ ہوئی زندگانی
جنت جادوں اندر تے لکھال خطرے آؤں
پچاس ہزار برس دن عشر مؤمن گھڑی دسایا

فضیلت نماز اور درود شریف

فرض نماز ہوں تھیں پہلاں نماز دو وقتی آئی
حضرت گیاں معربے ڈٹے ملک عبادت کر دے
پیارے بہت عبادت لگی عرض کر رہاں بایاں
رب فرمایا اُمت کہنا بیچ نماز گزاراں !
عبادت ملکاں ست اسماناں پڑھے جو درخیزاں
حضرت حسن کہن میں سنیاں کہے رسول خدا ئی
حضرت ابن عباس حضور ول سن کر ابہ فرماؤں
بسم اللہ اللہ تھیں سال عبادت ملک افروزاں
رہے اللہ جال پڑھے نمازی بخشیا جائے عاصی
اکوڑ پڑھیں سچ رکھوں عمرے پایا

چڑھتوں سورج تھیں کہ ہوں لکھتوں بھائی
قیام رکوع تے سجدے اندر التبات پہ پڑھدے
ایہ انعام منوں بھی بخشیں ہویاں قبول دعا یاں
حکم اساتذے یاد رکھن سب ہرگز نہیں ساراں
کون پڑھے تے کون پڑھسی کرانائش لیاں
بعد لوحید نماز پچھن گے فوج قیامت عیائی
اللہ اکبر پڑھے نمازی معاف گناہ ہواؤں
اکوڑ پڑھن تھیں وقت نزہت سانی آسی
مسی نیکی چار ہزاراں بدلول ہوگ خلاصی
اُحد پہاڑ برابر سونا غریباں جیول درتایا

کرم اللہ تعالیٰ رحمت لظروں دیکھیگا شب و دن
 اَلْقِیَاتِ مِثْنِ دسے پاروں ثواب جہاد سنایا
 اٹھ دروازے جنت کھلے چاہے جس تھیں جائے
 ہر دن پنج غسل جو کر داسیل بدن نہ رہندی
 وقت نذر دے سرور عالم حضرت انس بتایا
 حضرت ابوہریرہ تائیں پاک نبی فرمایا
 چار ٹپے اک قصدا چھوڑے حکم نبی سرور
 رحمت تھیں محروم ہوئے اُوہ جو دو چھوڑن والے
 چھوڑاں کتاباں دا اُوہ شکر چار نمازاں چھوڑے
 پاک محمد سرور کہا گلیساں وچہ بازارے
 فرشتہ کیتا ہے رب سانوں ٹکرنہ بیل بنایا
 اونٹ کہن نہ شیر بنایا بے حد حمد بجا یا
 گدھا کہے نہ کتا کیتا کھ پڑھاں شکراناں
 سور کہے کھ حمد اللہ نہ کیتا بے نمازی
 سرور عالم نے فرمایا بے مناساز جو مرد
 حرام کمالی بے نمازاں نہ رل کھاؤ کھانا
 حضرت ابوہریرہ کہندے پاک نبی فرماون
 دل گردا گھریں انہاں دی جا کر آگ لگا لوں
 سُن آذان نہ آدن جیہڑے کرے لا پرہا ہی
 تکبیر اُٹے نہ منالغ کریو پاک نبی فرمانا
 فجر نمازوں پھول حضرت کہن وحی سی آیا
 شتر حج عمرہ دا اسوں ثواب اعمال کھایا
 ساتھ امام جو سجدہ کروا درجہ بہت نواہوں

حرف قرآن غلام اُتے ہی سمجھ لیاں ہر آزاداں
 دروازے بند رہ دو رخ کرد اسلام نماز کرایا
 نمازوں معاف گناہ سب ہوئے سرور نبی سنلے
 پنج معراج نمازیاں تائیں حدیث نبی دی کہندی
 نماز و میت کرن اسانوں بہت تاکید کرایا
 جماعت ساتھ نمازاں پڑھنا بے حجاب بتایا
 بغیر چھری خود قتل ہو یا اُوہ ایڈ دلیری کروا
 چھوڑیاں ترق تکلیف نیموں چولہی مینہ کالے
 پنج چھوڑن تھیں غضب دبا تا روخ اندر لوڑے
 تعریف خداوند کرن فرشتے مدد ہر دہر پکڑے
 شکر نہ سانوں اونٹ بنایا بیلان اکھ سنایا
 شیر کہے نہ گدھا بنایا تیرا شکر خدا یا
 کتا کہے نہ سور بنایا شکر گراں رحماناں
 دُچہ کافر مؤمن فرق نمازوں کہا سور قاضی
 امتی مول نہیں اُوہ میرا دو رخ اندر سڑدا
 کرو نصحت انہاں تائیں بھلیاں تول راہ پاتا
 وقت نماز جماعت نہ حاضر جیہڑے نظری آون
 میں ناراض نہ کراں شفاعت و نسخ بیان منزلوں
 اعت کرن زمین اسماناں تے جو خلقت آہی
 اونٹ نہرا کرے جیوں صدقہ کیسے جاسنایا
 تکبیر پڑھے جو ساتھ اماں رب دا حکم بتایا
 ساتھ امام رکوع دا بدلا تو دینار دینڈایا
 تو غلام آزاد کرے جیوں آسانی ہوگ بول

نہیں آسمان رودی تن و قتل پاک نبی فرمایا
 گریہ زار بیتیاں دیے غسل جاں زالی کرے
 اسلمی لہارت شگے رب تعالیٰ پر اپناں گرجاں
 صبر کردیے بخشش سنگن پاک اللہ درمائے
 رکوع سجود نمازاں اندر مجزول ہیں جھکایا
 ہے نہ اچھی طرح پڑھائی کرے نماز سنائی
 باجمول عشق نہ زوق دے نول نول لطف آئے
 دیر تکران کہیں عالم نماز روکے بڑیاویں
 پاس اولیا نوان ٹھہریں سکھیں انصاف تجتیں پانویں
 دیکھے مینوں پاک غلامندے میں سنوں دیکھاں
 نفس آمارہ مارن کارن قیمت بنھ کھلوئے
 لڑے بدن خدا سے خوفوں آہ نکلے دل و دواں
 دید طلب و چہ دن کے راتیں نہ خند پریم سوندے
 جن عشق تعالیٰ چھری چلائی سمجھ لوے گا آپے
 یعقوب قاری واذکر سنوں نماز پڑھن اکواری
 دیکھن والا کہے آوازہ چادر اوڑھو دباے
 پھر بندہ اٹھ چادر اوڑھے شریف دیو پر کھائے
 عرضاں کرداد پر معانی کیتار بج تسانوں
 مرد نمازی پڑھن نمازاں بطور مثال سنایا
 قتل کریدے ابوسریرہ جیوں سفیان بتایا
 جاں لوہ قدم اٹھائے تال ہی دروہی پر پڑھدا
 برکت خاص دروہ کی کچھ ہے توں نفع اٹھایا
 میں کہہ نام عبداللہ میرا باپ عباس بتایا!

گری عرش تے لوح قلم بھی کہیں اکھ سنایا
 تکبیر اڑے دے فوت ہو دن تھیں غمبختیں
 کہے زین کہیں اسے اللہ انہاں غرق کراواں
 زندگانی وچہ کرن ہے تیرہ بہت دتی جائے
 کہے نماز تیرا رب حافظ دیسی شان سوایا
 برباد کرے رب تیرے تائیں منافع وقت گیمائی
 نہ انعام معراج ہوئے گا جے تیریں دیہاے
 برکت پاک نماز نمازی پیار ہے خطایوں
 دیر نماز باجمود خداوند ظہیراں خیر رکھاویں
 ضرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس نول کھتی جھیراں
 بے عذر اہود وید رہا ہے مجزول چھم چھم روکے
 ذکر الہوں نفس آمارہ فوج ہو دین کردوں
 جگن دھل پریم شے وچہ طلب ایسی وچہ ہوندے
 فضول کلاماں باجمول حالال سرلوے تان پے
 دیکھیا کہے جو انہاں پرول چادر گے اتاری
 جے بدوھا کرن حق تیرے ملن نہ پھر چاے
 بعد نماز دل حضرت تائیں چادر در کر سنائے
 حضرت کہن آمارن اوڑھن چادر خیر سناوں
 ذکر وود شریف بتاواں کرنا عمل بنسایا
 ابن عباس طواف کریندیاں بندہ اک سنایا
 ابن عباس کہن میں پوچھیا کسب تجلیل نہیں کردا
 کہند حکم کوے رب میں پر توں میں کون سنایا
 کہند امینوں وچہ زمانے شرف بڑا توں پایا

نہیں تھے میں تیرے اپنے مالوں میں گز نہیں بتانا
 آج ایک منزل رستے اندر بیمار ہو یا پیو میرا
 پاس پیو دے طرف سرہانے بیٹھیں ایک ساتیں
 باہر بھالہ گس کوک سناٹوں کوک سے فریادوں
 اچانک پیو دے تیرے دی طرف کھل میں نظر اٹھائی
 انا اللہ وانا الیہ راجعون میں بڑھ سدا
 ڈٹھا شخص اک وجہ مراقب اوہ کوئی نور الہی
 بھروسہ میں دے چن کو لوں وافر اس نور نظارا
 حور جنت قریبانی ہو دن خلق شیریں گفتاروں
 خالق سر جہاں ہمیشہ اس نول تکدار مہدا
 تعریف کریں دی طاقت کتنے باہر حد بیانوں
 بات جہانوں میں دیکھے دی جس نے خواب بنایا
 باپ میرے سے مومنوں چادر مہمان آہنگ
 چمکیا چہرہ باپ میرے دا اڈ گئی رنگ سیاہی
 جان لگے میں تیرا پیر یا حضرت نام بتانا
 میں نے کہیں لگا پھر سو نہا میں نے نہیں پہچانیں
 آکھن خروخ نصولی یاروں میں پیو سیاہی
 حکم نہ لے تھیں مدد دیتی مدد کار ہماری
 میری اکھلی تے ڈٹھا چہرہ باپ پیاسے
 بزرگ کلام درود پڑھال میں اوسے نہ دایارا
 رحمت کرے ریا نام خیل پر جاں کیتا گرج جہانوں
 امام تائیں اس میں خیمیا خادم حال کیا ہیں تیرے
 خادم چھپیا کس سبوں بختیا عمر میں سناٹوں

کہن لگا پھر میں تنگ والہ حج ارادوں جاندا
 علاج کریں دی خاطر او تھیں میں لگا یا ڈیرا
 مسافر وجہ پر دیں بیاسی سیال غم دیان باتیں
 غم آپر غم میں مل سے رونواں ہونا شاداں
 تبض ہوئی روح چھوڑ جسم نول میں پیو سیاہی
 تیرے اس دے پر چادر پا کر میں مراقب کرا
 صورت خوب لباس پاکیزہ خوشبو اس تھیں آئی
 حسن اسد سے داسو راج بردا چھپ کرے گزارا
 صفت اس دی سن تھلا شاعر خبر نہ رہی اشاروں
 تیرے تائیں تھے تائیں جاں اوہ اٹھا ہندا
 بے خود ہو دے جو کوئی دیکھے ملک نول اسکاں
 اوہ کہے شہنشاہ طرہ دار دا پاس میرے پیو آیا
 دست مبارک برکت والا پھیرا تیرے پیاسے
 پاس انہاں میں ادبول آکر مخروں عرض سناٹی
 تیرے یاروں پاک خداوند پیو نول تھلا ناں
 صاحب قرآن ہاں نام محمد بن عبد اللہ عاں
 پر بہت درود سی پڑھالیں پراج اس مدد جاہی
 جو کوئی پڑھے درود میرے پر کرساں سو یاہی
 اوہ سیاہی نظر نہ آئی سفید سے تھلا سے
 پاک محمد سرور عالم دے گئے سبق پیا را
 ابوالحسن نوری سے خادم خواب ڈٹھا پڑشاٹوں
 امام کہے رب غشیا میں کر کے فضل گھنیرے
 آکھن برکت پاک درود کثرت پڑھیں بتاٹوں

ہے افسوس قیامت دے دن جو نہ دیکھیں مینوں
کہن بخیل جہاں نے میں پر نہیں روڑ پٹھایا
سبھ سو روڑ پٹھے خود خالق نہیں سدا کوئی ساہول
اجہڑے گاستر نہاروں جس اک وار پٹھایا
عمل عبادت ہے زیریں پیتہ آسمانے پٹھدا
ابوہریرہ ٹرویاں راہے پینڈ جے کوئی آیا
تو دفعہ بھی ناپیں پڑھدے سمجھیں اوہ اچڑ پینڈے

نور حضور کہن اسے عائشہ بات دساں کہ مینوں
کون نہ دیکھے کہے صدیقہ سرور اکھ سٹایا
جو روڑ پٹھن تھیں تھلا تھلا جنت راہوں
سرور پاک محمد کیا تہر اسل ستایا!
ذوالنورین عثمان بتاؤں درود نہیں جو پڑھدا
حضرت انس روایت کرے پاک نبی فرمایا
رات کے دن دیر لوک جو کھتھے کہ روڑ پٹھیندے

فضیلتِ علم اور عالم کو دوست رکھنے کا درجہ!

میرے علم شہر ذابوہا حضرت علی پیارے
حسدول غارجیاں دے تائیں بات دنوں بھائی
پچھبات علی اسد السدے جواب کیا فی
علم افضل یا مال ہے افضل حضرت کہیں سنا کے
علم وراثت پاک بقیال مال قارون و بالوں
حضرت کہن ہے علم حفاظت کرماتیری جانی
اُوہ گیا پھر تہجا آیا کہے دلیل ستانی
مال دیوے اُوہ سب دے تائیں گئے ورت تائیں
غرجیاں مال کیا پھر حضرت کتنی سمجھ ہو یا فی
اس دی کیا دلیل ہے حضرت کہن بھال گل گردا
اچھا نام علم تھیں نکلے پڑھنا علم ضروری
مالدارال پچھ ہوگ تیا مست کیا حضرت بھاری
کس دلیوں ستواں پچھے کرے شفاعت یارا
نام انہا ندر ختم ہو جاندا کہے نہ یاد رکھایا!

شہر علم دایں ہاں کیا سرور نبی سو ہارے
اَنَا مَبْتَلٌ لِّلْعَالَمِیْنَ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا حَدِیْثُ نَبِیِّیْ فَرَمَانِیْ
دچوں انہاں دیوں گیا لال بند لال صلاح بکال
سکے آن سلام علیکم انہاں تھیں اک آ کے
حضرت علی کہن اس تائیں علم افضل ہے مالوں
اُوہ گیا سرور و جا آیا کہندا وجہ بتانی
مال حفاظت تول ہیں گرد خود ہی فرق بھائی
حضرت کہن دوست رب کردا تیرا علم جہاں
اُوہ گیا پھر چوتھا آیا کہے دلیل کیسانی
غرجیاں علم نہیں کم متدا بلکہ زیادہ پڑھدا
حضرت کیا بخل پڑا بول مال داراں مشہوری
دلیل کیا ہے اس دے اُپر چھوڑیں عرض گزاری
صاحب علم شفاعت کریں کارن اوکھاراں
مالداراں سرگیاں پچھوں حضرت نے فرمایا

علموں نام عالم داندہ رہے قیامت تائیں
 مالداران سے دشمن رہے علی کرم اللہ وجہہ
 ایویں نانویں پھر کچھیا حضرت نے فرمایا
 پھر دسویں نے عرض گزاری حضرت نے سمجھایا
 گیارہواں بھی آکرے سوالاں دلیل کیا بتلائی
 عالم ردا نہاں نوں کر کے پوجا رب کر اوں
 حضرت پر ایمان لیائے چھوڑے عقیدے گندے
 معنی علم عمل جو کر دیا پاک رہے تھیں ڈردا
 بعضیاں نیت پڑھن پڑھا دن دنیا کا دل آئی
 پڑھن نماز نہ روزے رکھن نہیں سخاوت کرتے
 کوئی پٹواری تے گردا ور چاہن بنیا لوٹاں
 ڈاکٹر اں تے وجہ دکیاں کوشش سخت کر دن
 بعضے بعضے عالم بھی ہو دینا ہر ماں کرے
 بھانویں افسر بھانویں عالم کھائے حق حلالوں
 بڑا کسے میں کہندا ناہیں چنگے میں تھیں سائے
 اک عامل اک عابد حضرت کتنا فرق بتاتاں
 صدیق اکبر فرما دن مینوں صفہ راتیں آیا
 سخنزیراں دی شکل جماعت مینوں نظری آئے
 میں کچھیا ایر کون گناہی سرور نے فرمایا
 چار وقت دی نیندر مندی پاک لاکاں غرمایا
 فرض نماز نیندر تھیں چھوڑے وعظاں در سون چلا
 پاس میت سے تے وجہ قبر اں ہوتا ناہیں جینے
 مانا راندھا البیر برہ لوکاں نوں فرما دن

پھر کچھیا اکٹھویں اونویں با حضرت سمجھائیں
 عالم دسویں دوست رہے غیر خواہی وجہ رہندے
 مال ہمیشہ رہی ناہیں مسلم رہے بتلایا
 مالوں دانوں سختی ہوندی علموں دل چمکایا
 کہندے حضرت مالوں بندہ عورتے کرن خدائی
 حضرت کہندے اک سوالوں جواب لکھاں ہی کن
 علی ولی دی برکت علموں تے کفر ول جندے
 پھر کچھیا علم عمل نہ کر دیا جادو نسخہ دیر مٹو دا
 افسر بن کر لکھیں بیلک شرم نہ کر دے کاٹی
 بے انصاف کرن بیرحمی تاہیں رب تھیں دے
 پلٹن پولس بتلاں جے افسر بہتی دولت جوڑاں
 دین نی دا عالم ہوناں کم ہی شوق رکھا دن
 کوئی کم لکھ کر نہ ہرگز سا جوت گھر بھرے
 رب نبی دے حکم تے تال بیشک مرد کما نوں
 عواج زمانہ دشاں پیندا ہو رہے جو کارے
 سرور انبیاء فرمایا جیوں کر میرا چلنا ساناں
 ہتھ پکڑ کر حضرت جیوں دوزخ سی دکھلایا
 سیاں سپاہیوں تے نہاں دوزخ اک جلائے
 اے صدیق علما نوں تائیں نہاں دکھ پچایا
 وقت نماز حشا تھیں پہلاں فجر ول بعد بتایا
 منہ وقت تھن دے چائے ہتے قرآن پڑھاں
 مجلس ذکر رہے اندر بھی نہ ہاں رہا ہے
 کیا کروا تھے مسجد جاد میراث حقیر و ملا دن

پھولدار بازار ای معلک مسجد طرف سے ہے
 حضرت اسلم میراث دیکھی وہ تھا نظری آیا
 لیجئے میراث نبی دی ابو ہریرہ کہندے !
 ماں ٹھوڑا مٹہ ساتھ محبت ہے اولاد کا ہے
 دانگ عبادت درجہ طلا پاک نبی فرمادے
 اولادہ ! اہلی آکھن پاک رسول بتادے
 کہن حضور رفا جو پاسے کلام کرے میں سال
 کہن حضور رہست دن تیکر خوشگوار لیا تاں
 بات نبی نہیں سن اسدالہ رفیق گمراہوں آئے
 حدیث نبی دی علی شاگرد کہن جو دین بہاڑاں
 سر دار جنت دیاں سن کر دواں غول عرض نہال
 شہر گرا زول پڑ من پڑ اولن تیرے حکم سناوے

اے کعبہ نگار نظری آیا ابو ہریرہ کہندے
 کہیں تم کو کہتے ذکر کریندے پھر علم سنایا
 اس کو بھی بات نہاں دی پراس میں غافل رہندے
 بہت نظروں دیکھے کعبہ نظر عالم دلربا دے
 محبت بیٹیاں اک گھڑی سو سال جدت پاو
 ملید غمراہی جنت جائے بہت عالم غشاوے
 کپڑے پار پھیناں اصحاب کہن علم جس کاراں
 سال شد داخل کما یا منافع اُس دا جاناں
 بہت خاتون حضرت عائشہ روئے سبب مجھائے
 انہاں دیکھیاں مل ہوئے گاتے حورو پہ اجاراں
 عالم علم زیادہ کرنا پڑ من جو ہر ہر جانی !
 راہ ہدایت پاؤں شوقوں غدا بہ کنوں نی بھلاں

دو نسخ کے سات طبقے وندیت الی و نسخ کا بیان

عبداللہ بیٹے عمر تاملن بندے دوزخ جادون
پھر دوزخ و پھر داخل کہے سقہ متعطل ہاں تامل
دندنی گہرا یوں باہر یا کر مار کر اندر سے
ایسا کرنی لعنہ نہ ہر سی جو مذاب نہ پائے
حکم مطابق ڈنگ کریں نہ جتنے نہ متعطل سے
چالی سال جواب نہ آئے لہ جواب میرا دے
دوزخ میں کدو دنیا بھیجیں کہیں پھر زانوں
نعمی دار بنایاں دیتیاں جتنی دیر لگا دے!
کہا کرتے کہ عبداللہ بدل آواز ال جادون

بد وائے بریں فرستے کچھ مقبولیاں آدن
 پالی سالان غوطے دے کر پیر پر ٹل تارن
 سہلے راکھل غوطہ دیون اندراک جلا ندے
 سب پھونٹ کساکٹ کھا دن اندراک جلائے
 کہن فائنل دوشخ تائیں ب مسالوں جھٹے
 ہمیشہ دوشخ اندر بل سو پاک اللہ فرما دے
 ہر یکم قبل نہ کھاں کریں جیوں پھر جاہویں
 اتنی دیر جواب نہ ملے چپ سڑو فرما دے
 شل گدھے دی لہن سائے دوشخ دھرتا دن

ہزار برس فریاد کرن گے نہ رب نے پکاراں
 مہرول بھی نہ ابروئے گاہل نہ جہنم نار اں !
 سخت پیاس جلیں تھیں رو کر تنگن بارش پانی
 ظاہر باطن واقف حال الہیہ پاک سناون
 اسے اللہ سب تینوں معلم بارش طلب کراون
 کرن اُمیدال بارش بسے ہویاں قبول دعائیں
 دو ہزار سال اک ڈنگول زہرول اثر نہ ملے
 جلدے سینے پانویں بارش ٹھنڈی پس پے جائے
 سمجھن بارش ٹھنڈ کرے گی دیں اُمیدال لایاں
 سال ہزار ہا تراش زہرول ڈنگ اکوار چلایاں
 کفر فسادول باز نہ آئے کر دے نافرمانی
 حکم ربے تھیں اک جلائی اک ہزار سال
 مرنخی رنگ ہویا پھر اُس دا پھر سال ہزار چلایا
 رنگ سیلہ ہویا پھر اُس داخل کے وانگ انگاری
 چھیک سوئی دے گئے جتنا دوزخنول ہو جاندا
 دوزخیاں دا بکڑا لٹکے وچہ زمین اسماناں
 دوزخیاں تول ٹکڑن کارن جو زنجیر لگاوں
 کسے عذاب جے مغرب ہوئے سختی اسد پاروں
 تھوہر سپاندیاں سریاں وانگول دوزخیاندا کھانا
 جیس بدل جبریل آیا سی انس دایت کرے
 عقربت دوزخ دی میں دیکھی جبرائیل سنایا
 حال چھیاں دا کہ چپ ہویا پاک نبی فرمایا
 جبرائیل کہے نہ پچھئے حضرت کہن تباوے

مہرول ابروئے چپ ہون تکر برس ہزاراں
 فریاد مہرے اکو چہا ہون نہ چھٹکاراں
 تنگدے رسن برس ہزار سال اسے پاک بھائی
 رب فرماوے کیا سناون جبرائیل بتاون
 بدل گھٹال دوزخ دے اُپر حکم ربے تھیں جھاون
 تدخیر دے بچھو بدول گر گر لٹن اُنہا میں
 پھر سال ہزار کر لیں عرضال لے کٹش آئے
 بدل کالا دوزخ اُپر حکم ربے تھیں چھلے
 گردن اُونٹ میڈے سپ بدل گر لٹن کو دایا
 کمال عذاب عذاب الی پر رب قرآن سنایاں
 کدی آرام نہ ملے انہا تئوں اندر دین جہانی
 سرور عالم نے فرمایا پیدائش دوزخ حال
 رنگ سپید ہویا سی اُس دا پھر سال ہزار تپا یا
 کھا کر قسم سنور ربے دی کوی حقیقت ساری
 تیزی گئی تھیں سب عالم مل جل کے مرجاندا
 مرجاوں بدبو اُس دی تھیں جو کجہر جہاناں
 اک گز ٹکڑا اگر سے بیٹاں کھل زمین پر آون
 مرجاوں سب مشرق دالے ایسا قہر تہارول
 گرم پانی تے پیپ ہو دا ہوئے اُنہاں پلانا
 پچھیا سرور کیوں جبرائیل شکل آیول بن ہرے
 ست دروازے دوزخ دینے پہلا ہٹھاں آیا
 جبرائیل کول ستون تاپیں حال سنایا
 اکھیا مڑے جو تہرہ با بھول متی لوک تسکے

گناہ کبیرہ بہت جہانم سے دھپہ جہنم جاؤں
 سر مبارک جبرائیل سے اندر گود اٹھایا
 کہن حضرت غم امت میںوں روکد گھر لوں آئے
 سرور امتیال بات نہ کر دے سب امحب بلاؤں
 اٹوٹہ چادر پھر جنت خاتون نوبر والد لول کی
 قترۃ العین کیا سرور نے کھول دتا دروازہ!
 لے بابل میں واری جانواں حال کیا فرمایا!
 دور کتال پڑھ کر حضرت دعا امت حق کو
 پاک خداوند کیا سرور تیری امت تائیں
 دیا ہر دکنے بندے چاہن موت جہنم!
 مانہ بدوق مرل خود اپنے چاقو پیٹ لگائے
 اک اندر کئی چھال لگاؤں طریقے مرل کئی نے
 جان اپنی نوں آپ جو مارے سخت عذابوں
 قسم قسم مذاب زندہ خدائیں انت شماراں
 کئی کتاباں بن جے لکھنے کرے استغفاراں
 سمجھیں سچ تاں سمجھل و بلا کرے موت چاروں
 قورٹا قورٹا ذکر کراں میں سوچو جہنم داروں
 پیر میرا فرمائے میںوں توڑیں استی تائیں
 جسم اپنے دے وال برابرے کتوری کھانویں
 اپنے آپوں نکل جلدی بکڑا قلندر پلا!
 ہتی دوزخ سمجھ پیاسے ایہا خمدیاں سولال
 سب اٹھو میں اندہ متی ساتھ لیجانویں تائیں
 چھوڑ متی سر متی اندر نکل جہان سب کاراں

نام امت دامن کر سرور ہو ہوش سدھاراں
 ہوش آئی تاں حضرت تائیں جبرائیل پچھایا
 تنہوں گھروں دربار نکلتے امحاباں پتے پچھائے
 مدین الکبر سب یار تمامی رور حال پچھالوں
 سلام و حکیم جاوے مانجے آبا نول فرمائی
 بی بی چہرہ دیکھ بابل دا غم تھیں کرے آوازہ
 امت میری دوزخ جاسی سرور اکھ سنایا
 جنت خاتون تے امحاباں آئیں آئیں پٹھائے
 جس ایمان دتہ پھر عیا مذاب کراں گاتائیں
 ٹون پانی مہرہ کھادوں گل رستا پا جھولوں
 گڈی موڑی ہٹھاں اک کر جان عزیزہ گواندے
 دوزخ اندر جان نہ ملگے گیا جہنم دل دے
 تھیں جان ہمیش لکائے رہے ایویں ہی کردا
 سردی گرنی سٹن پہاڑوں کی کیساں کاراں
 لیا ایمان قرآن پیغمبر میں لوں گفتاراں!
 تابعدار جو رہا سولال انہاں سدھاراں
 زیادہ لکھیاں بھی نہ سمجھن جہاں ازلوں ہاراں
 دھپہ بقانہ خالی ہو میں ہوگ خلا می تائیں
 مجلس عاشق صادق اندر کھڑا ہوا فرمانویں
 سچ کچھیا سکھ نکلیں دا ہو جائے مددہ بھستلا
 ہتی ساتھ شریک رہیدا استیوں تہر نزلال
 کٹ کٹ کھائے رہن ہمیشہ پاسین سخت نمرائیں
 طلب جنت نہ ڈر دوزخ دا طلب بھیداراں

فضیلت جنت اور ال جنت کی را

مرد عالم نے فرمایا لوگ جو جنت جسا دن
چہرہ سوج داگوں چمکے ہر گھر چائیں لائے
اُپر ولے روشن چہند دل بیٹھ جو دانگ ستارے
اساں بھی پڑھی نماز تے روزے دا گول رکھا
ایہ رکھن جھگٹے تیس رچ رکھویں پڑایہ بتے
رکھ نوکر مودھے بیٹھے تسان محنت ساراں
تیس جمع کر دایہ خوج کہ بندایہ جاگن تیس سونے
کیوں دعبہ لے ایتنا داسوج کر و شرماد
حضرت عکرمہ نے فرمایا ہوسن عمر جواناں
سٹھ گز لمبے بارہ چوٹے ہشتی مرد بتا دن
تتر وار تتر رنگ مٹے گھڑی گھڑی بدلا دن
ایر و پک سرے سے باہر بھول ڈال کدھر ہوسن
ذکر حدیث مبارک اندر جس کھانے نوں کھا دن
کئی طرح دے کھانے کھا دن کئی طرح دے پانی
بول بجانہ کوئی نہ حاجت پسینہ خوشبوداراں
اک لیٹ سونے دوجی چاندی اذفر مشکوں گارا
رحفران مٹی ہے اس دی باتوت موتی دار وڈا
سونے چاندی جڑھاں مدختاں شاخاں موتیوں آں
جس بھل جمان کرن اشارہ آپے مڑ دیر آئے
بہت نہراں دیر شہد دل شیر دل کوشہ تے کافور دا
حضرت وہیب روایت کردے جنت حد جو آئی

سدا اتمام رہے گا اوتھے جو کچھ جمان پاواں
ہیٹھاں ولے اُپر دیکھیں جو علیین آئے
ہیٹھاں ولے اُپر لیاں نوں کسلی کداز بھگے
اُپر دایاں طر نوں اندر آپ جواب منے
تیس پہنوں ایہ فگے پھر دے تیس تازے ایہ
یہ کر محنت کھان کھلا دن پتہ نہ پیش بہاراں
تیس غافل ایہ یاد کریدے تیس مہویہ رونس
عزت دیکھ ایتنا دی ہاشمے کیوں دل نوں ترساں
یتی مرداں عورت سولاں سالاں عالی شانان
چھ گز چوڑا تر یہ گز لمبا عورت قد ساون
شیشے دانگ بدن دے دچھل چہرے نظری ولے
د کوئی غم تکلیف نہ کاناں دنیا دے دچھ جوسن
پیلے قے مڑو جو آئے ہرد دوجیدا پا دن
اک گھٹ دے ساتھ نہر سی بڑھ کر لذت جانی
جو گھر جنتیاں کوں من ہتی رینت داراں
موتے طورتاواں حالہ بھیت سبے نوں ساراں
لباس بدن پاکیزہ ہوسن میل نہ کدھرے بھورا
بھلاں بھلاں تھیں بھریاں ہویاں بہت عجب
کھڑا بیٹھا یا بیٹھا ہونے کھانے لذت پائے
تسینق ریت حق بھی نام نہراندے پاک تہرب طہور دا
پاک خداوند یا بھہ نہ جانے چوڑائی لمبائی

درجے اٹھتے اٹھ دروازے جنت رب بنائے
 زکوٰۃ والے دھرم تھے مہر چوتھے رولیداراں
 غیموں معائنہ کرن کزول اول وہ چھوٹی تھیں جاون
 غیر محرم پر نظر نہ کر دے اودھ اٹھیں تھیں آون
 دارالخلد جانیہا پہا عامال ملن لکھائے !!
 دارالسلام تیجا یا قوتوں ماہر فقر احائے !
 سفارش رشتہ مل نہ چاہی حق عدالت کئے
 دارالقرار فقیر برتیا پنجمال جنت خانان
 چھٹا ہم زور سرخول غلام کینز شہیداں
 خالص نورول جنت المامے ستویں نام ستایا
 جنت الفردوس ہے نور الہی اٹھواں چمک کھائے
 سرور عالم نے فرمایا طوبیے رکھ دڑیا
 اک کھ ستر ہزاراں شاخاں ساتھ عرش لگتاون
 میوے رنگ رنگیاں لذتاں جیہا چاہوں کھاون
 نعت کہاب نصف بن گزشت پکا پکا کھانے
 ساتھ ہوا دے پئے مل کر عجب آواز کھانے
 این عجم فرمایا عیسہ حور اک جنت آئی
 خمیر گندھایا آب حیاتول نور شکل چمکائی
 دھندلایا لب ڈالے جگر دوسب مٹھا جائے
 حکم قبولے پاک رہے دا مثل میری اودھ پائے
 لگن سونے دے دس تھیں دس لگوٹھیاں ٹائیاں
 چادر گئی ہے اسمائول ظاہر رب کر ائے
 خام جنت رب بنائے غلماناں شکل پیاری

نبی شہید سخی سب پہلے نمازی دوسرے کئے
 مال بیو خوش جنہاں خوش رکھے پنجاں نہاں کراں
 ستورول رب رسول تیا مست پر ایمان لیاون
 اٹھ درجے جنت والے دس سال جویں رتوں
 دارالمقام سونے دا دوجا سخی جتنے سب جانے
 سبز زمر دول عدل چوتھے دھرم قاری زاہد کھائے
 سخی حاکم پر شا ناولے قدم اوہ دیوہ دھرم دے
 نوڈن حافظہ پاک حرم تھیں ریاون اس پر کشتاں
 مالک اپنے راضی رکھے غمبول نیک سعیداں
 یاد خدا دچہ جاگن راتیں متقیان ہتھ آ یا !
 عالم عالی نبی اودھ دے دھرم الد پاک رکھائے
 جڑھ موتی تھیں شاخ زبردیا پتر گھنیرا
 کوئی گھرا یسا جنت دانہ جس پر سایہ پاون
 پرندے آپر طوبیے بیٹھے کرن اشارہ آون
 بعد کھاون پھر مٹھوے زندہ چڑھ طوبیے برجانے
 کدی نہ سنیا ایسا گے انر دلال پر پانڈے !
 کسیر مشک حنبر کا نورول الد پاک بنائی !
 خلق ہر دے سب عاشق اس کے دیو دکھلائی
 آپر اس دے لکھیا ہویا ہے کوئی استون چائے
 دھنہ کندھیا نوچا پاک کوہ پینڈا پاک نبی ٹرائے
 جواہر موتی غلخال پیراں نول سونل عجیبایاں
 سورج چند تاریاں حاجت دینا نہیں دکھائے
 کمروں سر تک مرداں صورت باقی حور تری

خدمت مرد عورتاں اندر خوشیار کراون
حضرت اوس کہن جاں جنتی جنتی طے جان
بالا غلے پر جاں ویکھن حورال نظری آون
کہن جیب میرا کن تول ہیں میں رافنی ہاں تیں
ستر کھروپر تخت ہون گے تر فرشت تخت پر
بی بیل نیک ہو رب رسول کتنی تابعداری
حضرت مہیب روایت کر دے پاک نبی فرمایا
جنت اندر مثل کرن غیب آوازہ آوے
ظاہر ہو کر پاک خداوند جدول جمال کراں
سردیہا قبضے میں دے جان جتہ سب میرا
نعمت نازدہ حورال جنت فیرے کس یکے
چمک اکھاں وہ نور الہی جاں پائے چمکارا
حدیث دی باہر حسابوں کوں حساب لگائے
بائل ہون گھائل ہون نور الہی سنٹھے !
جنتی اکھ خداوند ویکھن اپنی اکھ لگا کے
ویکھو میرا جنتیاں تول پاک جمال الایوں
دیکھ خاطر دید الہی ہنوں مینہ بر سائے
دیں آوہا سال ہاجز بندہ جنتیاں جبرستائے
ذکر انبیاء ذکر کراں کچھ تقصیر پاک قرآنوں

غلمان انہم وکھنوں پاک اللہ سراون
ہر اک ساتھ فرشتے تر جنت دخل کراون
اپنا اپنا غار بندے کر گھر دے اندر جاون
کدی ناراض نہ ہوئے اس تھیں کہتے خوشی تھیں
ہر فرشت پر ترزد و جسر کرن خوشی تخت پر
بہت بندہ مراتب پاون حورال پر سرداری
دبی لب دیدار جنت دہ پختہ مہر کرایا
دعوت اللہ پورا کر سی عجب اکھایا جادے
دید طلب سے جتنے عاشق رہن دہہ نہ آسن
اس دی قسم اکھا کر اکھاں دیدوں لطف گھبرا
اکھیاں تائے میں نظر سے ہر کیا کوئی یکے
بے مثل داکرے نظر اسب تھیں کرے گنارا
لکھ سوچ اک ذرے واٹوں تکتے تھیرے
نہ نہریاں نہ مریاں داخل باجمہ چھری سے کھٹے
دل دے کے ہویدل جاون جھڑن میں خوش کھاکے
صورت حسن اندر گم ہون اسکے نال نگاہوں
کالیہاں راتاں سے دیکھو پہر غم سے تکتے پہاڑے
پاک بے سنگ لچرل میٹھے ترے صلہ پائے
میل سے تول صابن واہ واہ نام جنتیاں پریشانوں

تور مجھ سے صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف میں

اے سید مراد و عالم مال پور خدا کرانوں
جاہر تول سردار نبیاں اپنا نور بتایا

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کہے سچا نوال
ہر اشیاں پاک خداوند پہلاں کسبیا بتایا

میرے نوروں اک لکھ برسوں پہلے پاک الہی
سیر کریندا تیرا میرا سی جہاں کوئی چیز نہ آئی
زمین آسمان سورج چاند تارے قوم نہ جن انسان
بھیل گیا سب نور جو تیرے جس دی حد نہ آئی
کے ارادہ پاک خداوند اس تھیں خلق بنا نواں
لحم بنائی پہلی جنر تھیں دو جہوں لوح بنائی
چوتھوں صفے چار کے پھر خالق مرمی آئی
دو جہوں نور مؤمن دے دلہ معرفت الہی
فرمایا حضرت پاک بے نول میرا نور پیارا
جو تھی قسم جو نور میرے دی امانت رب ٹکائی
نور میرا جو طہ اصل سبحانہ پاک ہی فرمایا
حضرت آدمؑ نے آوازہ عرض کرے رب میرے
اے آدمؑ فرمایا رب نے یسوعؑ نور بڑھایا
تیری پشتوں پیدا کر سال اوہ محبوب ہمارا
حضرت آدمؑ طرف عرض دے نظر مبارک پائی
نول طول رچیا اثر وجود دے یارب کول پہائی
اولاد تیری وچہ سید انبیا پاک اللہ فرمایا
بھل گئے جہاں حضرت آدمؑ نافرمانی ہوئی
روندیاں جہراں جاری ہریاں فرش زمین آکے
برکت عزت نبی محمدؐ بخش خطا رب سایاں
کھا کر قسم خداوند عالم آدمؑ نول فرمایا
گل زمین آسمان جو عالم ہے کہندہ بل بخشاندا
حضرت آدمؑ پاسوں بی بی قرآ امانت پائی

نور بنیاں ظاہر کیتے جو خلقت آہی !
لوح قلم نہ جنت دو لوح نور فرشتہ کا
پاک خداوند نور میرے تھیں پیدا کرے جہاناں
کیتا سجدہ نور میرے نے آگے پاک الہی !
صفے چار کے اُس نوروں چیز انام بتا نواں
مرش تہیجے تھیں پیدا کیتا سی پھر پاک الہی
پہلیوں نور مؤمن دیاں کیتیں کیتی نور صفائی
نور زباں تہیجے تھیں کیتا کلمے گرن پڑھائی !
ایسا ہو رہا پیارا تاپاں جو ہے عالم سارا
عرش اپنے پر پاس رکھا دے بہت محبت آئی
جس دن سر جہا حضرت آدمؑ اس سجدہ نور رکھایا
کس دی ایہ آواز میرے دیہ کردی ذکر جیتیرے
خاتم نبیاں سب تھیں افضل تدہ آواز سنیدا
کلمہ لکھیا ویکھ عرش پر پڑھیں نہ بانی سارا
کلمہ طیب سطر نورانی پڑھیا لذت آئی
نام اپنے دے نال لا یا محمدؐ رسول آہی !
اُس دی خاطر خلقت ساری نے میں تدہ بنایا
ڈھکے ڈھونڈ بخشش والا کتے نہ لدی ڈھونڈی
ڈاڈا عابیناک دن ہو کے کرا عرض سنا کے
عابون بھلا اوگنہارا کریں معاف خطایاں
پیاسے نبی محمدؐ خاطر بخشاں حکم سنایا
وسیلہ سرور رحمت عالم موٹیا مولیٰ نہ جاندا
نور خزانہ دوہاں جہاناں پھر دی شکم اٹھائی

بنی حواریہ اس تہیں پیدائش جوڑا ہوئی!
 یہ کرامت نور محمدی اللہ پاک دکھائی!
 سرور دو عالم نے فرمایا اندر پشمال پاکال
 کشتی حضرت نوح سلامت برکت نور ہمارے
 حضرت اسماعیل نبی نول کر و ذبح نہ کر دی
 کہ خداوند نور اسدا پاس تھائے آیا!
 مرضی رب دی جان چھڑے انہال راہ دکھائے
 راہ سلامت دے خداوند طفیل حبیب الہی
 نور کیمبارب سرور تائیں روشن بہت کمال
 نور سورج دا گھڑا بڑھرا وہ نہ گھٹتے والا
 اس عالم تہیں پردے ہویاں چھکے نور حضور
 نور محمدی پیدا کر کے حکم خدا سر مایا!
 نبوت درجے ایں طفیلوں دیال اللہ فرمائے
 انا اخذ اللہ فیثاق التبتین اذلی عہد کرایا
 دیادے وہ آسب نبیل نبوت نبی ستائی
 فایدے ہتے سب نبیاں نے طفیل حضور حق
 اصل نبوت سرور انبیا نبی محمد عالی!
 نبوت سرور کنوں نبوت نبیاں درجہ آیا
 درخت بڑھوں جھول شاخ پتانوں نابیک حاصل ہوں
 اولاد آدم تہیں حق تعلقے عہد لیا ارواحاں
 سب تہیں اول روح محمد ہاں نول سب سنایا
 پیر روح نبیاں تے کل روحاں کرا قرار پکائے
 مواہب اربعہ دے وہ لکھیا حضرت حق نالی!

لے پر شیت نبی اک ہوئے دوجا ساتھ کوئی
 حضرت شیت پیشانی اندر نور کسے رشتائی
 پاک رحمان وہ نور اسدا اگر دار و شن خاکاں
 برکت نور خلیل نبی نول نار ہوئی گزارے
 امانت نور اسدا اُس سپہ حکم تہیں ڈر دی
 قرآن مجید تے سرور عالم حق پیغام لیا یا!
 کدھ اندھیر دل طرفے جان نور ذریعے آئے
 ایمانوں سینہ روشن ہوئے جامدی کفر سیاهی
 سورج تہیں کئی حقے بڑھرا وہ بے مثل مثال
 سورج چھپ کر ہول اندھیرے نور حضور آجالا
 سیاتی برکت اُس عالم تہیں بلدی شمع کا فوری!
 طرفے نور تمام نبیاں کریں دھیاں سنایا!
 نور نبیاں نور محمدی اُپر ایمان لیسائے
 نبوت جی گواہ بنیر قرآن اندر سر مایا!
 اے قوسل ابریح گو اہی محمد رسول الہی
 سرور انبیا کسے نبی تہیں تائیں فیض اٹھائے
 بڑھ سب نبیاں نور محمدی جھول دہنتے والی
 ذات نبی تہیں ذات نبیاں شرف بزرگ پایا
 بڑھ محتاج نہ پتال ڈالال بڑھ پر رکھ کھلودن
 دیہو گواہی اپو اپی ہاں رب تسلیع چھا ہاں
 مقتدا امام سبحانے بھارتو حیدر اٹھایا!
 مقتدی ہاں پتلی اماموں نہ کوئی فعل کر لے
 کریدار رب صفتی اللہ نول ہی جودن نکاجی

حق مہر دی کرد ادائی کہن فرشتے نوری
 کہن فرشتے تول تن واری دعا درود پچانویں
 حضرت آدم شرق کمال پڑھ درود پچایا
 قیمت عالی مائی خوا ملیا مہر عیسبہ
 ظاہر اسن صدیق یوسف نول رب عطا فرمایا
 و ہتھیل سار گئے نول خود نول کھان ملینے کافی
 کرد و چار سو حضرت یوسف انا سن رکھائے
 لکھ یوسف بھی تو اس جیہا اوہ ہے لور الہی
 بے انداز طفیل جہان سے خلقت بخش جانے
 نفسی نفسی نرسل رور و اس دن کین بکائے
 اے پڑ ڈھے با بچہ تر جانے کیا اوہ نور حضور
 دیکھے نور ہے پھر قدیم کس بابہ طاقت ہوئی
 اسے شید سر مار نییاں تن بن کوئی نہ میرا
 تسال غلام عالی دیجے کرد غلام فلا مال
 بیشک صفت نبی سرور دی سینے نول ٹھنڈ پاند
 میں عاجز نول مان تسار اہر مول شعر بناواں

کہن مفسی اللہ کی دیوال کیا اوہ چیز منوری
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَشْرَقِ اَکْھ سنانویں
 ہو گیا مہر ادا بن تیرا کمال اکھ سنایا
 حجت و چہ دیوار الہی مدے مہر نصیبہ
 قطار مالے فائقے مالیل تائیں حسن دکھایا
 دل انھویں نول ہوشال اول ایسی لذت پائی
 حبیب محمد پاک بے دا کون حساب لگائے
 حق دی برکت حشر و بہار سے سختی ہے نہ کافی
 صفت اقصی شایقیں ہتر عاسیاں بیجے پائے
 با بچہ شفاعت پاک محمد کے نہیں چھٹکا سے
 دیکھ عاشق پئے تڑپن بحر و ملنگن صل ضروری
 میں ڈکھا پھر ہو ہو مٹھا ہو مل غرض نہ کوئی
 سخن ستارے جاوے مال سے تک کئے رخ تیرا
 تسال طفیل ہو سے رب راضی پھر دینا انعاماں
 اپنی بولی اندر مہر خشن درود و پچاند کا
 دنیا جتنے ال طفیل کون خشن یارک چاہنراں

بیان عزائیل علیہ السلام

قصص الانبیاء سے وہ کھیا شیطان پیدائش حال
 شیراک تے بھیا نول دوجی جمع آپن چہ مہیا
 برس ہزار کتا اس ہو تھے سجدہ کفر واول
 زمین دنیا پر آیا مکہ دم در مہر رب بڑھایا
 برکت ہزار پیدار چہ سجدے اوہ پہلے اسمانے

صورت دھم وہ دروغ کہتی حق تعالیٰ
 جیہا عزائیل انہاں تھیں رب تدبیراں حویال
 پھر برس ہزار کتا ہر طبقے اہر زمین بتا دن
 زبرد سزوں سے دو باز واد اسمان سدھایا
 خاشع نام ہوئی شہوری ہوتے فضل رب نے

چڑھ گیا نیر دُوبے اسمانے عابد نام سدا یا
 برس ہزار رہا پھر سجدے صالح نام بلا دن
 نام رلی اُس جانی اُس دا پھر پنجویں چڑھ آیا
 چڑھیا نیر پھیویں اسمانے سر سجدے دُوبے پایا
 برس ہزار کر کے پھر سجدہ کھلیاں حمت ہال
 سجدے تھیں سر چاکر اکھے اے میر رب سائیں
 دعا منظور کرے رب عالم لوح محفوظ چسپا یا
 کوئی عبادت چھ کھ برسوں ہی خاص کر اسی
 مرد و نابین کہے گی خلقت نام تمام جہانے
 عزازیلے نول رب فرمایا جو نہ حکم قبولے
 عزازیل کیا اُس لعنت دیدہ نزار رب سائیں
 عبداللہ بن عباس بتاؤں ٹپکے تہاں نہت خرقاں
 جو نہ کہے اطاعت ہی لعنت اس پر ہی
 جا جنت دُوبے عزازیل حکم کرے حق تمہارے
 ٹوری میر چڑھ جنت دُوبے دُوبے دُوبے درساں
 اکٹن کرن فرستے ہاں کتے جے ہون خطایاں
 زد ہووے اک لوح محفوظوں نظر فرشتیاں آیا
 کہن اک سجدیوں ٹنکر ہو کر مرد و دُوبے گاکوئی
 عزازیل اُنہاں تھیں مَن کر دُوبے عرض الاہوں
 ملائیک سن کر ایہ گل اُس دی کر جا بچپ ساہے
 گشت نخل نسا دُوبے جتناں دُنیا اُپر پایا
 لے اجازت حکم رتبے تھیں اُپر زمین دُوبے آیا
 کہ کانال دُوبے جھٹے جھٹے قتل کرائے

برس ہزار رہا پھر سجدے چڑھ تیسے آتے آیا
 ہزار برس پھر چوتھے اُپر سجدے دُوبے دُوبے
 برس ہزار کیتا پھر سجدہ عزازیل سدا یا
 برس ہزار گیا لنگھا دُوبے پھر ستویں پر آیا
 چڑھ عرش متلے سجدہ کیتا برسوں چھ ہزاراں
 قدرت دیکھاں کر اُن بات لوح محفوظ کھائیں
 نظر کرے دُوبے لوح محفوظ لکھیا حوت دسا یا
 اک سجدے تھیں ہر انکاری مٹانے سب کھڑا ہی
 چھ کھ برس کھڑا رہا رو نہا چڑھ کر حکم ربانے
 کیا مزاریں تول جہانیں ایسے اُس جہولے
 لکھے اس نول رب فرمایا ہرگز ٹھٹے ہاہیں
 نَعْنَةُ الْمَرْمُومِ نَا أَطَاعَ اللَّهَ بَارِئاً ہزاراں برسوں
 منے عربوں کراں پنجابی سمجھا دے جو سب ہی
 سال ہزار جو دنیا والا اک دن جنت والا
 ملک مقرب و عطا شنیدے اک ہزاراں برسوں
 عزازیل شفیع کراں گے بخشے رب بڑیا یاں
 ردوں پن پٹے تمہاری عزازیل پچسپا یا
 خوف دلال دُوبے گیا سا نول ملی نہاں ڈھونڈ
 میریاں پھر تھیں کنا ایہ جس ڈرن خطاؤں را
 عزازیل کہے کہ اللہ منوں رستہ سلا رے
 مار کراں برباد اُنہاں نول دیویں حکم خدایا
 چار ہزار ملائیک ٹوری اپنے ساتھ لیا یا
 زین فسادوں پاک کرائی پاک اللہ فرمائے

بیان حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ

فرمایا رب فرشتیاں تائیں خلیفہ زمین بناؤ اے
ایہ کہن خرابی دجہ زمین دے ظلم کریں کا سے
اس دجہ حکمت رب فرمایا مسلم تسال ایہ تائیں
مٹی مٹھ لیا جبریل اللہ حکم کراٹے
چاہیں مٹھ بھراں میں مٹی قسم زمین کراٹی
مٹی تھیں رب کرے خلیفہ اولاد جو اس تھیں ہوئے
میں عاجز پر ان سب ہوں بھل نہ سکال قہراں
میکائیل آٹے پھر حکموں سن زاری مٹھ آٹے
عزرائیل تائیں پھر رتے جانوں حکم سنایا
جس دی قسم کریں توں مینوں میں اس حکموں آیا
حال معلوم خداوند عالم ملک زمینے وانا
ہر مائیدار روح قبض کریں توں سبھتال دی فرمایا
اے مٹھ مٹی حکم ربے تھیں طائف کئے چپکال
دو برس ایہ حالت ہوئی صلابہ چوتھے سالوں
اٹھویں سالوں آدم صورت اس تھیں ثبت بنایا
آدم حابث دیکھ زمین پر دیکھیا نظر خاروں
ثبت آدم پر کت سسٹ جاندا آکھے بے بسائیں
عبداللہ بن عباس جادون عرش مٹھ جائیں
گیزہ کر قطرہ عرق اس جائوں اُپر زمین دے آیا
حکم لا اہل جبر اسیلے قطرہ عرق اٹھایا
مٹھ کر پیشانی آدم نلیسا جبر اسیلے

فرشتے کہن اسیں ہر عالوں پڑھیں محمد ثنا توں
اک دوسرے جانوں کرن گئے عیب کریں بھارے
میں خود جاننا تھیں نہ جانوں دتال خبر کسائیں
جبرائیل زمین پر آیا ہوں کہہ جس جائے
میں عاجز مٹھ بھریں نہ میں تھیں واسطہ نام خدائی
بہت اہل تھیں عامی ہوں رب خدا میں دعوئے
جبرائیل مٹی گل اس دی آگئے کر جہراں
امرائیل آوں مڑ جانوں واسطہ زمین سنائے
عزرائیل زمین پر آیا قسم دین کرایا
کر ہی مجز زمین ہزاراں اُدھ بھر مٹھ لیا
کراں خلیفہ اس مٹی تھیں کیا حق تعالیٰ
جیوں جیوں حکم کراں گاتینوں دتے تیرے کیا
رکھ دتی گل مٹی ہوئی برسیاں رحمت باراں
فتار ہوئی دجہ برس پھویندے بدلی پہلی چالوں
سے متبر ہزار فرشتہ دیکھن عزرائیل بھی آیا
داخل ثبت اندر ہو مڑ پانگنی تک شماروں
تالیقار بنادے اس کا حکم قتال گانا ہیں
سرور عالم روح تسبیح ال پڑ خدا اللہ تائیں
رومنہ انور مٹھ سرور عالی شان بنایا
مشک عنبر تے خاکوں قطرہ کر کے جمع ر لایا
نلیا نور ہو یاد و چنداں ثبت آدم اس جیلے

دن چالی تھیں پچھوں آدم روح پیدائش پایا!
 بُت آدم وچہ جان پچاؤ فرشتیاں جان اُٹھائی
 اُٹھا اُڑو رخ اُڈھل فی تیرہ الجسدیہ آوازہ آیا
 اے اللہ روح عرض کریندا کیف قالب ابھیرا
 اُڈھل کر اُڈا خرچ گزہا فیر آوازہ آیا
 کھولیاں اکیں حضرت آدم جان خلق وچہ آئے
 مٹھ ٹکا کر حضرت آدم اٹھن قصد کرایا
 مَلِیْنُ الْاِنْسَانِ عِزُّ لَا حُکْمَ قُرْآنِے آیا!
 یَرْحَمُکَ اللہ ربی طرفوں جواب حضرت پایا
 حکم رب تین حضرت آدم اُپر تخت بٹھایا
 ایہ سجدہ تعظیمی آیا سارے سجدہ کرے
 سجدہ کر تر نکال چکے شیطان کھڑا دسیا
 رب فرمایا اے ایسا سجدہ یوں کیوں ایسا
 اپنے ہتھ دو نہال تھیں اس نول میں ہتھاپ بنایا
 انا خیر میں ہوں بہتر آکے شیطان ستایا
 رہ نہ فرمایا نکل جانوں تر و دو بعین کھاری
 بعینے کہن فرشتیوں نکل ہوا بیس منہ کالا
 درگاہ ربے تھیں راند گیا پایاں سخت ترایاں
 مال نہ کوئی بات کسے دابے پرواہ رب سائیں
 نام پیچھے رب دتو لو کہ ہے علم تساہیں
 جو نول دیا اُدھر جانا غیب نہ جاندی آکھی
 نول حاکم خود دائم قائم تیرا بھیس نہ پایا
 ہر اک نام سنایا حضرت موسیٰ نال آدائیں

مغرب سجہ ہاں فرشتیاں تائیں اللہ نے فرمایا!
 فرشتے دیکھن سب اسماء الہیہ آہنیچے اس جانی
 جان آدم ست بار وجود کچھ دی دخل نہ پایا
 جسم نورانی میرا اس وچہ کیوں کر ہوگ بسیرا!
 جان دلی پھر نکالنے راہوں دخل دے پایا
 مفلح سینے سینوں رُختی سب اھماد وچہ جائے
 کاشتاب ہوے گا بندہ نکال نے فرمایا
 جان پی بھک آدم آئی اُٹھو و بندہ فرمایا
 اُسے حضرت آدم زمینوں عذرا تاج پہنایا
 مگر سجدہ کرو آدم نول اللہ نے فرمایا
 صرت ابیس نہ سجدہ کیتا مگر ساتھ فرمے
 دوبارہ سجدے اندر جان رب ماشکر بچایا
 یا کبر قول ہے کیتا سمجھیں درجہ بھاری
 چیز کبری جس تیرے تائیں سجدہ یوں چھ کرایا
 ناول میںوں خاکوں اس نول توین دو نہال بتایا
 نکلن تھیں بھی بن مراد اہل اصل جلنے رب باری
 بعینے کہن فرشتیوں نکل ہوا بیس منہ کالا
 درگاہ ربے تھیں راند گیا پایاں سخت ترایاں
 مال نہ کوئی بات کسے دابے پرواہ رب سائیں
 نام پیچھے رب دتو لو کہ ہے علم تساہیں
 جو نول دیا اُدھر جانا غیب نہ جاندی آکھی
 نول حاکم خود دائم قائم تیرا بھیس نہ پایا
 ہر اک نام سنایا حضرت موسیٰ نال آدائیں

زمین ہموال دیاں سب چیزیں ہر جہوں میں چھپایاں
 بل شیطان کہہ اسے اللہ جل جلالہ میں تائیں
 گوشت پست بندے اندر بالکل دخل خدا یا
 گمراہ کراں گناہ دیاں تائیں قسم شیطان بٹھائی
 جیوں کھیلوں اگرچہ بھول کر سال وک بہتری
 پاک اللہ فرمایا تینوں تھے تیرے ہمراہیاں
 حکم ربے تین تخت حضرت رافضیوں جنت چکرایا
 حضرت تین میندر آئی قدرت اللہ والی!
 صفت مائی دی کرن نہ جانو فرخ حاصل
 خواہل جاگے تے پیر لاگے جس نظر و چہ آئی
 مہر اندر تسبیح الہی در حضور پیشایا!
 بیگمراہا کرو عبادت میں بسود تمہارا
 میوے جنت کھاؤ دو نویں بیوٹھنڈے پانی
 اک درخت دکھا رب کہہ پاس دے پاس نہ جانا!
 شیطان دشمن ظاہر کسا ندا پاک اللہ فرمایا!
 ابلیس میں اتہاندی طرفے جادوں قصد کیندا
 پہنچ گیا دروازے جنت سوچے اندر جہاں
 آدم تھا اگے جا کر قسماں پیا اٹھا ندا
 منع درختوں میوہ کھاؤ رہو حیات سدا میں
 قسم فرمیں کرے تلی بی بی نول بھرمایا!
 در حضرت دلے کر آئی حضرت کہیں کیساتی
 اک کھاوا دو تیری خاطر کہے آدم نہ کھاواں
 آخر وہیر محبت بٹھلے کھائے اوروہ واسے

کہے فرشتیاں پاک خداوند سائل خبر الیایاں
 جہاں تک مڑے زندہ ہر دن زندہ رہاں تدا میں
 دیوان دخل قیامت تائیں اللہ نے فرمایا
 چھٹے مڑے جو بندے تیرے اوتھے دخل نہ کائی
 ہٹیاں اپنا پاساں بات تین جو میری!
 سچی بات کہاں میں جانی بھر سال و فرخ جایاں
 باجمہم جس اوداس طبیعت را از خداوند پایا
 کھنچی بسلی تھیں کدھ تھا بی بی پاس بٹھائی
 زریں تختے تاج سرے پہ بیٹھی تخت آدابوں
 حکموں ہر یکاں در نہاں دا جوڑی رب بنائی
 نور محمد شرف اندر میں تھکے ذکر لکھایا!
 میرا ہر شریک نہ کوئی ہے جو عالم سارا
 عیش کرو غم ایتھے ناپیں نہ تکلیف اٹھائی
 پاس جانتے ظلم کماؤ جیتا جس میں بھلا نا
 جنت تھیں نہ باہر کٹھائے کرو خیال بتایا!
 اسم اعظم تین یاد کئے سن پڑو ست وارا اثر خدا
 رب کے مورخ فرمیں مڑے اندر آدمی کھاواں
 حق کہاں میں کراں نصیحت سخن خام کسا ندا
 رہو ہمیشہ جنت اندر رب نکاسے نما میں
 گندم دانے تین نکاسے اک مڑہ اندر پایا!
 منع درختوں میں بٹھلے آندا بی بی عرض سنائی
 منع کیتا رہا تے تائیں نہ نہر ظلم اٹھاواں
 نافرمانی ہوئی رب دی کھنچے محنت شہانے

تاج لباس بدن تھیں جھڑپا ہو گئے تنگ تنگ
 اہم ہمت دے سب بڑے ٹھنڈیاں چھالوں کر دے
 عود انجیر حد غنت ادب تھیں آگے میں جھکاؤں
 ہنسدے جہت کرن آماناں حق خواتے آدم
 رب فرمایا دو تہاں تائیں میں تہاں حکم سنایا
 کیا تہاں نول پکا دشمن خام شیطان کساڈا
 جے نہ بخشش رحم کریں گاساں ہت غبار کے
 بی بی خرا حضرت آدم مورتے سب شیطانے
 ٹھہر دو چہ زمین دے جا کر قتادقت کساڈا
 آپر زمین دے زندہ رہو زمین آپر ہی مر سو
 سر اندر پیریزے اندر جو چہ ہندوستانے
 سب آتار یا امفہا لے ٹور اترے سیتانے
 چالی سال گناہ اپنے تھیں حضرت آدم دے
 گریہ ناری دن لے راتوں ہنراں جاری ہریاں
 نمرہ وسمہ ہندی ہوئی روون تراہے پیادل
 پیٹام الہی جبرائیلے اک دن آن سنایا
 جا کر میت ربی وچہ حضرت کرن طوف چویرے
 جبل رحمت پر بیٹیاں ہریاں نظری خرا آئی
 آنر ویکھے بی روون پچھن حال دیہا یا
 عرش الہی نظری آیا مخفی راز دسا یا

ستر چھپاؤں بہت ڈھونڈاؤں شرم کنوں دل لگے
 میوے رنگ رنگ کھواؤں دین نہ پتے ڈرے
 مرنوں بندیاں انہاں درختوں صحت لہو فراروں
 رب کے نام زمان ہوئے نے ایسے ہر دن نادہم
 نزدیک نہ جاناں منع درختے سخت تاکید کرایا
 آکھن اے رب جان لہی پر ظلم کا پاڈا ہڑھا
 رب فرمایا اترو دشمن ہاک دو جیسے سامے
 چبے کلاہ جنت تھیں دتے کرو زمین نکالے
 کرو ریاضت نفع لے گاہنوں حکم اس اڈا
 وہوں زمین نکالے جاسو جو کر سو سو بھر سو
 ایسے رب آتار یا آدم خرا خرا سائے
 کہ دماوند دے دیہ شیا مردودین شیطانے
 اک روایت روئیاں سوئیاں تن سوہ سال سوہ
 جلاقل خرمالونگ اس روونوں سطرال ہنہ کھولوں
 جو دیا وچہ ڈگے آنسو مروارید شماروں
 کناج اے حضرت آدم طریقہ سب سمجھایا
 میدال عرفات گئے پھر حضرت اوتھلے ڈیرے
 جتے طرفوں ٹردی آدے سینیں جھڑی لگائی
 آدم طوف اسمان نکا پار ب صحاب اٹھایا
 ہو متوجہ پڑھے کلاماں لول لول ذوق سمایا

حضرت آدم دے دل فضول پادتیال تاثیرال
 جنہاں باتاں تھیں بخشش پائے دسیاں رب نظیرال

ذکر ہیل و قابیل بیٹے آدم علیہ السلام

نور محمدی ثمرت اندر میں توبہ ذکر کھایا
حضرت آدم بنی خوا اگول دستان حسالا
جبرائیل خدا سے مکمل ساسے کم سکھائے
مکمل بیٹائی جوڑائی بی خوا جساٹے
دوبے مکمل بیٹائی پسدارب کراٹے
اکتوبیں عمل سن خوا اولاد جنہاں تھیں ساری
ہایل قابیل تے لڑکیاں دودھیاں عمر چھائی پال
بھین قابیل تول ساتھ ہیلے ہایل ہی بھین قابیلے
حضرت آدم پٹیاں تول ستریب داکم بتایا
بھین میری اقلماں سونہی کرے قابیل نہ دیاں
انور حضرت آدم مکمل اقلماں ہایل نکاحی
حسدول کہے قابیل ہیلے بھین میری تول بھینیں
حکم رہتے تھیں باپ نکاحی تاکہ ہایل سنایا
حضرت آدم ایہ سب حال سننے اندر آیا
کہ منہ پر رٹے نامول قربانیاں تھیں کھاؤ
کر قربانیاں رکھن پہاٹے منگن فیروز عاٹیں
ہایل والی قربانی ابراگ پئی اسمانول
نذر قابیل قبول نہ ہوئی اُس نے بول سنایا
کہے ہایل جو خورنی ظالم رب پسند نہ کردا
قسم خدای مارن مینوں کول اتھاٹھانویں
ناحق خون عمل وچہ تیرے میرا لکھیا جسا سی

پاک محمد علی اللہ سے پارول ب بخشایا
مراندیپ آٹے دل دونوں حکم جیوں حق تعالیٰ
ہر ہر قسم اشیاء ضرورت حضرت پاس لیاٹے
پست قابیل تے دھی اقلماں انہاں نام رکھائے
پست ہایل تے بیٹی قازہ نام انہاں سے آٹے
اک روایت اک نوالتی جینے وارو داری
حکم رہتے تھیں جبرائیلے شادیاں رسم بتایاں
حکم شرع تھیں عقد دیہہ کرد سیا جبرائیلے
سن قابیل کہانہ مثال صاف جواب سنایا
آدم کہیا حکم بے داسہ گز نہیں ٹوڑیاں
قازہ بھین ہیلے سندھی ساتھ قابیل بیاسی
میں خود خدمت اندر رکھاں جہد نکاحول توڑیں
نذر نہ کر سال حکم انہاں دانہ چھوڑاں فرمایا
کرن تلی خاطر اُس دی قربانی کر دیتا یا
نذر میں دی منظوری مہٹے اوہ اقلماں پاؤ
کر منظریا ساڈیاں نذرال اسے ساڈے رب سائیں
رہا نشان نہ ساڈ گئی کوندر قبول اسمانول
قل لا تشکک ماراں تدرہ بتایا
صبر شا کردی منظوری جو صاحب تھیں ڈورا
میں نہ ماراں ہر گز تینوں جے تول رچلا نویں
نذر قابیل حشر جہنم مینوں اک جسا سی

حضرت آدم ج گئے سن قابل کریندا چارے
کیوں کر ماراں بھنڈا آوے مارن ہے سال یا
چھوڑ متھوں مہر پتھر مارے مار غائب ہو جاندا
بابل نیندر وچہ مار یا مہر پر مر گیا اودہ بچا را!
لاش بھائی دی کندھے پائی پھرے قابل کھائی
شہید مرد دی لاش بے اپنی نہ مولا توں بھائی
پنجیوں پھنچوں زیں پیندا کو نظری آیا!
بٹ قابل زیں دے ٹائیں لاش بابل چھپاندا
دُنیا اندر خونِ ظالم بے انصاف کفاری
خون پاروں جو گل خلقت کرسی رب سزائیں
غیبول اک اسوار قابیلے نیزے تھیں آسے
واپس محول حضرت آئے بابل نہ نظری آیا
اسہر بے موت ہابیل واقف مال کرایا!
جبرائیل قبر دکھلائی حضرت لاش لیائے
اک ٹوہیں اُس وقت بیٹے سن آدم گتر آئے
کہن بیادل مہوے شگے کریں عاشق میرے
قول بے عیب بیٹا سب تھے حضرت نے فرمایا
عکس پر تھیں شیت نبی نے ہتھ دعا کھائے
جبرائیل جنت تھیں مہوے لیا کریش ٹکاؤن!
جوڑا جوڑا ہور ہوئے سب شیت اکٹھے ہوئے
حضرت آدم کرن وصیت اے میرے فرزندو
چپ ہو گئے وصیت کر کے موت آدم قول آئی
غسل دیوں تے پڑھن جنازہ دفن قبر وچہ کر دے

بابل نیندر وچہ نظری آیا بکر یا ندے وارے
شیطان بھیں بدل کر عیدی ہتھ وچہ سب لیا یا
سمجھ قابل مارن دی آئی اوویں پتھر چاندا!
قابل ظالم کل دوسرے لیا کر کے خونی کارا!
کھر شور زیں اودہ ہوتی خون گسے جس جانی!
غیبول کو ایہی صبح خداوند سمجھ دفن سکھلائی
دفن کیتا اُس مردہ کو حال قابیل دسایا!
دیکھ ہمدرد کوئے داکو ہوتا دم بھٹاندا!
سب خونیا ندر مہر پہلا خونی خلق جو ساری
مہر ساتھ قابل بھی شامل جو عذاب اُنہا میں
ہوئے زندہ پھر اودہ مائے تیکر شردیہاڑے
سب قول پھنچن پتہ نہ گلاب قول عرض سنایا!
قابل بابل تے قول پتھر مار گناہ سرچایا
گھر وچہ دفن شہید کرایا اجڑ صبر تھیں پائے
بیمار ہوئے اک روز آدم پھر حضرت شیت بلائے
کہا شیت منگو تو درپ تھیں دے کساں ڈیرے
گیاں ٹھل جو ٹھلے ناپیں ٹھل میوں ٹھرایا!
و عابرکت رب شیت نبی دی سی منظور کرائے
شیت نبی دی خاطر آکھن حور بھی اک لیاؤں
حضرت شیت نکاحے حوروں ب سبیاں موئے
میوں شیت نبی دا کہنا اے میرے دل بندو
بھر پدروچہ بیٹاں بھناں گریہ زار کرائی!
مختصر میں ذکر سنایا شوقوں رہنا پڑھدے

بیان حضرت شعیث علیہ السلام

سب نبائیاں تھیں دسے آسے کوئی نہ درجوں ثانی
 شہر اکت بھایاں ساتھ برابر حصہ جس دن اول
 یاد خدا و پیر دم رہند سے شریعت حکم بتاؤں
 امانت محمد جو رب آدم و حوا کا کیا !!
 سوا ہب اللہ دینہ دسے دھیر لکھیا آدم نے بھایا
 کریں حفاظت نور محمدی خوبیاں خوب جہاؤں
 پیو تھیں درجہ اعلیٰ بیٹے شان بزرگی پائی
 اک تسمیہ دل جنت و چول منول رب کڑھایا
 اعلیٰ میری ہو گل پیغمبر عالی شان تال داسے
 جنت دی عقیقت انہاں جنت باہرول پایا
 اک خطا دل چور دھین لہقیں شہرت میری ہوئی
 امانت محمدی دنیا اندر کس لکھ گناہاں
 باہر گناہ گر گھر وچہ آدن تو یہ کرن معافی
 حضرت شعیث ہوں محبوب بن والد گرفتاراں
 گھر وچہ شعیث نبی دسے بیٹا رب عطا فرمایا
 جہاں قافی تھیں شعیث نبی پھر حقے طرہ سجدہ
 قبلتاں تا مول اس بیٹا دین پڑ پر قسائم
 اسکر کردا کوئی جہانوں طرہ ہادی جاندا
 وقت اس ماند روپہ زمانے ثانی ہو نہ کافی
 حشمت عظمت انہاں برابر ہو نہ دوجا ثانی
 لہند نام تے اوس پادشاهان بیٹا ہوسلا نیلے

حضرت شعیث پیاسے رب کے پہرے چمک نورانی
 اے پر ظاہر کار نہ کرے پڑھ سکتے پڑھاؤں
 کتاب بھی رب کرے پیغمبر نیک ایمان لیاؤں
 حکموں نور اودہ شعیث نبی ول بطور امانت آیا
 بیٹا شعیث سایہ نور محمدی پاس تیرے جو آیا
 شعیث نبی بن حیران ہوئے والد کنول بچھاؤں
 کہے آدم اس امانت بہتر ساٹھے تالوں آئی
 بے انداز گناہ اس امانت پہر بھی جنت پایا
 جان بیٹے امانت اس دی امانت بھاگ دلے
 عارفی جنت میا منول وچول باہر کڑھایا
 عقیقت آدم زچہ نقوی پدہ رہیسا نہ کوئی
 کہے نہ ہرگز معلوم ہوسی دیسی رب پناہاں
 بیٹا شعیث آدم فرمایا شان تنہاں دی کافی
 نور محمدی کرے تعظیماں کر دے جان شایداں
 نوش اس داسی نام رکھا یا عبدول بھائی آیا
 دین پڑ پر نوش کوئی دن بھی رہ کر مر جاندا
 نہراں لوگ ایمان لیاؤں کرن نصیحت دایم
 ہلایل اہلاند بیٹا بے حد حسن رکھاندا
 غفلت مشرق مغرب والی کرن زیارت آئی
 کئی فرزند پیچھے چھوڑاں بھی چھوڑی دنیا قافی
 سب بھایاں وچہ تدبیرول عالی ظاہر دین وسیلے

مطابق عادت خلق چو فیروز تختے لے کر آئے
 صورت مہلائیل بناون فرزند مرے پاروں
 رفتہ رفتہ عالم اندر رسم گئی ہو جاری
 گمراہاں دے دیں اندھیرے کفر سیار ہی پائی
 وعظمتیاں اثر نہ کر دی گئیں بولے اندھے!
 کہتے ہی شہید کھاراں ولیاں انت نہ کائی
 ماحے گئے جو راہ الدیر ہو راں وانگے نردے
 مر گئے موت آدن تھیں پہلاں عشق جنہاں آیا
 خاص کلام قرآن پیارا دتے شان تنہاں دی
 دوست رب نیال خوف نہ کوئی نہ غم انہاں تائیں
 حرم وصلہ دی وانگ نہ عدے تلخی مکن دیندی
 چنگ بچلا مٹا تازہ بے درداں دے بھانے
 وحدت دے دریا داتا رو اپنا آپ نہ پائے
 اول آخر ظاہر باطن اکو سبق پکا ون

دوروں آدن خالی جاون نہ مہلائیل دساوے
 اثر شیطان دلا لومچہ پادے پوجن بخت پیاروں
 اخروج نام ادیس اس قوموں کو سے پیادے
 مہرازل دی طے تائیں آب خرد او تہ لائی
 ہور کے کد طاقت ہوئی کفروں توڑے جندے
 بیدیتاں مہولل دل تے دنیا نیت لائی
 کھاندے پیدے سیر کریند دل ندیوچہ ترے
 رضائی وچہ ہر دم راضی ہو خیال بھسلا یا
 رب راضی ہو رب پر راضی قسمت واہ انہاں دی
 نفس اپنے سے دشمن ہو کے نیال رب رضائیں
 آہیں شوق ملن القیہ تن من سب جلیندی
 اپنے چہا سمجھ انہاں نول راز کیا پھر پانے
 صحیح ہو یا جس کا اللہ الا اللہ گیا سملے
 بودیں بقیں نور الہی جلے نظری آدن

بیان حضرت ادیس علیہ السلام

و عظیمیوں کوڑ بتاں نول لوگ ایمان لیاے
 ادیس پڑھا دن بیتے پاروں نام ہوئی مشہوری
 کرن عبادت پاک بے دی بے حد درجہ پائے
 کہن فرشتے پاک الہا دیہ اہارت جائے
 حق سنا دن کے سمجھا ون خلقت حکم ربانے
 پیران سیون کار انہاں دی موبہل ذکر کرا ون
 اک دن ملک الموتے اپنا آدم بھیجیں بنایا

بے نصیب ازل سے چہرے ہن نہ مول ہٹائے
 معجزہ علم نجوم انہاں دا سمجھ خاص ضروری
 عمل انہاں اسماناں آپر بل بن جائے
 ادیس پیغمبر دوست تیرے ایس نہارت پائے
 سورت مریم ذکر انہاں صفت لکھی قرآنے
 محنت تائیں لین کسے تھیں نہ احسان جتا ون
 مانگ مسافر امرا لاہوں دروازے پر آیا

روزے دار پیغمبر رب ما جنوں کھانا آوے
 قدم آپرہ کھ قدم مسافر یہاں عبادت کرنا
 ادیس رہی نے ثلث مسافر چل جنگل نول جلیے
 حضرت کہن قل حق ملاول کھا دارات نہ کھانا
 چل دیاں باغ سیا اک نظری سن انگور دسلے
 اگے مانوسے بکری ڈٹھی گھے ذوق کر کھائے
 تن دن ل کر دو توں ٹوے شک نی نول پیا
 گھے مسافر میں فرشتہ عزرائیل بلا دل
 ملک الموت کہے رب مکوں میں ہی کٹھاں ملناں
 عزرائیل کہا نہیں تیری جان نکالو آیا
 تن دن مل لال سا تھ میرے تول حضرت کفرایا
 ملک الموت کہا کل روحاں قبض کراں میں انیوں
 جس دی موت آوے رب طرفوں میں کرتہ کمال
 کہن حضرت تال یا سینا سال دیں جے موت پیا
 کراں عبادت بہت سپیدی ہوئے شوق ہوایا
 یارب دلایاں باتاں جانیں فرشتے عرض کرایا
 کڈھیں جان جیویں یاہ راضی میں راضی فرایا
 عزرائیل دعا پیر کر داسا حق مالک میرے
 مردہ جتہ رب زندہ کیتا اوریس پیغمبر والا
 ادیس نی نول کہے فرشتہ جان کنڈن داحالا
 ادیس نی فرمایا جیوں کر سر تول پیراں تائیں
 کہا ملک الموت منزل ہے قسم خداوند والی
 حضرت کہا عزرائیل اللہ جل دوزخ دل جانوال

حضرت دین مسافر تائیں نہیں مسافر کھاوے
 سخت ہوئے حیران پیغمبر دیکھن جان ن پڑھا
 ٹہ دیاں راہوں گنگ دسائی کہے مسافر کھلیے
 طلب سلام کریں ہن کیوں تول پل باگرسے جانا
 کھاوے قصہ مسافر کرنا حضرت خج کرانے
 کہن حضرت ایہ چیز بیگانی ناہیں کھانی چاہیے
 واسطے پاک سبے دے دیں کون کوئی دیں کہنا
 نکالیں جان جہاناں دی تول حضرت اس نراون
 حضرت کہن میرے دل آبول سنگول موت بہاتاں
 کون زیارت تیری کرا سو میں مطلب پایا
 انہاں دنناں وہ بھی تول کتے ذائقہ موت کھایا
 بندراندے اتھا نوچہ رستی قابو ہو سکے جیویں
 میں ادیس کراں میں دوست جانیں سچیاں قالال
 پکڑاں عبرت دیکھ زندہ نول خوت کھاں حق کھاں
 ملک الموت کہے بن مکوں عقل نہ میرا آیا
 چاہے موت پیغمبر تیرا سکم اللہ نہ دیا
 کڈھی جان باوریں نبی دی حکم بحسب السایا
 کڈھہ لدریں پیغمبر کر فضلا نمے پھیرے
 دھامتلور فرشتے ہولی کی شکل حق کھائے
 کیوں کر نظری آیا تینوں دیں بحید نرالا
 اتاری کھل زندے دی جائے سمجھ اندازہ پائیں
 حضرت تیری بہت کھالی میں ہے جان نکالی
 نوت خدا دا طرہے زیادہ عبادت بہت کراول

حکم سب سے تھیں لے فرشتہ دوزخ پاس لیجاندا
حضرت کہندے عزرائیل جنت بھی دکھلائیں
عزرائیل جنت دے بڑے حکموں لے کر آیا
ہن دوزخ دی گئی میرا دل تے جسگر جلایا
کہے فرشتہ عہد کریں توں جے کرواپس آون
ادریں نبی کر عہد ٹھہرایا واپس پھر کر آنے
ٹکھ دروازہ جمب ٹٹا آون جوڑا اپنا چاون
عزرائیل آوازاں مارن یا حضرت ہن آئیں
کل نفس ذالقت الموت حضرت آکھ سنایا
مرگ جملے جو رب قلمے نہیں نکالیا جاسی
کہن حضرت کیوں عزرائیل منزل باہر نکالیں
چہ تک نبی محمد مرور جنت ماسن ناہیں
عزرائیل میرا سسلہ اہود سیدلہ کہساں
غلمان بھی ہیں رہند ایتھے سمجھ میوں غلمانوں
رب فرمایا عزرائیل رہن دیویں اس تائیں
پچھیا ولاد ادریں نبی دی جبروں کسے زاری
بن انسان آیا پھر شیطان بت بنا کر دیندا
گے اس زمانے مشرک پھر اس بت پوجاون

طقتے ست ہود دوزخ واسے ہر اک جگھر دکھاندا
کراں عبارت بہت زیارہ شوق چائیں چائیں
حضرت کہن نزع دی تلخی ساں ڈاھڈا گھبرایا
اک پیالا پانی جنت، پیواں دل و چہرہ کیا
حکم سب سے تھیں اندر جا کر کسے پیوں کھاون
طوبے بیٹھ اتار یا جوڑا جنت ٹکھ مدھانے
پھر جنت وچہ جا کر حضرت درختاں پر بیٹھاون
آویر نہ لاؤ ہر گز چھوڑیں جنت جاہیں
موت ترہ ہاں میں کھنڈ میٹھا نرکوں تر گے آیا
نہ تکلیف تے نہ غم اس نول جو چاہے نہ کھای
عزرائیل کہے یا حضرت اہجے نہ جنت بھالیں
حرام جنت کل فیماں آپ حکم خداوند سائیں
اس مالک امت اس دے داہو کھام رہیا
دور جنت پاک محمد شاناں باہجہ بیانون
دور فقہو اسال اٹھایا مگنا تا علیا جاسائیں
باپ پیارا کسے کٹارا کون کسے غم خزاری
بہین صورت ادریں نبی دی صرف بات کیرت ر
چار سو برسے بعد اس عمر سے حضرت نوح پھر کون

بیان حضرت نوح علیہ السلام

بیان شگن نام انہاں دا پھر نوح لوک بلاون!
بھیاں بہت رب ذابا نوح قہیں وچہ آیا
کل زمانہ چرنا اتنی ایمان لیاون ماسے

نوح دے مئے ناری ہون ناری بہت کراون
ساٹھے نو سو برس انہاں وچہ وعظ کلام سنایا
ہر پہاڑے آپ پہاڑے پڑھ کر کسے پکاسے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعْبُودٌ رَّبُّ سَوَاسُئِ
 مَشْرِقٍ مَغْرِبٍ كُلِّ عَالَمٍ وَجْهٌ بَيْنَهُ أَوَارِثُ جِلْدُونَ
 اِک دن گردن حضرت اندر رتا پا کھچا دن
 ہوش آئی تے پاک ربے نول حضرت عرض ستاندا
 بڑے بڑے جو کافر ظالم اندر قوم انہاں دے
 نشان تبت کی وجہ تیرے تیرے تیرا کھپسا!
 لوک غریب کھینے عاجز مجلس تیری بہندے
 حضرت کہن عدالت ربی شکر ملن منرائیں
 کسے غریباں رحمت بخشش ہون معاف خطائیں
 رہا حکم سادون برے اجر سنگاں کچھ نائیں!
 اسے اللہ میں انہاں بلا نواں تے ایہ جان پر یسے
 اک دن رب حکم سادون شکر مار کر اودن
 بیوی شکر کہے نبی دی مارو نہیں دیوانے!
 ہو کر تلک پھر کہن بے نول کھاں انہاں تھیں ماراں
 دعا منظور ہوئی دربار سے وحی پیغام لیا یا!
 اک سالہ رکھ پٹ کھلاؤ جاں پہرہ برہ دیہادون
 بیس برس وچہ قوم کفار دل جتیاں کرنی نائیں
 بیس برس دے پھول جھمت کٹ دخت چراون
 کہن حضرت قیس ٹھٹھا کرتے اسیں بھی ٹھٹھا کرناں
 جد دل تیار ہوئی پھر کشتی ہو یا حکم رہا ناں
 کھانا دانہ لوٹے دھڑال ہر اک جنس رکھاناں
 حکم رہے تھیں ظاہر ہو یا نکلا: مینول پانی!
 پانی اک تنور سے وچوں جو شول باہر آوے

اَنَّا رُسُلُ اللَّهِ فِي رَسُولِ خِرَاسِ
 کیں شکر انگلاں پا دن مارن کارن آون
 اس تکمیل تن دن تائیں حضرت ہوش نہ پاون
 دن تے رات اس قوم اپنی نول میں یہاں بھاندا
 تول بھی ساڈے جہاد میں خوبی کیا سنا ندے
 کھانا چنیدا کم کر شدا باکل ساڈے جہاد!
 تیرے اتے انہاں دے اندر کیا نہ رگی کہندے
 فقراں آپ بچانے جن نول اودہ رحمت ستائیں
 نمائندانی سردار غرور دل چاہے کسے منرائیں
 چودھیں طبقیں رازق سب دا جہاد میں تائیں
 سخت ایذاں دیوان یزول من حکم نہ تیرے
 خون بدن تھیں کپڑے سارے لا لڑال بساون
 کلا کلیاں باہاں کر داناں قتل نکالے
 شکر اک نہ چھوڑیں زندہ کنا غرق کف ران
 کارن کشتی رکھ لگانویں اللہ نے نہر مایا!
 کٹ تیار کرو پھر کشتی حکم جیول جیول آون
 نامان سب بانج ہوئے حکمت سی رب سائیں
 دیکھن کشتی بن دی کافر ٹھٹھے بہت کراون!
 جلدی بیلہ پالو گئے عذاب آوے جاں عرشاں
 دند پرند چوپائے ہر نئے جوڑا پر چڑھا ناں
 پیغمبر رب دار کھے حکموں جو حکم رہا ناں!
 اہل ایمان چڑھے سب کشتی ڈھکی غضب نشان
 اُچول مارش بے حد برسے شکر مروت مساجد

بِنِعْمِ اللّٰهِ حَیْزِ لَهَا وَ مَرْتَبَتِهَا نُوْمِنْ پُھن زبانی !
 یارب سائیں اسال بچائیں مگن پیئے دعائیں !
 اُس کشتی نول خمر ہر رگی زینت ملی سفر دی !
 کنگان بیٹے نول حضرت کہندے کشتی اندر آئیں
 حضرت کہن عذاب الامل ہر گز بچیں نائیں !
 کوئی نہیں اچ بچاؤن والا ہا بھول حق تعالیٰ !
 رب فرمایا مینہ برسایا ابرو نول کھول دہانے !
 کنگان بیٹا پھر حضرت نوح واپس چلے بلند پہاڑے
 پاک خداوند حضرت تائیں ڈیڈا پت دکھایا !
 تیرے اہل بچا ساں فسلوں مردا بیٹا میرا !
 رب فرمایا نول نہ جانے کہو نہ میرے تائیں
 تا فرمان ایہ بیٹا تیرا خالی گیا ایسا نول
 اُس طوفان پانی دے اندر ڈب گئی قوم کفائل
 حضرت کہنا نفاق سائیں مینوں دیر پستائیں
 جے کر جم نہ بخشش مینوں میں نقصان اٹھانوں
 زمین آسمان مکم کر پیدا اللہ پاک جہانوں !
 جو دی نام پہاڑے لگی کشتی نام دیارے
 رب فرمایا رہیں سلامت برکت کراں دھیرے
 آدم ثانی نوح نبی واپس نسل بہسائے
 اکثر قدم فیضان پر ٹر دے بٹ پرستی کرنے

ایسے سرفرل چلے کشتی ایسوں کھڑی کرانی !
 ہا بھو عبادت کار نہ کوئی پٹھدے حمد ثنائیں !
 دانگ پہاڑاں عظمت موحول سبحان لیکے تروی
 کہے آبانہ نوح پانی واپس چلے پہاڑاں چائیں
 مدد کرے پھڑٹے کپڑا عرق کرے جس تائیں
 جس پر فضل کرے گا کہے اُد ہو قسمت والا !
 دتے چلاز میں تھیں چٹھے پانی پھرے جہانے
 پانی اُتیا گیا پہاڑوں چالی گز تارے
 حضرت دیکھو کہیاد لب میرے وعدہ تھو کر آیا
 کہے فضل بچا نول اسول فضل چاہیہ تیرا
 جمع کراں میں کراں نصیحت جاہل موحول تائیں
 اہل کیا جو شکر ہوا چلیا قدم شیطانوں
 ڈب مریا کنگان نبی و قسمت دتیاں ہاراں
 علم تیرے نول میں نہ جاناں و فل دیاں ٹر تائیں
 بھلیاں بھل کرم کر بخشش ہر دم رحمت چاہنوں
 اے زینے پی جا پانی دہر میں آسمانوں
 اُتیا پور بیڑی واپس ہا سجے شکر گزے
 بہت بڑھا نول نسل تیری نول مقصے چار چوہرے
 حضرت نوح دی بعد وفا نول پھر گئے ہر زمانے
 حضرت ہود آئے رب حکم انہاں پہ پٹھدے

بیان حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود خداوند بھیجا عادتوں میں وجہ آنے
 قوم اپنی نول حضرت کہندے عبادت کرو خدا نے

حاکم اُس دے با بھد نہ کوئی ہو رتسا ڈا آ یا
 نصیحت کرن بلا دن اُنہاں طرفے خالق باری
 جہم بندی اتے درازی دے طاقت ازماٹے
 چار سو گز جو بہت لمبے سن دو سو گز جو وچلے
 قوم کہے نہ پاس اساتے قل کوئی سستہ لیا یا
 کہن حضرت جو حکم سناواں سنگاں نہ مزدوی
 ٹیپاں اُچیاں محل بناؤ کر مضبوطاں وچاں
 دیکھ دے وچہ شغلاں بے کے منافع عمر گواوا
 نہراں باغ زمیں تے چشمے مال عورت فرزندال
 سخت عذاب تساٹے پاروں میں رال بٹانے
 دین جواب پیغمبر تائیں ایں برابر جاناں !
 باپ دادے دے رستے ٹنڈا ڈھا جیویں اُنہاں
 رب رسولی حکم نہ منے قحط پیا جگ سارے
 ریت سُرخ رنگ ٹہا اُچا جاکھ برکت والی
 دعا بارش نول جاون اوتھے قوم کفار مکاڑے
 حاکم مؤمن کہے اُنہاں نول ایمان ہی تے لیاؤ
 پاس نہ ہو دعا نواں گے ہرگز تنور اکھٹا نواں
 لگے فیر دعائیں منگن بدل ظلم ہر آون !
 غیب آوازہ اُنہاں آیا ابر پسند کراؤ
 بل سیاہ پسند کراون ہوائے نال نہاڑے
 وہب بن فہم فرماون ریح العقیم ہوا ہے
 شتر ہزار فرشتے اُس پر محافظ رہن سدا میں
 گنگاں وگنگ پہاڑ اُسے زمین میں اسمائاں

جھوٹے موت جہانم سے تائیں ہے کر رب پوجایا
 رکھو یاد جو حضرت نوح دے بعد تسال مسواوی
 کرنا یاد احسان خداوند شائد بھلا ہو جائے
 خالق خلقت حبیب بنائی شتر گز جو پچھلے
 اپنے مہوداں کیوں پھوڑاں تیرے کہے سنایا
 بلہ دینی الدین علی سینو بات مزوری
 اونڈیاں جانڈیاں کرو منرا خاں تیں نہیں سناواں
 کیا ہمیشہ زندے رہو فخر دل بڑے سداؤ
 شکر کرو جس دتے خالق ہے ہوا نش منڈاں
 جے نہ رب دے حکم قبولے دوزخ من ٹکانے
 سمجھاویں یا نہ سمجھاویں ہے اسال بٹ پوجانا
 چمکے تیرے ادھ لگ جاون ہوئے خوف جہانول
 تن برس بند بارش ہوئی جاون پیش نہ چلے
 وچہ معیت جاون اوتھے کرم کہے رب عالی
 حاکم اُس جگہ دے پاسول اجازت طلب گارے
 بارش بدے تہر نہ آوے عرضاں ہو سناؤ
 کراں دعائیں خود اس جائیں ساتھ پریچا نواں
 قبلے طرفوں پٹے کالے سُرخ رنگ دساون
 چٹا کالا لال تمامی جس چاہوئے جساؤ
 بے چلے خوش ہون جتے مندے لکھ جہانمے
 شتر ہزار زنجیروں بدھی زمیں ستویں اُس جا ہے
 قیامت دے دن چھوڑن مسنول حکم اسماں
 نشاہ کہے گی ہر اک تائیں رہن نہ نام نشاں

ایسا پھوک جو وہ کہنا دے اس پر قتل ہو جائے
 قاتل تو بڑا عار من مظهر و نا آکھن بارش آئی !
 ہولی ہولی بدل دیوں ہوا جہول سی وگی
 ٹھہر و ذرا کیہا پھر حضرت مر سوا سزایاں
 اک طرفے ہو رہندے سائے نشان میں دن
 کہن ہوا کی کوسے اساتوں کتھو بندی تنگ آئے
 سخت آواز آئی اک ایسی بل ہی زور ہواؤں
 کوئی نہ بچیا قوم کفساروں نافرمان نبی را
 حضرت مؤمن جمع کر کے لیک چو طرفوں باری
 نور الہی مؤمن اندر سینہ روشن کوردا
 هُنْ كَانَ اللَّهُ لَهُ الدَّجَسُ دایا ہویا
 دے دے نہ نہڑے ہرگز مضم نہ کر دی بھی !
 تا تو بلی کیا مینا قول ہن بھی ہاں ہاں کرے
 رب رسول حق جنہا ندے دل و چہ ڈیرا لایا !
 کر کچھ ذکر نبیاں سدا اجر رہے تھیں منگال !
 بھاگ عرصے ہو رہی نے پیتا اہل پیالہ !
 تھوڑی مدت پھول حلقہ ہوئی بہت بادی
 شیطان ہمیشہ بندیاں دشمن اثر دلال پہ پایا

سوائے تھیں جتنی تنگ آئے اپنا نہا ندے آئے
 جلدی تنگ جو اوہ ایہ ہے کہے جناب الہی !
 اسکن حضرت ہوا دیکھیں ٹھنڈ ہواؤں لگی !
 سندیاں سارا وہ تلے پلٹے چھٹا نوچ کھایاں
 طرفاں کن پیار کا وٹ پتے زناں بیٹھا وین
 تنگ برے تنگ ظالم نہ سن خوف خدا نے
 کڈھ بنیادوں محل درختاں کر دی مغم مفاؤل
 رہے امن و پیر مؤمن سائے جنہاں نیک عقید
 اثر ہوا کسے نہ پایا حق وعدے رب باری
 برکت اس دی با پھر رہے تھیں ہورال تھیں ٹھو
 کان کل گواہ سب کوئی اسل دا ہویا
 لیا حضرت حق جنہاں نول انہاں قسمت اچھی
 نور ایمان انہا ندی بھالیں یا سے وچہ گھرے
 اوہ دل عرش الد دا بنیاں پردل تھو نہ آیا
 طہیل پیاریاں بخشے مینول کہندا ناہیں سنگال
 مؤمن روون دفن کراون سخت جبرائی حالہ
 قوم تھوڑی تنگ برے سن ٹرے فساد
 بت پرستی پکڑی طاقت صالح پیغمبر آیا !

بیان حضرت صالح علیہ السلام

کو پیغمبر بھیجا صالح الد نے فرمایا
 کہتا نہ کوئی پڑ جالائے اے محمد خداوند سائیں
 حکم امانت خالق دانہ کی زیادہ کرساں

بھائی انہا ندے پاس انہا ندے ساٹا حکم سنایا
 واحد اوہ شریک نہ کوئی چھوڑو ہورال تائیں
 پیغام پیچا وین دی مزدوری اپر تسان دھراں

ایہ مزدوری ہو ہے میری خستہ آپر ہوئی
 کینتی مال جو دولت نہراں تے ایہ باغ بہاراں
 نرم غذا آواں شرب پوشاکاں عیش خوشی نت کرنا
 پہاڑ تراش نہایت پختہ گھر مضبوط بناؤ
 حق تباہی تے ہمارے ہووے کرو نہیں وہ ہاتھ
 قوم کفار کہے اے صالح اثر جادو میں ہو یا
 جے پیغمبر کوئی نشانی پھر سانوں دکھلاؤ
 لگے کہن پہاڑ اس دھول ڈاچی کڈھ دکھانویں
 متوجہ ہو کر رب دی طرفہ کردانی دعائیں
 جیوں گراہتاں اکھ سنایا اس موافق ہوئی
 جیوں کھارپ تیوں کیتا پیغمبر سر مایا
 بت پوجا سی قوم نکاری نہ ایمان لیاے
 قوم ثمود دل ست قبیلے کھوہ انہاں اک آیا
 ختم ہو یا سب چشمہ پانی ہر حیران سناون
 چکریاں گھاس نہ بڑیوں ڈر کر کبری کھن گائیں
 ہو گھبرا آئے دل حضرت سب حالہ استلا یا
 دن دوجے دو دھڑیر ساہے حکم عمل کماؤ
 قائم رہنا دارا پیسے پر پھر کوئی مشکل تائیں
 کچھ وقت تک قائم رہندے جو حضرت فرمایا
 سخت ثلثرت تول جنیان دی باقیان کنول زیادہ
 ڈاچی پانی میندی تائیں اک نے تیر لگایا
 ڈاچی گری تے حملہ کر دے جھاک جہانے ماٹے
 حضرت کہند تین دن پہلے پھر ان پھیراں سامنے

خفے ہو کر جس تول پکڑے نہیں چھوڑا دے کوئی
 قسم بقسمال شیریں میوے کھاؤ لذت داراں
 سبے چیزاں چھوڑو ایٹھے ہے ضروری مرنا
 بہر آفت تھیں اس وہ پہنچیاں خطرہ نہیں رکھاؤ
 مثول حکم خداوند تھلے چھوڑو بریاں ساتھال
 سانوں معلوم ہو یا تیرا عقل گیا ہے کھویا !!
 حضرت صالح نے فرمایا کیا چسپا ہو بتلاؤ
 ٹکڑیاں سخن بچہ دیوے تال سچا کھلا لیں
 عرش قبول پئی درگاہے پڑھلا حمد ثنائیں
 پتھر پھلپا بڑی کل کل دیاں ہی سونی
 حجت رہی نہ مول قادی جو کیا سو پایا
 واحد ہونل شریک بناون اندھیاں کن گھائے
 پیندے پانی مکتے ناپیں جاں بڑی منہ پایا
 نہ کیا کر سال پانی باجموں کیوں کر وقت یہاوں
 گھاس نشان نہ چھوڑے بڑی کھا جائے سب تائیں
 حضرت کہندے اک دن پانی وار تباہ آیا
 اک دن بڑی چڑھدے چکے لہندے مال چگاؤ
 مارن بڑی قصد کرو جے مر سو پا سترائیں
 ہو بدظن نہی پراہتاں اک دن متا پکایا
 پی شراب ڈاچی تول مارن کارن ہون امارہ
 دوجے نے تلوار چاکر بچپول پیر کٹسا
 ڈاچی ہر گئی تے اس پتھر پھپھاس پہاڑے
 کہن منکر کیا نشانی پہاں موت اشارے

فرمایا دن پہلے نرخی رنگ موناہاں پر آنے
 فرماوا میں کیوں مرساں پھر حضرت فرماواں
 حضرت صالح تھیں سن شکر گہرا کھوہ پٹاواں
 پارچے کرسپاس سرپ لے کیں روٹی پاندے
 جیویں نشان بتائے حضرت یحییٰ مع اوہریاے
 غضب الہی نازل ہوا وحی فرشتہ آیا
 یحییٰ ناری اک جبرائیلے مرگئی قوم کفار سی
 شہر بجز وجہ ڈگے ہوئے دیکھن لوک مکاناں
 اہل ایماناں ملایا اہل فضول رب بچائے
 حضرت صالح حکم دے تھیں شہرستان سپہ آئے
 دوست رب دائم بقایہ ایتھے کر کے پوری
 جامع مسجد سی بنوائی اس دی راہی باہی
 بعد ازاں کچھ مدت پھول خلق بہتری ہوئی
 نرود ہو یا وجہ شاہ زمانے جن راج جو فرے
 کوہ جس بن بابل کہند رکھے تخت ایتھائیں
 اس ظالم تے قوم اس دیل رب غیل پچا یا!

دن دوسرے مرنے زرد ہو گیا سیاہ تیسے ہو جائے
 جبرائیل دی راگت چٹول جاناں نکل جاواں
 ہمراہ زناں فرزند لعل کراس وچھا تر جاواں
 اس تھیں مٹی اوہ پیچ نہ جانے سن تدبیر و طائرے
 دن تیسے حضرت نول مارن گھر حضرت دے آئے
 پھت دیواں کھراں ہلایاں ہراک باہر کڈھایا
 مر کے مٹی رل گئے ظالم پائے قہر قہساری
 رب منظور نشانی رکھن عبرت اہل ایماناں
 حب نبیاندی رکھن والا کتے نہیں غم کھائے
 شام ملک سپہ اہل ایماناں آکر ڈیرے لائے
 گئے جہاں بقائے اندر بستے جان ضروری
 کرجنازہ دفن کیتا سی صالح نبی الہی
 بت پرستی دیول خلقت شیطان ظالم ڈھوئی
 قوت شوکت شمت شکر رکھے بہت وڈیرے
 اکھے مخروں ہاں ب ہیں ہی سجدہ کروا سائیں
 ذکر مبارک کرال انہاں دیول کر لکھیا پایا!

بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام

وہر کچھری شاہ نرودے بنجھ ساہر ر ہندے
 تباہ ہو دے گا اس دے ستھوں راج حکم سب جائے
 کہن بخرمی تن دن تائیں ہو سی ہودن والا
 گمراں کوشش گئی بے فائدہ ہوراں دخل کیانی
 کہے بخرمیاں تن دن پھیلو لیا وقت یا تاہیں

پیٹ مانی اک لڑکا آئے بیوی پشتوں کہندے
 کہندا لڑک پیٹ مانی وجہ پشت بیوی تھیں آئے
 شاہ نرودا وہ تن دن تا کر کردا بہت سمجھا لایا
 پیٹ مانی وچھا گیا لڑکا ڈھکے ڈھو خد رانی
 کہن بخرمی کہا کہے نہ چلیاں تیں وایں!

حکم کرے شاہ ممالاں والیاں پیچھے بدلتی خاں
 مان حضرت نول محل نہ ظاہر کرتا خالق سائیں
 وقت اُس اندر بستھے لٹکے ماسے گئے بچا سے
 جس خاں سے دھڑکیاں حضرت نور دل نشین ہوئی
 غار مونیوں پر پتھر دھسے گھر مونی گھر نول کی
 در و در پہلے نول آئیں نکھن اک دن دیکھیں آئی
 پکڑا اٹھایا سینے لایا اجڑوں اک بھائی
 موقع پا کر قتل آئے دیکھ خوشی تھیں آئے
 والہاں اسم نہیں ہے اک دن بی بی کہندی !
 بیٹا تیرا غار پہاڑے چلے تیرے دکھلائے
 خوش غمیری سن باپ حضرت داہنگل اندر آیا
 اک دن لہی مانی تائیں حضرت نے فرمایا
 مانی کہ عسی باپ تیرا ہے رب میرا جو آیا
 نرود شاہے دا ہے رب کپڑا حضرت کے فرمایا
 اُس راتے تاریاں پوجن سورج بت پوجاے
 کر مشرب تاریاں طرے سجدہ کرن پوجاے
 جدول ستارہ قائب ہو یا کہن نہاد رب میرا
 چند اسمائے چٹھیا جس دم جانن تیرے لگایا !
 غائب چند ہوا ماباں نظروں کھا دل قسم الہی
 چمکیا سورج دیکھ حضرت نے دے خیال ڈرایا
 بہت بڑا ایہ مول ظاہر تیزی نور دسا !
 قوم میری میں بہت بیزاری پوچھاں شرک کما یا
 مال ہزارہ گئے در باسے نہیں چلیں الہی !

زندہ ہرگز نہ بن نہ دھویا کل داسے جا دن !
 جو کرنا اُس ہوناں او ہو کون روکے اُس تائیں
 وقت غیبے مانی حضرت آجاندی دھڑ فاسے
 چان دیکھ لپٹیا کپڑے دیکھے ہو نہ کوئی !
 شاہ ظالم تھیں ڈر کوبی بی رکھیا بھیت بھائی
 دوا لگلاں درود شہدوں بھراں شاہ کے چمکیا
 اونوں چھوڑ گھر ازل آئی بھید نہ سمجھے کائی
 گز گیاں ست برس ان یوں نہ گئے تے ہلے
 تیرے بان سالوں تنہی جو میرے دل رہندی
 ڈر نرود دل ظاہر نہ کیتا ہن اُس گھر میں لیاے
 بہت پیار دل ساتھ خوشی ہے گھر دیو چہ لیا یا
 یا آئی من رنگ کون تیرا رب آ یا
 پچھیا باپ میرے رب کپڑا پھر نرود سٹایا
 چپ مول بھرائی سن کے کج جواب نہ آیا
 نرود قائل بھی پوجا کرے پوجا رب نہ کائے
 ایہ رب ستارہ میرا حضرت دیکھ چکا رہے
 کدے دے کدے غائب ہوئیں تھیں رب او حیرا
 چند پوجا ریاں دیکھ حضرت نے بھیا ایہ رب آیا
 دکھائے جے رب راہ نہ سدا قوم راہ گمراہی
 پوجا ریاں سورج دیکھ کہن پیرا یہ رب میرا آیا
 غروب ہوا پھر کہندے حضرت تیرے ہی نہ رہا آیا
 زیر اسماندا جو خالق میں ہے اُس پوجا یا !
 نرود تخت پر بیٹھا ڈٹھا بہتی شکل سیاہی

سرست غروب غلام کینراں علقہ گردنسا یا
 ایہ خداوند ہے سمنا ندلاں نرل میں مہکلاں
 ہں کرنی خلیل الہی کہندے مانی تائیں !
 قوم میری میں کراں ہایت حضرت نے فرمایا
 رتہ سد صاحب میرے نے منہل ہے دکھلایا
 کہن ساڈاں معبوداں نول مخول کیوں میں کردا
 حضرت کہن نہیں ڈرتیاں طاقت کیا انتہائیں
 آرزو نام جو تاپ نی مابٹ اُس بڑا بسایا
 قوم اپنی نے باپ اپنے قول حضرت کہن مناکے
 کوئی جواب معقول نہ آوے آخر ایہ سنایا
 حضرت کہن انہاں نے ہر گز راہ توحید نہ پائے
 تن جواب حضرت سے پاسوں گئے کہن نکاسے
 کریں مخول اساتے تائیں ہاں سچ بتا ندا
 زمین آسمان اندر جو کچھ سب بنا دن والا
 منہل قسم اُس ذات ربے دی کوئی تدبیر کراں
 اک دن شرک خوشی منادوں کرن بتا ندا میللا
 میں بیمار بنی فرمایا پا منع قرآن و ن
 رکھ کنوے ہتھیار اوہرے تے پھر اس آجاو
 بت غمانے دی پوجا دلے کرن پوجا جاں آئے
 معبود اساتے توڑ گوائے کس ظالم واکارا
 ابایم اسٹریاں بتاں ہے سی بڑا مندا
 عدالت و پیر لیا کرتے چمن کیا ایہ ہے کم تیرا
 نہیں اعتبار تے پھر انتہاں و تن توڑن والا

دیں مانی کون کونئی ایہ مانی آکھ سنایا
 ارور دسب بندے اس سے اسوں میں بھلاں
 داد واہ اس سے بندے توشے کپ توتہا کیوں نہیں
 بت نہ پوجو پوجو رب نرل میں جہاں بسایا
 شریک نہ اس سے ساتھ بناو ہے اُدہ واحد آیا
 بہت ایندا دل تنہا میں کیوں نہیں قول ڈردا
 دے سکن ہے ایہ تھیکھاں علم دیندار بے مایں
 دوہتاں اکھا تو چہ عمل لگا کے بنا سوار سہایا
 قایمہ کیا کسان نرل دیشے پوجو آپ بنا کے
 مادے باپ پوجیندے ساتھ سناں دیکھ پوجیا
 نقصان قلع بے جاں تیل میں کیا کسے نے پائے
 قول کوئی ستاراہ لیا ندا ہر حیران پکارے
 حضرت آکھن حق کلام میں ہمیں کساں سنا ندا
 حیات لایق دیاں گواہی اوہا لہر تعالیٰ
 جدول انتہاں قش غافل ہو سو بتاں توڑ گراں
 باپ کہے چل اہما ہما ہما پسا کوسلا
 ساتھ ہتھیار توڑے بت پھوٹے ہاں سے پھوٹا
 کیتی سوچ دے دچہ حضرت شاید نصیحت پاو
 دیکھ بے عزتی سخت انتہاں دی ہر حیران سناے
 بت توڑن دی قسم جہاں نے نئی کہن اسکا را
 پیش کردا اُس چہ عدالت ہر کوئی لول سنا ندا
 فرمایا ایہ توڑے ہون جو ہے دچہ روڈیرا
 کرو کئی ہے خود دتن گزریا اپنا حسالا

شرم کنول سر نیال کر کے کہن حضرت دیتا میں
 نہ نفع نقصان پہنچاؤں فائدہ کیا پوچھاؤں
 سمجھ گئے بت اس نے توشے تال پھر لول سنا
 ہو شرمندے آپس اندر کہن صلاح بنائیے
 دھوپ میدان چو طرف دیواراں کر مضبوط بناؤں
 اک جلاؤں کہ تدبیراں حضرت نول پیراؤں
 اسے اک ٹھنڈی ہو سلامت اللہ نے فرمایا!
 حکم رہے تھیں علما بالین بنیاں مانع بہاراں
 بدعہ اعمال زنجیر جو بٹرنے بدن سلامت تارہ
 چشمہ نکل ٹھنڈا پانی پاس حضرت دے آیا
 میثاق اندست دیہارے بنی ہے اس جا میں
 قربانی نذر دیاں رب تیرے کہ تیرو دنگیاں
 کہن حضرت نرود ظالم نول رب قبول نہ کرنا
 عزت دیکھ نہی دی پھر بھی نہ ایمان لیاے!
 بیٹی سی نرود شاہی دی دیکھ ایمان لیسائی
 نیک نصیب جہاندے ہے سن کچھ ایمان لیاے
 سواہینے پھول حضرت پھوڑ وطن ٹراے
 جنائین الوجہ شہراک آیا بندے نظری آؤں
 اسے کپڑے پہن غلافی ہے اک طرفے ہماندی
 غاوتلانی سریشوں بچے اقول جلاؤں ساکے
 با نقاب چہرے شہزادی غافل لولن آئی

قول خود جانے بل نہ سن پہنچئے کیا اتہا میں
 کرو عبادت و امر خالق پھر حضرت فرماؤں
 بے انصاف نہیں شک قول میں حضرت نول فرمایا
 معبوداں اپنیال کہیے مزد ابراہیم جلائیے
 نرودی قوم اتقا قول پاس نول بالین نال جلاؤں
 دیکھ ایہ حالت کل ملائک سجود رب کراؤں
 اپرا براہیم نہی دے حکم الہی آیا!
 حضرت بیٹھے جنت اندر کل کھڑے گزاراں
 کس نول ملائت اتنی رحمت لکھے کرازارہ
 نہ گھبراؤں پاس فرشتہ حکم رب پہنچایا!
 ہوجیران ہے سب کافر و کاشان جہان میں
 جہانزراگانیں راہ رب سے اس نے ذبح کرایا
 باطل اپنا مذہب نے چھوڑیں رہیں جہنم مٹوا
 بے نصیب نذل دے کاثر سمجھن نہ سمجھانے
 پٹھایا کہ حضرت اسنول رحمت تو نہ سلائی
 اتھ ہدایت پاک ربیدے جنوں راہ دکھلائے
 عشق رہے دھیراں نپود دولت خویش عریض بھلائے
 بہت ہجوم کٹھی جاندی انہاں طرف سدھاؤں
 پیچھا حضرت کہن گئے دھو شہادی جو رکھانندی
 مل کر حضرت ساتھ اہاندے بیٹھے اکت کناے
 منہ حضرت دالیکہ کہے پھر مریاں لوڑ نہ کاٹی

رسم مطابق شاہ شہزادے دو مال نقد پڑھایا
 کچھ دن رہ کر حرم سمیتاں شرف شام سرھایا!

بیان رہائش کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شہر فلسطین میں

مہر شہر و احکام ظالم عداس دی جاں آون!
 شاہ سقیال جاں آون بی بی دا مجلس طلب کراندا
 پاک خداوند پرزہ پا کر حضرت حال دکھایا
 چاہیا پھر دوبارہ پکڑاں رب زمین دھسایا
 بی بی نول قراون لگا تیری عظمت عالی!
 وھیال و انگ انگل ہی سب لے سبھا لگا میں دیتے
 تیک ٹٹھی حال نیت اس دی بی بی بات بتائی
 طلب کرنا حضرت تائیں کہنا بخش خطائیں
 جبرائیل الہول آیا بعد سلام سنایا!
 سن کر حکم شاہی چھڑ دیندا رحم ہی نول آیا
 دعا حضرت تھیں صحت پائی کھڑے شکرانہ
 حضرت کے اس راہ آون تھیں شاہ ہدایتاں پایاں
 ہر بھی حکمت حضرت تائیں مٹی سی سلطان

بی بی ہاجرہ سارہ خاتون حضرت دہاں لیجان
 ابراہیم بی فرمایا ساسا نول رب دکھایا!
 اک دن خوشنول حضرت تائیں راہ خاتون بی
 فلسطین شہر دے اندر لگے حضرت رہے
 بیت المقدس بن جس باگھر قبلہ رب بنایا
 اسے تحلیل تیرا ایہ قبلہ تے قبلہ سب نبیاں
 پھر بابل وچہ جا کر حضرت رب داکم سنایا
 ہم پتہ پتہ بھیا رب دامتول حکم ربانا

پکڑاں ہی دوہاں تائیں شاہ سے پاس ہنچا ورن
 کسے علیحدہ حضرت پاسول تلوت طرت لیجاندا
 متھنڈا نہ کیجاول بی بی بازو رب سکایا!
 نوڈیاں تیک گیا دھن صحتی اکتیں نور گویا
 میری توبہ کھڑواری بخش دے رب والی
 بھل جواگے میں کر بیٹھا کریں معاف تھیتے!
 خداوند میرا دوست رب داکم کہ کرے دعا
 حضرت کہن نول وں میرے ہے متھالہ نصائیں
 بادشاہی تھیتے دے کر و معاف بتایا
 ادھی چھوڑ دی اس شاہ نول دخل کوھی پیپایا
 خدمت سارہ ہاجرہ بخشی جس دیاں عالیشان
 طفیل بی بی سے ہر حور اتال اللہ پاک بچایا
 نالے حاجرہ ٹوٹن مائی اس راہول متھ آتی

راہ کنعان اندر پھر سارا گزر بحال سنالون
 پر وہ جو دھیر تیرے میرے کے فضل اٹھایا!
 ہاجرہ بی بی بخشی تینول کہندی نیک لیبی!
 ہر اک تائیں حکم ربیدے گئے حضرت کہنے!
 حکم سب تھیں جبرائیلے پھراک رکھایا!
 رب فرمایا کریں ہدایت نر و دے قرین بھیاں
 نہیں پوچھائے لائق کوئی با بھول رب بتایا
 نر و دیہانہ حاجت رب دی آسمان پرینا

کراں لڑائی مار تیرے رب قبضے کراں خدائی
 طرے اسمائے تیرے چلایا تیرا پس پھر آیا
 سمجھیا مطلب پورا ہوا طرے زین دے آندا
 کہن نکالے ابراہیمال مار لیا رب تیرا !
 حضرت کیا رب میرا نہ ہرگز مرے کدائیں
 مزد کے کہو رب اپنے نول سے کچھ ہے وڈیاٹی
 حضرت کیا فوج نکالیں زور اپنا از مالوں
 شہ کھ فوج اسوار زرہ لاوچہ میداتے آون
 ہر اسوار اپنے امر دے پھر ڈنگ چلا ندا
 پھر اک کمزور اپاچ جو سی شاہ سمجھنا ندا
 سوائے دن تے راتیں مغتر اسے نول کھاندا
 کون ہدایت ہر ہر تائیں حضرت واپس آئے
 کرباں والی رات مبارک نور حضور پیارا
 نور اللعبد دی خواہش بی بی سارہ تائیں آئی
 نہ سہمی سی شکر ہر دم میری دولت کئی !
 نور نبی جس لیانا یں چین کیوں اس آئے
 با بھول نور نہ سینہ روشن با بھول نور نہ
 ایما نور ایمان دلال وجہ عشق حضور لگا ندا
 غوث قطب ادایا تمامی نور وں با بھول کائے
 نور الہی چمکے دل وجہ دنیا حرص مٹائے
 موٹاں دلتاں نورال اقول جوین ترے کلاماں
 انس اس نور وں سارہ بی بی بھول مینہ سارہ
 نول مینہ گزرن پھوٹاں حضرت اسیلے

کو تدبیر لگا پھر سوچنے کر کے مغتر کھیلائی
 خون آلودہ کر کے خالق پھر اس نول دکھلایا
 کو تدبیر خوشی تھیں اتنے سے بجائے نہیں سمجھنا
 بھریا تیرا ہوا دیکھیں زور بڑا ہن میرا
 دائم تاہم با بھول اس سے رہی کوئی سدا میں
 فوج گھلے دل میریاں ذوال اکھیں کرے طائی
 میرے رب ہی فوج اس کی نول نہ تاب لیا لیں
 شہ مکھ پھر بھیجا رب اک اک اپر دھادون
 گوشت پوست تے رگ آنتاں ہڈیاں بھی بھاندا
 ران اپر مزد دے بیٹھا پھر نک اندر بھاندا
 نوکر پر مار کر بندے ماریدا مرجا ندا !
 خوشیاں کر دی سارہ خاتون الی سمجھے ہمائے
 ہجوہ دے دھپہ شکمے آیا جا گیا بخت ستارا
 نہ ملنے تھیں رنجی ہوئی ہو نہ بھائے کائی !
 ہجوہ لٹی امانت میری تے میں طالع پٹی !
 گھڑی شکمے کئی سالان دانگول جیوئی بھانپائے
 جس گھٹ نور نہ ظاہر ہو یا کفر وں لگے جت سے
 گریہ زاری سے وجہ غمراں جاندا وقت دیہاندا
 نور وں با بھول سوئی سالک کسے مراتب پائے
 نقش آماں تر شیطا نول ایو نور بچلے
 حلے نکھال پاکہ بتیاں بناں غلام غلاماں
 رہی نہ خالی بہت افسوس آخر مقصد پایا
 وجہ جہان پیدائش پانی پانی خوشی غلے

دیکھیا بی بی سارہ خاتون جاں آوہ نور خزانہ
 جھلیا جاتے نہ نغمہ تہ تیہیں حضرت کہے سنا کے
 مینوں پھر ایہ نظر نہ آئے شاید ہٹے جھوڑیوال
 آیا حکم ہے مامرنی کریں خاتون سارہ
 من رضا الہی حضرت پھر دو اونٹ منگائے
 دو بے آپر خود چڑھ جانے کے کچھ سوچ لائے
 اسماعیل تے ہاجرہ تائیں جھڑا اس جاگہ آون
 صفاروہ پر ڈھونڈن پانی دوڑ ڈھونڈے مٹا لیں
 پانی باہجہ ترفندی رہتی ہے نہ خالی آئے
 لکھ شکرانہ پڑھدی بی بی دیکھ پتھر دیاں تھاناں
 اک دن رب سبب بنایا بڑے سوداگر آئے
 لے جانت بی بی پامول انہاں ڈیرے لئے
 ہاجرہ اسماعیل جدائی کیتا تنگ خلیسے
 ایسے طوراؤن تے جادون وقت گزرے ٹاؤن
 پاک بیتاں تھوڑا تھوڑا ذکر کراں دل کردا

دھیر سنگ بنی پیر سینے میں کر پیر نشا نہ
 بیاتے بیٹے دی مانی جھل جھوڑو جا کے
 ردون لگے سن بنی خزانے یارب کیا کریاں
 جیوں ایدر امی ایسں ہی راضی کریں عذر نہ چارہ
 اسماعیل تے ہاجرہ بی بی آپساک چڑھائے
 ان جوں جاگہ خانہ کعبہ ایتھے حضرت آئے
 بی بی ختم ہریا جاں پانی پانی کیتے نہ پاؤن
 جھوڑیا جھل اسماعیلے وچہ آفات ہزاراں
 پاؤں اسماعیل ری دیوں زمزم رب وگائے
 میرے الہ منہل بیشک نور خزانہ
 قاتلہ پانی تھیں ترہا یا زمزم چاہ دسائے
 پشیم بنے تے ویتھے بی بی اپنی گزر کرائے
 لے اجازت سارہ پامول مل دے اسماعیلے
 بطور نمونے لکھیا جان جو جیلاں پاؤن
 حُب ہے دل گل بنیاں دی ہر ہر دامن بردا

بیان قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کا اور فضیلت قربانی

وچہ حدیث آیاتن راتیں ڈٹھی خواب خلیسے
 ہر دن دوستاں دنال وچہ چھپ سوشتر پچھانی
 چوتھی شب فرزند اشارہ خواہوں حضرت پاؤن
 نوال سالاندی عمر مبارک اسماعیلے آری
 حاجرہ بی بی نول قریا حضرت بی خلیسے
 اکتیں اس دی مرمہ پانویں پاک پوشاک پٹا نوں

کر قربانی کہندا کوئی سا تھا آواز رسیلے
 اتنا مال خلیل بنی نے کر دتا قسربانی !
 اسماعیل تے ہاجرہ بی بی طرفے فجرے آون
 دنگ ہڑے چند دیکھ فلکدواہ واہ روپ الہی
 عزیز مشک لگانو شبنوی بیٹے اسماعیلے
 کھاؤن جائے دعوت لکھو ٹوہیں دینہ لافریں !

بی بی حکموں غسل کریندی لوریا اسمعیلے
 چھری رستی پھیل چھپا کر بنی غلیل لیاندی!
 شیطان کہا باپ بیٹے تول بی بی ذبح کرائے
 پھیلی عمرے اکثر بیٹا ترس دیاں جس پایا!
 تے بن اس تول ہاں بھگتا ہوں کھیل کرنی کرائے
 کچھ بی بی جے حکم ر بے دامیر اندرون کائی
 رعنا ہی دھیر راضی ہر سال میری لکے گامیوں
 تیافت کھاناں سمبیا ہر سیں شیطان اکوٹنایا
 اسمعیل کہا پو میرا کسے کدائیں آوے!
 نہ اعتبار جو ہاں بھول پھول میں پر چھری چلاوے
 شیطان کہا رجب حکموں بیشک ذبح کر اسی
 اسمعیل کہا سب حکموں ہر دن جے کھاناں!
 لتا جاندا مگر پوڑے اسمعیل پیسا را!
 یوں ذبح کرال سب حکموں راتیں سفنہ آیا
 اسمعیل کہے اے بابل کر چوں حکم ربانا
 میرا کاون والیاں وچوں لٹا اللہ پانویں!
 قَتْلًا اَسْلَمًا وَتِلْكَ الْبُحَيْنِی دوتوں خوشی برضاؤں
 امرا لہوں ڈھل نہ لائیں بابل عمل کسانا
 پیر شہر میرے تول بابل کہا اسمعیلے
 غنی جان کنڈن کھیں بل کر کپڑے تلخ نہ لائوں
 کسے ذبح جال میرے تائیں حضرت گھر تول لائیں
 کر مضبوط لے تول حضرت بعد امتحان پیراں
 گردن تانبہ دنگ ہوئی نہ کئی حکم الاہول

کہندی کھان منیا نت جانویں اپنے باپ بیلے
 ہاں بی بی ہاں سوں شکستہ شوقوں وہاں تکاندی
 معاف اللہ کتایہ ہر کے سن بی بی فرمائے
 ہر دم وچہ جہانی رہنڈا شوقوں دیکھیں آیا!
 کچھ شیطان غلیل ہی تول حکم اللہ فرمائے
 اوہ دوسرے اوہ دوسرے ہورال دخل نہ نہائی
 اسمعیل طرف پھرایا آکے اکھساں تینوں!
 ذبح کسے پو تیرا تینوں سے ہنسا توں آیا
 وچہ جہانی میری ہر دم غم تھیں تیر دیاوے
 میرے ہاں بھرنہ دوجا بیٹا پھر کھول گل لاوے
 بھالویں سچ نہ نہیں میرا وقت سرے پر اسی
 داری ولدی گھول کھالوں کرال مذہباناں
 کسے غلیل میں اسمعیلا ڈھٹا خواب اشاہ
 اس سقنہ دی سمجھ حقیقت دیہ جواب بتایا
 جیوں ڈھٹا توں پاسین بابل جلدی ذبح کرانا
 دوسرا شیطانوں پھنا بابل حکموں عمل کائیں
 ذبح طرف نہ کیتا بیٹے رحم نہ پوسے وفاقوں
 رکھیں یا دایہ میریاں عرضاں جلدی حکم جہانا
 کسے نہ نہ تیں دل میرا پھیر چھری کر حیلے
 بے ادبی بدنامیوں بابل خوف بڑا ہی کھاناں
 مال میری پیرا بن دینا میرا سلام سنا تیں
 گردن چھری چلاوے زوروں حضرت کئی کئی لیں
 جیوں جیوں کسے تیں تیں ثابت حکمت پر داہل

اے کم ابراہیم نبی واپسندہ اللہ فرمایا
 اندر خواب نشان ہو و اجیوں کر نظر نہ آیا
 رب کہہا از مائش میری مخلص تہم بتاواں!
 دہے حضرت جبریلے پھری دے ہٹھ کرایا
 کیوں جے حضرت نبی محمد شیت اُس دتھیں آنا
 فتم بتیاں سرور عالم ملے اللہ دے تائیں
 اصحاباں نول حضرت کہندے نبی خلیل الہی!
 بہت فضیلت قربانیدی پاک نبی فرمائے
 اک اک بالوں اک اک نیکی ابو نواہوں پاسے
 طاقت ہندیاں جو نہ کرسی سرور حکم سنایا
 دس تار بخول باراں تائیں جائز ہے قربانی!
 گوشت گھل پیشاب گوبر بڑھکیا نوپ تلاء دن!
 عید پڑھن تھیں پیلے کھانا ناپ چاہیے کھانا
 پاک پوشاک غسل کر جائے جتنے قدم اٹھائے
 ہر کلمہ جو خطبے سنیا خاطر عمل کھاؤں
 بچیں گانے تے بل دو سالاح جائز ہے قربانی
 خوب پلے تاں چھ ماہ جائز کتب اسلام لکھایا!
 دند کن سنگ نہ ٹٹا ہودے نہ لاغرمیساری
 قربانی دے پڑے داسحق جو حقدار دگوساں!
 طالب علم دے سے عربی ایہ بھی حق رکھاؤں
 ایہ قربانی جانورال دی سبق ہے اہل ایمان!
 وقت دانش نہ زہرہ جائے بولے رسیلے
 کر کردیال سب شہیداں لاشاں تھیں چایاں!

خواب ہو کر کس طرح دکھائی ڈٹھا جیوں کرایا
 حق زنج کرن دیوے خون نہ ریب دکھایا
 حکم قبول کرن دایدہ قبول اجردیواواں
 بیٹے باپ بلند مراتب دے کر قدر بڑھایا
 واہ سبحان اللہ کیا فضلوں والی درجہ پانا
 اصحاباں نے عرض سنائی قربانی حکم سنائیں
 یادگاری یہ سنت اُس دی مائے کارن آہی
 جانور جو قربانی والا بال جو اُس پر آئے
 قربانی کرو جے طاقت ہو و حضور تاکید کرلے
 عید گاہ آون حق د اُس داسنت امر بھلایا!
 عید مبارک دے دن افضل کیہا نبی رحمانی
 عشر اندر وہ حساباں عملاں ساتھ لکھاؤں
 تتر برس دی بندگی جتنا ہے اُس درجہ پانا!
 اک اک قدموں دے نیکی ابو خدا تھیں پاسے
 غلام آزاد کراؤں جتنے اُس دے سے تھماؤں
 ذنب چھترہ بھیڑ جوتا زہ ہے سدرست بچانی
 بکرا بکری سال پورے دا جائز ہے فرمایا
 ارحم کاٹے جو لنگاں منظور نہیں رب باری
 میکن یتیم اڑھے تے لولے جو بیوہ عورتاں
 حق دارانہے حق نہ بھنوں پاک نبی خداؤں
 تن من دھن کپڑاں ریبکہ ہو ذبح انساناں!
 پت بھر بھتیجاں لاشاں تے ہو ریا ر لگیلے
 خود بھی جان پیاری واری لایاں توڑ پڑھایاں

بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بنائے گئے

بافرقت قربانی یقین شکر خداوند کریم دے
 اک دن جبرائیل الہیوں آن سلام ستایا
 بدل سائے نظر جو آویسے اس ہمراہ سدھاؤ
 جبرائیل لیوے پھر عیسیٰ الہی لاؤں !
 پھر لاؤں گے حضرت دونوں کرن دعائیں
 چھل کر جبرائیل بتایا توں تمہیر کر آیا !
 ٹھیک دتا کر اسال کھاتاں ایہ گھر پاک رکھاتا
 قیام رکھو تے سجدے طلیاں خاطر ایہ گھر آیا
 باپ بیٹا پھر کرن دعائیں اگے اللہ تائیں
 یار رب بفضل کرم یقین میوے رزق کھلائیں
 رب فرمایا جو کوئی منکر نفع دریاں دن خود دے
 فرمایا اُن کریں آوازہ آؤج اتھساں !
 رب فرمایا ہر اک عانی ایہ آواز پچاسال
 خلیل آواز کرے اُوہ جاندی خلق جتھوں تک جا
 اک دن کہن خلیل الہی الہی من دعائیں
 کیہا رب یقین نہ تینوں پھر حضرت فرمایا
 اُٹھو چار جناور پکڑیں حکم الہی آیا
 پھر مار آواز بلانویں انہاں دیکھ حکمت میں دور
 گواہی تر مور مرغ نول فزع خلیل کراندا
 اک اک نول پھر پاس بلائے واہ قدرت رب تائیں
 اُڑ کر پاس نبی دے آملن میں نول آپ بلاؤں

آئین بی سارہ طرفے منے حکم امر دے
 تیار کر دیا عانہ کعبہ المدینے فرمایا
 ہل کھڑا ہوئے جس جا گھر جا گھر اس بناؤ
 مدد کرن فیض اللہ بھی متبرک جگہ بناؤں
 کریں قبول تول سننے والا حال جائے رب سائیں
 بن چکا ناں حضرت تائیں حکم الہی آیا !
 میرے ساتھ غریب نہ کرتا تے طراوت کرانا
 بہت آداب ثمرت مٹے اس والا مدینے فرمایا
 ارحم اکرم خالق رازق امنوں شہر سائیں
 جو ایمان لیاوے میں پر آبہ روز سترائیں
 پھر بڑی بگڑ وچہ ورنج پاسل حکم جہان سے دے
 کہن خلیل آواز میری ایہ پیچھے کی کس ہائیں
 پودا دے دی پٹے مالوال رحمان سپہ ساسال
 اللہ فرض کیتا ج آؤ لیکھ کہن سن حاجی ہا
 مڑے کیوں زندہ کریں فرمایا رب سائیں
 حق تیرا یہ حق حکم ہے دیکھاں دل دہر آیا
 کہ کے ذبح جو ہر اک ٹکڑا رکھ پہاڑ ستایا
 آؤں دھڑے پاس تیرے اُوہ دیکھ کریں خود دے
 سر جو ہار کھیا اک جا اعضا الگ رکھاندا
 کھڑا ہوئے سر پہ ہوا دے جڑن لعل سائیں !
 حقیقت زندیاں ہوں دھڑی لیکر بلینوں پلن !

مال اسباب خدا سے نامول حضرت بہت کثاوں
 کھان پہنچائی حضرت تب تک روزہ رکھن
 زیادہ عمر و ڈیری پر نہ ہوا اولاد خلیلے
 گائے بچھڑا بیٹے وانگوں شوق بی بی بی پائے
 سمت دن رات مسافر تائیں لیا نبی خلیلے
 حکم اللہ تھیں یا مال بندے بڑے جوں سائے
 لقمہ پھڑا ذبح کر بندے بھن کباب لیاے
 کہن مسافر قیمت تنوں دے کر کھانا کھا لوں
 کہن مسافر کی ہے قیمت حضرت نے فرمایا
 سن کر حیرانیل کہا پھر حضرت نبی خلیلے
 فرزند ہوی گھر تیرے حضرت نام اسحاق لکھانا
 دانگ سفرین کر آئے کھانا مقرر کھواسے
 قوم کفاروں انہاں تائیں اسین نجات ملائے
 سن خوشخبری پت پوتے دی سارہ خاتون ہستی
 غلام بڑھا بہت میرا سببی بی بات سنائے
 برکت رحمت اس گھر آپ اللہ پاک پہنچائی
 بچھڑے ٹہال جمع کرا کر حیرانیل پکائے
 گھر حضرت ایک نیم خشک سی پیر جبریل لگایا
 حیرانیل کہا کھانی بی بی بی نے پھل کھایا

سکین قیم مسافر پر وہ تائیں بہت کھوا وں
 حال تک ملے مسافر تائیں تیکلے کھانہ سکین
 پتہ سارہ تائیں دتا نہ سی رب خلیلے
 پتے دانگ پیار کریندی تھیں کاپ نہالے
 لقمہ رکھن کھان نہ حضرت بنائے بے میلے
 سلام علیکم کہن بیتا و طلبکم نبی سنائے
 گراؤہ کھان مسافر تائیں حضرت علین پھائے
 حضرت کیا وہ قیمت نہ انکار کرانوں
 ٹھہر سہا لہر کھانا کھاؤ بعد الحمد ستایا
 ملک اسین خوش خبر لیاے بھجیا رب خلیلے
 تے یعقوب ہوی پت اس دابے حدشان بنایا
 شان شہر پھر کو طینی دل حکم رہے تھیں جائے
 تے اس ظالم شکر قدیں نام شان مٹا ہے
 ہیں ضیف جنال کی بیانات حیرانی نہ سہی
 کہے فرزند حیران نہ ہورب جو چاہے ہو جائے
 بی بی سارہ کہا نکا دس نشانی کافی
 قدر یادین اللہ اللہ محمول زندہ ہو دوبارے
 سر سبز ہوئی او حکم رہے تھیں پتہ پھل دسایا
 تے فرزند سال ب کہن جن نے حکمت بنایا

بیان حضرت لوط علیہ السلام

لوط نبی دے گھرنوں تے آسلام سنائے
 ساتھ حفاظت کھے سالوں کھانا اچ کھوائے

اس دے بعد لٹانیک نوری شہرستان سدھائے
 آکھن ایسا ہے گھرنی بندہ جو سال رات رکھائے

حضرت لوط تکن دل چہرے واہ عجائب شکلاں
 منظر کپڑے پہنے ہوئے اک قہیں اک کمالاں
 قوم کرے دبدی انہاں قہیں میل کر دے فرمایا
 سخت ڈاؤن سے اچ والا کیوں نہاںوں کھال
 آنرا ندر گھر سے گئے کرن مہان تواری
 حق جوانی مہاندی ڈھٹی قوم کھساراں
 انہاں نول سچا دل حضرت کیا منوں میرا
 جو ب بھیجا حکم سنا نوالاں مہانت سارا
 شہرستان جوار وارا با اچھو سدوم شہر دے
 بے عزتی کرن سوداگر مانیل کرے دو بھایا
 حضرت کیا بینار تسان قہیں میں کاری ہاؤں
 چوں تے جو ساتھی میرے بخش نجات غفارا
 دروازہ توڑن نہ منہ موڑن کہن میں قہر ساؤں
 حضرت کہن مہان میرے نے بدیل پکڑ لیتا ہیں
 حاکم واکوں رعب کھاؤں کہن نبی سے تائیں
 مدد کریں نہ مول انہاں دی دھیں یاد پکاراں
 مرقی نفس بھلائے ظالم اثر نہ بات نبی وا
 نرم جواب کریندے حضرت لڑکیاں عقد پھٹاؤ
 عمر محمد سرور والی المد قسم اٹھائے
 حضرت قہیت کرن نہ من مہانل پردھاؤں
 تھیلی واک ہر یا منہ سہناں کچھ نہ نظری آئے
 حضرت تائیں کرے طعنہ مہان جو تیرے
 اکھن لوط کہیں مہانل محنت دین اسانوں!

اچھو ریش کسے لول اتری کچھ ہون ملک مھال
 پایا اندیشہ حضرت تائیں دیکھ مہان حوالاں
 طرے لوط گئے مہاں بھیجے دل فکران و مہ پایا
 گھر مہاں نول موڑتے ہنود دشمن کافر لکھتاں
 حضرت سے گھر کا فروری چہر کرے جاتا دی
 حضرت سے گھر جو شہیل آئے کم بوسے بکاراں
 بدیل چھوڑو ڈر و خدا قہیں اس ما غنبد ڈیرا
 کمی زیادہ کراں نہ ہرگز سر تھیں لاہنواں بھارا
 شہریت مہیں دل مرطل نہ ملن نظر تائیں کرے
 ظلم انہاں قہیں تعلی خلقت کر دے بیویاں
 بدعا کراں میں ب تسان لول سے قہر قہاروں
 ہر دم فضل تیرے مہاں آساں کتا حکم ستمارا
 حضرت کہن بے طاقت ہوندی بندہ موڑ تسانوں
 بے عزتی نہ کروا ساڈی ڈور خداوند سائیں
 یتوں منع کیتا کئی داری کہیں نہ کچھ سائیں
 یتوں کی جو ساڈی مرقی کر ساں قوم ہو کاراں
 بد فعلی پر پختہ قائم گنبد بہت عقیدہ
 کہ قبول جہاں تسانوں مہاناں بدلے بھاؤ
 قوم جو لوط پییر والی راہ گمراہی پائے
 ناں حضرت جہر ل انہاں پر لک اشارہ پاؤں
 کہن حضرت لول ساتھ جلاوے لول کیر کرے
 جادو کارن پاس بلائے کر ساں تنگ سویرے
 توبہ کر ساں فعل پھسے قہیں اکھال حق تسانوں

منہ اُپر لا جہریلے پہلے موافق کرتے
 بدن اہمال و خشک ہو یا پھر توبہ تائب کر دے
 دروازے شہر کس بند آگن راتیں نکل جاؤں
 حضرت جبرائیل فرشتے حضرت نوح فرمایا
 پیچھے ہٹ کر دیکھن تائیں فضول بچائے
 تھوڑی بات گئی ہے جائے حضرت اہل ایمان
 ساتھ ہی داکیا دور اٹاؤں پڑھیا جس ویلے
 بدکاراں دیاں دستیال پھول چکین اٹھلاؤں
 اہماتال نہیں اُپر اہانتے ایٹ تپھر برساؤں
 پھر تخت زین اٹا کر رکھیا چوں لہ فرمایا
 اُن اس جاکو پانی دے جسے بحرے کوٹیکارن
 دیا داسا کی بھوسہ بھل دیر وقت کو اسے
 اک اک سانس جو قیمت والا خرین رقم لیاٹے
 سر قریں لے لک پیراں تائیں گل معنا جو آٹے
 اک اک مال جو جسم تیرے داکس دی یاد پکائے
 کس کارن تہہ پیدا کیتا توں کی کار کماٹے
 کس دی خوبی جمال اندر کس نے رزق پہنچائے
 سجن دشمن دنیا اندر ہون سب ازمانے
 جن مرن میرا تھ کس دے کس نے لکھ لکھائے
 نفس شیطانی شرال پاسواں فضول کون بچائے
 نظر لال پہ پا کسے دی مطلب نیت پائے
 کفرول گنگا بولا اندھا منافع عمر گوائے
 سرچھل مولا ظالم تو مال کیوں کر من سترائے

پھر پچھن و قصد کریند وقت گئے بھل بیتے
 پر جہریلوں ہوئے رافقی طرف مڑے پھر گھڑے
 صبح ہوئی تال بدلیساں مہالوں لوط سادوں
 لے جالینے اہال تائیں حکم خدا دا آیا
 شام یا صبح کٹھے جانا حضرت حکم بجائے
 مری گھاراں دے سنگ پوری بن عملوں کیا ماناں
 جبرائیل آواز دل بچڑے لگے پتے کویلے
 ملائیک لڑی کئی کوئل تک طرف سامن لیجاؤں
 ہر ہر اٹ اُپر تل ہر ہر اُپر اُپر چلاؤں
 حساب غلاب خداوندہ جائے یا جہاں پیدا یا
 رب موجود نشانی رکھتی عیتر بنیدل کارن
 خالق خلقت پیدا کر کے اپنے حکم سنانے
 خدا ذرا دلیکھا ہوسی دم کتھے نہ چائے
 تک اکھیں کن منہ کی پڑھیا پیر تھ کرٹ چلائے
 طلب دیدار یا ریتا عجبے کیا دل حرص رکھائے
 آدن جلاؤں دیر دنیا دے رات کیا تھ پائے
 امر نبی جو حکم قرآنی کس دے کہے بھلائے
 اندر تسی تھیں دن تے راتیں کس نے عیش کرائے
 شرع قبرل مشر دھاڑے کیڑا رحم کماٹے
 او گتھاراں پر تفصیراں پھر کیڑا بخشائے
 اپنا عشق چاہے جس لائے قرب حضور دکھائے
 تو راہی مردہ دل توں کر کے نقل جو آٹے
 من نصیحت ہے حاج و ملا منافع عمر نہ جائے

ازماون کارن بیویا خالق محک امانت آئے

لکھتے تھوڑے نوں بہتا سمجھیں چھوڑیوں میں ہوا

بیان حضرت اسماعیل علیہ السلام

وقت ترغیب سے بیٹیاں بڑیاں سمٹ تاکید کرایا
مزا دین اسلام ایسے پہ فیول سب رضائیں
کس کم پاروں فی خلیفہ السدس سال بنا لدا
فکر رکھیاں کی کل کھاساں کھایا تے ورتایا
بیجا جو کم دنیا دیکھے پہلاں دین کرانوال
بھائی اسحاق و اسحاق پوتھیں ہنرک ہر اشیانے
کہن حضرت اسحاق بلا برتوں نایاں ہیں ساٹے
اسحاق بیٹوں کے لہر شہب تسال فرمایا
سروار دو عالم ہی محمد نشیست اس دی تھیں آکے
لونڈیاں عقد پناں ہی جائز ہوں انہاں نون جانے
وچہ افسوس نایاں ہوئے سکھ بے دا آیا
حضرت موسے وچہ ہنہاں شگ کلام کے ب والی
قیامت نکل چہ ہنہاں کھن دیا الہی تنگن !
اکو قرب حضور ہی تنگن سب کچھ ہر و سالن
نکے شہر فقل ہر ہر سالے شلے پھیرا ہون
زمین مغرب جا کر وہایت بت پرستی آری
بتاں توڑ ہوئے سب مؤمن نہوت خلیفہ دے
اہل حکم زکوٰۃ نمازاں کردار ب فرمایا

یعقوب نبی تے نبی خلیلے رب کے ذکر ستایا
جن کر دین و تارستانوں اس نوں چھوڑ لیتا ہوں
حضرت اسماعیل پوتوں خدمت عرض کراندا
فرمایا رب تن باتاں تھیں مینوں یار بنایا
دو جا ہا، بھیم ہماں اکیلے کدی نہیں میں کھالوال
بعد وفات خلیل نبی دی اسماعیل کھانے
پاس نشانی رہے پردی شوق لینوں ٹاٹے
ذبح الشدن رنجی ہوئی وحی سکھ لے آیا
اسماعیل نبی تھیں بٹھ کر اپنا قدر نہ جانے
اس دی بھتوں مؤمن ہون ہنہاں جدتہ شانے
اسحاق نبی سن کر دے زاری نور حضور نہ پایا
چار نہراں پیغمبر بھتوں تیر لیں ہون عالی !
جے چا ہو رب اھتوں دیسے یا ایسا ہی کھن
حضرت سکھن اکھن ترسن نور الہی کارن
حضرت اسماعیل پوتوں قبر زیارت آدن
پٹے بارال ہوئے انہاں دے آیا تنگم الہی
برس پنجاباں انہاں تھیں نصیحت حضرت کرے
اسماعیل وعدے دستچا نشان کرانے آیا

سمیہ ناموں بیٹی حضرت عیسیٰ لی سنگ شادی
آخراک دن گئے بقاؤں نانی چھوڑ آبادی

بیان حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام

رب اسحاق پیغمبر کر کے طوت بھیجے کنعانے
حضرت عیص یعقوب دو بیٹے بزرگ شانوں آئے
اسحاق پیغمبر عیص ولی تھیں بہت محبت رکھن
نبی اسحاق فیعلی حالت عیص تائیں فرمایا !
کھاؤ کراں حق تیرے پیغمبر رب بنائے !
نبی یعقوب پیارے مال نول کہندی بنو دارا
اپنے باپ کھلا نول جا کر تیں حق کیے دھائے
اسحاق نبی معذور اٹھیں تھیں بوکبا بول بانی
کیاب لیا یا بیٹا تیرا حضرت کھاؤن لکے
کیاب تسالوں میں کھائے اُس حق کرو دعائیں
اُس نول تے اولاد اُس دی وچہ کریں پیغمبر عالی
سمجھ گئے اسحاق پیغمبر مرم میرے دا حیلہ
ساتھ یعقوب محبت اُس دی دُعا اُس حق کرائی
دُعائیری یعقوب گیلے عیص سنے سوچ آیا
دُعا کراں حق تیرے اندر کثرت ہوگ اولاد داں
کیتا کوچ جہانوں حضرت نبی اسحاق پیارے
روٹے بی بی سارہ نیٹرے دفن فی نول کڑے
اک دن نبی یعقوبے تائیں مانی لے فرمایا !
پروا نیچے دی من و منت کدی دلوں بھلا نولیں
کے مانی دے راتو راتیں یعقوب نبی تر جاون
پکڑ بھائی دے قدم جمن تھیں نام یعقوب رکھایا

کنعانی سردار اک لڑکی دیوے نبی یگانے
حضرت اسماعیل نبی گھر حضرت عیص بیارے
عیص بہادر شوق شکاروں کھیڈن تائیں اکن
جاشکار کیاب لیا نولیں کھا نولیں دل وچہ آیا
عیص بہادر ساتھ خوشی دے طوت شکار سہائے
کرنوچ اک بکری جلدی کیاب بنائے دارا
حضرت ذوق کرن اک بکری پیش کیاب بھکے
پچھن کون کیاب لیا یا کہے یعقوب دی مانی
خوشی ہوئے کھانی السدے کہی بی ہولگے
حضرت کہن کیاب کھائے حق منول ب سائیں
پھر آ عیص بھی پیش کریندا جمن کبابوں تھالی
کیاب کھائے اس یعقوبوں بن کراپ وسیلہ
عیص بہادر پیارے تائیں حضرت بات بتائی
یعقوب تائیں میں مارویاں سُن پیغمبر فرمایا
مغرب روم اولاد تیری سب ہوگ چو نیرا بادل
وچہ فراق روون گل اٹال پیش نہ جاون چائے
یعقوب نبی اک سال لکھایا چھپ کر عیص دُورے
مے پاس جائیں وچہ شائے بہت غنی آوہ آیا
بیامہاں لڑکی اُس دی تینوں جان بچانوں
چھڈ کنعان گئے دل شائے پاس مے دے آون
رات آون تھیں نام اپنا نوا اسرائیل بلایا

اے بہت تلی دے کر اپنے پاس رکھایا
 لوکیاں دھو کر غسل تے تھپہن مائے ہامان
 دڈی تھیں سی چھوٹی سونہی دو توین ٹون بانواں
 کہن بیاہ سال مائے دے گھر من اتہاندا کہنا
 اے کہا باپ تیرے دایاں تیرے کچھنا ہیں
 حضرت کہا جو حق مہر دے کر یاں میں چارال
 ست برس سے عہد و تہاں نے آپل اٹھیتے
 یعقوب بی دے مقداندر پھر بی بی لیا آئی
 کہہ ماک کہو لو کالی بڑی رکھی وہ گھر دے
 جے ہاں راہیل او نوں پھر بکریاں تھل چاریں
 پھر ست برس معادول پچھے یعقوب بی تے تائیں
 بی بی لیا تھیں چھ بیٹے دتے خالق سائیں
 راہیل بھی لہی لونڈی بخشی بی یعقوب بے تائیں
 دندر راہیل بی بی تھیں جو پڑشا تال ولے
 اکس برسان پھول حضرت طرف سڑے کھانے
 اے مائیں جاں کھانے نہ دل لگ دلا شائے
 چار قبیلے تے لے بیٹے وانگ سو داگر آون
 کھان جیوں جیوں نیڑے آئے تھیں دل گھر
 آفتا کھان میدائے کھیلن عیض شکاراں
 حضرت نقرال نوں بھجایا جے کوئی تسان بھجائے
 کہو غلام اک عیض ولی دانا م یعقوب سدا یا
 مال غلام اسباب قبیلے کہنا اس دے سارے
 بکریاں دے سائیں بانی پچھے عیض بھجاولن!

بیٹیاں وانگ رکھنا تھیں عیض مہر بی بی یا یا
 کیا بڑی راہیل چھوٹیری سنوں وافر آیاں
 کہن یعقوب بی اے ماما بیٹیاں امر سناواں
 سنگ راہیل کروین شادی سخن و سار نہ بہنا
 کیوں بی بی دیواں تھیں یا بھول تھرا دتائیں
 اس وعدے عیض سال کئی میں کر سال ایو کاراں
 عبادت اتے ریاضت اندر وقت معادل بیتے
 مائے تائیں حضرت کہندے شرط حاصل کرائی
 چھوٹی دی کیوں شادی کیتی و چار پورے پھر پورے
 سکیاں عیض مالک خاوند جائز او دواں چاریں
 راہیل بی بی دی شادی کیتی مائے ساتھ عیض تائیں
 لونڈی اپنی لیا بخشی خوشیوں حضرت تائیں
 انہاں دونہاں تھیں چار پتر سن بخشے السائیں
 شمع یوسف تے سنوں عاشق شل پنگان جالے
 مائی بھائی عیض جدائی گتے جس نوں جانے
 دے کر مال اسباب زیادہ اجازت بخشی مائے
 بنیامین نہ سن اس دیلے کھان بیدائش پاون
 شاید جے بھی عیض بھائی نہ میں مارہن آسے
 لیا پچھان یعقوب بی تے وروں ہی لدا سال
 مال اسباب میں نو کر دے کس مطلب نوں آسے
 شام ملک عیض طرف مالک حاضر خدمت آیا
 سمجھا کر بات تھیں چھپ چھپ کھنکھائی واماے
 بکری غلامے ایہ کس دا خادم آکر بیتا ورن

غلام اک عیسوی دادیوں طرف سے شام سدھایا
 عیسوی سن نام یعقوبوں گریہ زاری کرے
 جانوں دھوپیارا اس نول بیشک بھائی آیا
 یعقوب بچہ جان عیسوی نول دیکھیا زاری کردا
 رات گزاری سی اس جان دن دوسرے گھر آئے
 بنیامین بچوں اک سالوں رحیل بی بی نے جایا
 پالیا بنیامین ولی نول بی بی لیسٹا مانی
 یعقوب نئی ی و عظم کلاموں بہت ایمان لیاے
 عیسوی اولاد وچوں پتھر پڑے ایوب اسکے

نام یعقوب اسکا ڈا مالک مالک طرف سے آیا
 اکھن عیسوی یعقوب بھائی نے بھائی ہونے برے
 کہن غلام اس شام اندر بھی عیسوی غلام سدھایا
 آلیا گل پاہن پا کر بچوں دا مینہ ورے دا
 خوشیاں ہو یاں سب قیلے دعا سلام سنائے
 بعد جیسے سرگئی بی بی جنت ڈیرہ لایا
 بیٹیاں تھیں دھ شفق اسنوں اوہر سی آئی
 لے جانت عیسوی ولی پھر روم شہر وچ آئے
 اولاد یعقوبوں نرسل نامی پڑے تھلے تھلے

بیان حضرت یوسف علیہ السلام

احسن القصص قرآن دے اندر پاک الہ فرمایا
 عمر ولی تھیں ست ہوداں جھگھڑا آن چھایا
 خدمت دچہ رسول اللہ دی حضرت عرش گزاری
 بنیامین ولی دی مانی فوت ہوئی جس ویلے
 گیا لال بھایاں تھیں سن سوئے کردا باپ پیاراں
 عیسوی کہے یعقوب نبی نول دیہ یوسف میں پالاں
 جہانی دچہ یعقوب نبی دادل تر طرفدار مندا
 روز بروز محبت بڑھ گئی عیسوی تائیں فرمایا
 عیسوی کہیں اس دے با بھوں تائیں گھڑی تگھانوں
 عیسوی کہہا ایہ ہفتہ میں گھر دیوں رسن پیارے
 مگر بند غیل نبی دابی بی حصے آ یا
 اوہ مگر بند سیٹھاں گڑے بی بی بنھ چھپایا

حضرت یوسف داسب حالا سرور نبی بتایا
 کتاب تورات قرآنوں بہتر یوسف حال لکھایا
 پاک خداوند پھر ایہ سورت یوسف تدر او تاری
 حضرت یوسف تیج ہن دے ہوئے سن اس ویلے
 اک دن بھوپھی حضرت یوسف دیکھ کے گفتار ال
 عیسوی تائیں دے دیا یوسف دے گئی خوش حال
 گھر مشیرہ جاوے دیکھن سب دن اوتھے بہندا
 بغیر یوسف نہ ساعت گزے عیسوی لیون آیا
 حضرت کہہا ہفتہ ہفتہ وار روم رکھنا لوال
 قبول لیا کرنی خدا دے عیسوی سوچے کچھ چاے
 اسماعیل ویلے قربانی جس دے ساتھ بندھایا
 نہ چاہے جو یوسف جلسے میلہ رکھن بنایا

چو رہتا کہ پھر سے آواز ملے نہ ملے
 سوت دن بچوں گھر حضرت یوسف نول کے اندر
 ہم رہا یوسف گریہ کرتا کرتا تلاشی ہر دی
 تیس دن تک بس میری وجہ کر ہی خدمت میری
 یہی دن دو برسوں بچوں گزری یوسف نول گھر آندا
 ایک دن یوسف بابل تاج شہ کی خواب سننے سے
 گھر حضرت فرعون بیٹا دس خواب نہ بھایاں
 کرم کہ سے رہا تیرے آپ خواب تیرے سکھائے
 یہ وہاں سے داناں سنایا اپنا نہیں بستایا
 خواب تیرے جی جان بھایاں سرور کرن پکائے
 طاقت مندا میں ملے گئے گردا باب خطائے
 بھائی آپس وچہ کرن ملا میں مارو یوسف تائیں
 کہ تو بہ پھر نیک ہو دل گھر ہو دا حکم بجا ساں
 بھائی یہ سو داکے نہ مارو کھوے وچہ وگاڑ
 کرن ملا میں کیوں سے جائے تیرے تیرے جہاں
 صبح لڑت نول ساتھ ساڑے باطن میدانے
 کہیں پیار یوسف نول کیسے تیرے گھر باب پکائے
 حضرت یوسف کہنے سے آج بھی سنا تیرے بھراؤں
 بات یوسف دی تیرے نول موشاں ہونی مشکل بھاری
 خیر جا ہاں نہت دیر یہ دینی ساتھ ساڑے لوریں
 کھلے کھلے ساں کھلے کھلے پھر حضرت فرمائے
 اس وقت تیرے بھیر ہو گئے کہا ایہ اس کا دل
 کہن بیٹے اس صاحب طاقت بھیاں گیلیہ کھائے

شریعت اس وچہ مالی والا پھر پھر غلام رکھائے
 پیو میرے دانی بی آگے بند کمر گھر مستاندا
 کھولیا آن یوسف دی کمروں چو کا واڑہ کردی
 شریعت حکموں میں بیٹا حضرت پیر دل محبت گھیری
 سب فرزند ملے تھیں وہ حضرت اس پیار کھازا
 ملک سیارال تھے ہر مہینے میں جھکے
 فریب کرن منت تیرے کارن شیطان تیرے بھایاں
 انعام یوسف گاہوں جیوں کر تیرے پاس سے
 عالی شان بے قربانی دی عجزوں نہ جھٹایا
 کہیں یوسف تے بھائی اس داپڑوں بہت پیار
 اس وقت حکم آواں گے ایہ خیال ہر دھڑکے
 کرو یوں با باب نہ دیکھے کسے پیار اس میں
 گناہ منات کسے رب سانوں عاجز ہو جھٹاساں
 سے جاسے کوئی کٹھ مسافر نہ سرخون چٹھاؤ
 دل دا مقصد کرنے ہا طر جاسے کرن ہزاراں
 کھڑے دل پر چاہیے اس باب نہ کہاں سے
 بھیجے تیرے ساتھ ساڑے کرے سیر شکائے
 ترے بکری و دھڑا سیاں سیر کرن نول نول
 بھائی بھی آپڑوں کہن کیوں ہے بے اعتباری
 اس جفا طلت لڑی کرساں کہنا تائیں موڑیں
 بیڑوں کجاو یوسف بھیر یاد کھا جائے
 بگیاڑ پئے وچہ سنے یوسف تال یہ بات پکارن
 رب کچھ فرمایا تم تھوں ڈنٹے میں لگائے

بیٹو کے گور یوسف لوں نے کہ بہت پیار کرایا
 بے چارے ہر متفق آکھن اس لوں مار گواہیے
 ظلموں تھھا ٹھاٹھ بھائی منہ طماچہ لایا
 تسال سپرد کیتا بیٹو منوں نصیحت یاد رکھاؤ
 بات یوسف دی کوئی نہ سندا مارن آکھن سادوں
 حکم ملے تول رکھیں سالوں مہی مطلب تیرا
 سن کر باتاں حضرت یوسف پاس یودے آیا
 ہے اقرار کھوہے وہ پادوں پھر کھوہ آپر لیا دون
 یوسف روئے راج نہ کوئی بیٹو تول خبر پچائے
 جہاں کھوہ وہ ادمے راہوں ساڈول کٹایا
 پانیوں آپر پھرتاے حضرت تول بھٹلایا
 ان ایس خدمت بیٹو دی کر سال لیسال تنگ سانی
 حضرت یوسف کھوہے سندر دون بہت زیاد
 کہن بھائی بیٹو پچھے یوسف کیا جواب تیا ساں
 کر بھری دینح یوسف کڑے ابر خون گاندے
 کہن لگے باپ ایس سب اگے نکل نیسے
 یقین نہ ساڈے کہنے کریں بھانویں بیگے پتھے
 قیسموں نول یوسف دی منوں نہ خوشنوی آفے
 بگھیاڑنٹاں تھیں ہتا سجن جاڈ گرگ لیانا
 حضرت گرگوں چھیا تول ہی کھادا یوسف میرا
 دلیا گرگ خدا دے حکموں قسم خدا دی کھانا
 نی شہید صدیق جو صالح جسم انہاں کھاتا
 گرگ کیہا میں وہ غمی دے حضرت حال تاناں

بیٹیاں تانیں سوئپ پیغمبر مژریر جلد سنایا
 خوشیاں کر دا یوسف جائے آکھن ٹھہر کھڑا ہے
 یوسف روئے راو کریندا میں کیا عیب کما یا
 بھائی بیٹو تول مار دنا میں میں پر رسم کماؤ
 جھوٹے بتاویں بیٹو تول خواباں تارے سیس تولوں
 آئی موت چھوڑاے کپڑا دردی اچ وڈیرا
 کہے یودا مارو تاہیں کیوں کر عہد بھلا یا
 تھو پیر بیٹھا وہ ڈوے ننگا کر لکھاوں
 آکے دیکھے پی مصیبت با بھو گناہ کماے
 بھیجیا جبرائیل خداوند راہوں پکڑا کھایا
 سمجھے بھائی مر گیا مہی مطلب دل دا پایا
 کہے قبول خداوند توبہ دعا بیٹو دی کافی
 ایہ کم بھایاں یاد کر اس آئے حکم خدا دے
 کہن کہیے اس بھیریے کھادا پانیوں شہر جہاں جاں
 آوں شامیں پاس بیٹو دے گریہ زار کراندے
 چھوڑا یوسف پاس بابا بیاں بگھیاڑ گیا کھائیے
 دیکھو نشانی کڑا حضرت سمجھے جھوٹے پتھے
 پاڑیا کڑا مول نہ گرگے یوسف تول کھا جائے
 خون گامنے گرگ انہاں نے لیا ندا پکڑا نما نا
 تن نازک پر رحم نہ آیا سچ ایہا کم تیرا
 میں نہ تیرا یوسف کھادا حضرت سچ سنانواں
 کیتا رب حرام اسال تے بلکہ اجر و پیر جانا نا
 کئی دیناں تول بھائی میرا ہو یا خدا سنانواں

تن دن دایں جھکنا کت اس نول دھونڈن آیا
 چکی کرال انہال دی تائیں میں ہاں بالیجھ گنتا ہے
 فرزند نول کہا حضرت مہربیل کرانوال
 متکاں مدد پاک الدھیں قساں جو بات بتائی
 نین ناچے ہو گئے حضرت پاسوں وحی پچھایا
 سوٹیا یوسف بیٹیاں پچھیں پاک الدھ فرمایا
 عزرائیل خدادے مکوں حضرت دے دل آیا
 زندہ سن کر ہوئی تسلی درد جلد لول روون
 جاں پرست جھول بجایاں پکڑ پوشاک تاروی
 حریہ پیرا بن جنت و چول حضرت نول پہنایا
 طرہ مصر دی جان سوداگر اسباب تجارت کرنے
 کھو دا پانی شورخ سی سپت پھودی زہروں
 سردار سوداگر مالک نامول چٹا زغربت سادون
 حکم خلدے تھیں جبریلے یوسف ڈول بٹھایا
 صورت یوسف دیکھ سوداگر اکھن خوب کمالاں
 حضرت کہا ہاں میں بندہ تھو نول بجائی آئے
 جھوٹ کلام سنی جاں حضرت چاہن جواب کرانوال
 ثروت بجایاں ٹھپ بہند حضرت ان لکے پھر بجائی
 درم اٹھاراں میں مصر دے چلن نہ اس طرف
 لے کر درم حوالے کیتا بجایاں یوسف تائیں
 نول درم کنعان حسابوں لے فروخت کر دے
 بیج دتا لے ناقص نول کو لیاں کھج گنایاں
 نہ سودے حقہ لیا باقیان دنڈ و دنڈ آیا

مسہر اچے پکڑن مینوں پاس حضور پچا یا
 کھلایا کھانا بنی گرگ نول دے ایازت جاسے
 تساقول نفس تساقے اک گل دتی بنا بتا نوال
 جھرے جا عبادت کر دے روون وجہ عبادتی
 مینوں یوسف کھنے مل سی جبرائیل بتایا
 رحم کریں میں بھلا یا رب حضرت عرقن کرایا
 مجمع سلامت یوسف تیرا میں نہ قبض کرایا
 نظر نہ آئے تے دل چائے پاس پائے ہوون
 کر شگا وچہ کھو دے شیدا وحی کیتی دلدار ی
 تن دن بات رہے وجہ کھو ہے سبب بنایا
 قافلہ مدینوں آیا پانی چسا بن پھر تے
 برکت حضرت ہر یا شیریں بپچھے دی مہروں
 بشیر انام غلام اس را کھو لگا ڈول و ہاون
 کھچیا ڈول ڈٹھا وجہ لڑکا ہر حیران سدایا
 پچھن آدم یا لایک پتہ دیوین نمود حالاں
 کہن غلام یہ ساٹے گھر داد و رکھو ہے پے طے
 کہن بیانی وجہ بولی عربی بولوں بار نکالوال
 دسپال میں غلام خرید و مالک بات سنائی
 اود چاہوتے لے کر کھو بیعنا سے سے حیرتے
 درم مصر دواک کنعانی برابر مل ابھسائیں
 غرض انہاں دی باپ یوسف لکے تال نظر دے
 ہوئے بنیرا یوسف تھیں حقے کون و نڈایاں
 حکمت ربی و پچن اندر راز پیمبر آیا

اک دن شیخے اندر یوسف اپنا آپس نکایا
 نہ سے سکدا قیمت کوئی میری دل و چہ آیا
 مالک ابن زغر بختا ہے کر تحریر لکھائی
 انہاں دے فرزند دل بروہ خرید لیا عبرانی
 مالک پٹریاں لا کر قدیں اُپر اوٹ پڑھایا
 لکھی دُور گئے حال راہوں قبرائی دی آئی
 بے جمل و چہ رو فرماون آکھن میرے مائے
 پاس سودا گرو پچیا بیوں قدم زخمیر پڑایا
 اتنے عرصے کرواں داد و دیکھ گیا کچھ دیرا
 اُدھ کہے غلام اچے کول ایچھت سج بگڑا ہوا یوں
 رو رو منہ دل کرا سمانے حضرت کہن خدایا
 شتر غلام تھیں بخش پناہیں بھڑول سنو مائیں
 بدل کئے کئی چمکے اک بل لگتا ہیں !
 چھپڑ لگاؤں والا کہندا اس بد عسا کرائی
 سن دیال سارا کئے دل حضرت کہن معافی تھینے
 ہوئے یا آرام تمہاری زب عذاب مٹایا
 اس بھرائی کوئی نہ تالی اپر زینے ساری

دیکھ جہاں کمال کہن بے غلام ہند فرمایا
 درپسندایہ بات رہے نون الد پاک و کایا
 فرزند یعقوب اسحاق پیغمبر بن خلیل الہی
 درم اٹھارال قیمت سے کر ساتھ گواہ نشانی
 چھینے دی ہوئی پیار حضرت اُپر اوٹ پڑھایا
 اُتر اوٹوں حضرت یوسف قبر زیارت پائی
 خدوں بھائیاں میرے اُپر یہ عجز کمائے
 خدمت باپکے تسال زیارت طوں دور کرایا
 اک انہاں تھیں دوڑیا آیا غصہ کہے و ڈیرا
 کما یہ بات چھپڑ لگائی ٹر کیوں ملک کولیوں
 ہمایہ کران نہ میں خصل سکال ملا تھنل سب آیا
 قائلے اندر آن سے تال بھجیاں پرتا ہیں
 مرن قریب نہ نے کروانی کہن تصور سائیں
 ایسے پاروں جو کچھ ہوا تے بھلیف اٹھائی
 حضرت دعا کرن حق انہاں یارب تہر تھایے
 چلے مھر گیاں افواہیں غلام اک مالک لیا یا
 ال مھر سن دیکھن آئے کر کے خواہش بھاری

لے جانا اور یوسف علیہ السلام کو مالک واکر کا مھر میں اور پھر پھر پھر

سنبال منقش تھیں و دھ پایاں طہ واد دیکھتا ہے
 حضرت یوسف کہے اعلیٰ مالک جو پستائے
 منادی شہر کرائی سائے غلام خلیل و پچا نواں
 عہدے خواہش جسوں سے وقت مھر پر کئے

ننوں مالک گھر اپنے نون رومی فرشت پچھائے
 پیریں جو طاقیت والا مھر پرتاج رکھائے
 خوش خلق عائل تہراؤ فرما تہرا رستا نواں
 ال مھر سن دیکھن آئے کر کے خواہش بھاری

حضرت یوسف دیکھی خلقت خیال دے وہ پہ آیا
 بیتھے میرا کوئی نہ دانت مالک درم نیجا ہوں
 حضرت یوسف قیمت اپنی حال اس قدر گھٹانی
 فخر اس پاروں قیمت گھٹ گئی لاج توں عجبر سنایا
 کہہ دلال قیمت اس بڑے کروانہ ازہ نظر سے
 ہر معنی قہر بھی تے بدرہ درم ہزار سے
 عقد ہزار جوہر وارید دل نوروں قبلہ دس سو
 اونٹ ہزار ہر دے بغدادی ہزار کینرال رومی
 ہزار غلام خطائی چاہئے ہزار قبضہ شمشیر سے
 کس قیمت چپ گاہک ہوئے نہ سرمایہ پیسے
 اس میں دگنی قیمت دے کہ لے لیا جہنم تائیں
 عزت ساتھ رکھیں یہ شاید کلم سادے آدے
 اکہ دم چاہئے اکتول کر دی ہر دم خدمت کر دی
 پاکیزہ نعمت جو دنیا دی بی بی آپ کھلائے
 بٹھا کر مست حضرت یوسف بی بی کر دی داری
 وچھے وہ پہ جانی جتنے باہر نہ کوئی دیکھے
 غرض اپنی قہیں ساتھ حضرت بات بی بی کر دی
 ویسے حکم کرے جو سنئے باتاں سنئے سنائے
 ہمسائی اکہ عورت بڑھی پاس بی بی دے آئی
 کہ بی بی میرانی خادمہ دایں عشق جہلائے
 تہمی کہندی اگے پیچھے کھٹے ست بنا لویں
 تیں دل نظر نہ پاوے جیسا اس خاٹے لے جالیں
 شیریں بہانے روت ہی اوتھیں دل جیتے!

نومیری نول بھائی جان نول رماں مل پایا!
 وچھے عاجز ہو کر کیا نفع اول دے بھاؤں
 الہام کیتا رب شیشے اندر قیمت شکل بڑھائی
 دیکھ قیمت کس قدر بڑھانوال کر کے فضل سوا یا
 دس سو بدرہ اثرنیاں وار پیسے دس سو بدرہ سے
 دس ہزار درم بھی بدرہ گندے کر دھماڑے
 اٹھس روپیوں جامہ دس سواتنا مصری بھی ہو
 ہزار گھوٹا معزین لگا مول زریں کر د معلومی
 ہر ہزار چھپرا بھی چاہیے سستا لٹو دھیرے
 شاہ مختار عزیز لقب سی آیا مالک دے
 کسے حوالے آہوی دے بیٹیاں مانگ کھائیں
 بیوی اس دی نام زلیخا دیکھ بچہن سدا سے
 دل اس نول سے بیدل ہوئی خبر نہ باہر گھر دی
 فاترہ خلعت تاج مرقع ہر دن نسیا پہنائے
 گور گئے ست برس الیوں میری طاقت ہاری
 پرتبی دلداری کر دی نہ حضرت دے لیکھے
 جواب نہ دیوں حضرت نیویں کھن اکھ نظر دی
 بی بی مقصد پاؤں خاطر چلے بہت بنائے
 کہ بی بی کی ہویا نول کس نعم جان جہلائی!
 تے اوہ ایسا سنگ دل ڈٹھاہیں دل نظر نہ پائے
 قصور اودہی تے اپنی ہر جا اس یوچہ کھچا لویں
 ہسٹاں آپا گئے پیچھے نول ہی نظری آنویں
 آخر اس کر د پیچھے سی کدھرے نکل نہ سکے

کہہا بڑھی دانیال بی بی کیتا جو اس کہہا
 حضرت بولے ڈراں خدا تھیں جدول قیامت کے
 دو جاتی عزیز جو مینوں ساتھ آرام رکھا ہے
 رب حکیم کریم تیرا ہے کرساں خرق خندانہ
 فرمایا رب بولے نہ رشتوت نہر عزیز کھلا نوں!
 حضرت یوسف پاکتے دل دلوں دھیان لگایا
 دوسے حضرت بولے حرفے بولے کھل سر جھلے
 پھٹ گڑتہ متھ رہا بی بی سے حضرت باہر جھلے
 زینجانی بی کے خاوند نوں دیہہ نرا اس بردے
 عزیز مصر سن کے یوسف نوں دیہہ گواہ اعتباری
 کھوٹے اندر رہ گیا ایسی بی بی دا نزدیک
 پھٹیا کڑتہ حضرت اگل پھر بی بی ہے سچی
 جیکر پھٹیا کڑتہ پچھوں جھوٹھی بی بی ہوئی!
 دیکھیا کڑتہ پچھوں پھٹیا کرے عزیز پکارا
 ہے فریب تساڑا بھارا بول عزیز سنایا
 یقیناً توں میں او گنہساری حالانظری آیا
 اک لکھ دی ساتن دوجی خاص باورچن آئی
 پنجویں عورت نخوان برادرانہاں بات کھلاری
 بی بی دعوت کردی انہاں سبھناں گھر میں بلایا
 مکیں مٹھا کئی قسماں کھانا ہر اک پیش ٹکایا
 جدول ناں نے حضرت ٹھاسا سب نوں دہشت آئی
 بی بی کہندی نی ایہ اُدو جس دا طعن کرایا
 جو میں کہاں ہے ایہ کرسی کٹے گا پھر قیساں

لے گئی حضرت نوں اس جانی کہندی میں دکھ سہا
 ہوئے نرا ناہ سے پاروں دکھ جھلیا جائے
 بی بی کہے نہ ڈریں عزیز دل نہ ہر دیال مر جائے
 گناہ خوش ہو کر فضل لکھتے جاناں یساں نذرانہ
 کہے شیطان نفس دے لکے نہ سرخون چڑھا نوں
 رب برہان دکھایا یوسف جسلو نظری آیا
 ستویں دے دچہ کھٹے تائیں بل بی بی تھپائے
 عورت آفاننا چلیا آوے ددہاں نظری آئے
 میں گھر جو بریاں پیا ہے قید پورے دچہ دردے
 چھوڑا لڑکا وچر چھوڑے حکمت تھیں رب باری
 کہے حضرت بولیا لڑکا گواہی دین مسدیقی
 تال پھر جھوٹھے حضرت یوسف کرساں بات نہ کھی
 پھر سچے ہیں حضرت یوسف کڑتہ دیکھو کوئی
 بیشک تسال عورتاں دا ایہ ہے فریبی کارا
 یوسف جان دیوں گل گوری بیوی معانت کرایا
 پنج عورتاں سن ہمرازاں بی بی طعن کرایا
 سد بلاون والی تیجی چو تھی تائیں سائی
 سن کر باتاں کرن ملامت مت زینحاماری
 ہر اک کارن تخت علیحدہ میویاں بلق رکھایا
 اک لیمو اک چھری پھرا کر حضرت سد منگایا
 کٹ لئے تھہ کہن نہ بندہ ایہ فرشتہ کاٹی
 کہے محبت خواہش مینوں پر ایہ تھہ نہ آیا
 سن کر حضرت کہن تھلایا مینوں بہت امیدیاں

تید پسند اس باتوں بدھرمینوں ایہ بلاوں !
 ہوجاں نہ بے عقل خدایا کریں قبول دعائیں
 کہ اتفاق بیوی تھیں کہندا یوسف قید کرایے
 حضرت دے سراج منکمل خوب لباس پہنایا
 حکم دی تھیں جل خلع دی بہت صفائی کرے
 مریع تخت جڑاؤ سونے اٹھے اک رکھایا
 خوشبو گونل گونل لگا کر حضرت تخت بٹھاؤں
 ساتی اک باورچی دو جانہر اخطاؤں پاؤں
 اک دے تھیں واقف ہوئے تن دن گزر سداٹے
 کہے باورچی روٹیاں کھاؤں سروں بند میرے
 خواب تعمیر تانویں سانوں نیک بندہ تول آیا
 سکھایا علم میرے رب مینوں چھوٹاں مذہب خیر اندا
 کون خدا تیرا اوہ پچھن کیا جو رب جہانناں
 دین اسلام جو تھوڑے دا کہن انہاں کی نانواں
 کم اساطا ساتھ الدوسے نہ شریک بنانواں
 لیکن اکثر شکریہ کر دے میں حق دین سکھانواں
 بھلا معبود علیحدہ علیحدہ کئی بہتر یا اتکا !
 تیں پجاری تیناں دے پڑا دے نام رکھائے
 فرمایا اس دے میرے با بھول پوجا ہوساں کیو
 بندی خانے دیور فقیر خواب انگور دساٹے
 دوجا سولی آپر چڑھسی مغز جنساور کھاؤں
 ساتی تول پھر کہا حضرت اپنے غاورد اگے
 یا بھگت تھیں قید اک بندہ استولی تاکیں بھائی

پچانویں جے نہ کرناں تھیں شاید ایہ بھلاؤں
 پتر عزیز لگا دپہ خلقت پھیل کیساں انوائیں
 ایہ بدنامی خلقت والی سراپنے تھیں لاشے
 زریں کمر بند بٹھ کر تول حضرت قید کرایا
 عالی شان مکان بنا کر پیر سونے تھیں بھر دے
 نفیس دیباٹے آپر پچھائے حشر عود جھلایا
 دو غلام قریبی شاہ فہرے اندر قیدے آؤں
 ڈٹھا حال حضرت دالا ہو حیران سناؤں
 انگور پھوڑاں نوالے اندر ساتی اکہ سنلے
 میں ایہ خواب ڈٹھی اج لاہیں آئے حضرت میرے
 کھانا کھانویں بیلاں کہساں حضرت کے فرمایا !
 رب قیامت تھیں جو شکر نہیں یقین جہاں اندا
 پچھن مذہب کیا ہے تیرا پھر حضرت فرماناں
 باپ یعقوب اسحاق بابا بن ابراہیم بتانواں
 پاک الدہ افضل اسال پر تے جو ہر ستانواں
 بندی خانے دیور فقیر پاسوں تسال پچھانواں
 ہے رب غالب سب اٹے کیا وڑا کیا رنگا !
 سند نہ انہاں رب اوتاری حاکم اوس سواسے
 راہ اٹھے چھوڑو ساس نظر اوہ دے دل دھر پو
 صحیح سلامت خاوند تائیں جاشراپ پائے
 خواب تعمیر تائی دوہاں جوتال طلب پچھاؤں
 میرا ذکر کریں جس ویلے نشہ بیون اوہ لگے
 بات حضرت دی پاک خداوند نہ پسندایہ آئی

مچل گیا اچ ساٹے تائیں مدشا ہوں چاہی
 قید رہا ست برسوں حضرت وحی پیغام لیا یا
 حضرت کیا رضارب آپ کر سال شکر سنایا
 قید پسند فریب عورتوں خود زبانوں کیہا
 حضرت کیا باب میرے دی ہے کچھ خبر بتایا
 دن تے رات عبادت کردا ہو نہیں کھکاراں
 صرف محبت تیری پاروں جبرائیل بتائے
 شہید اک رہے ہر ہر دن وجہ جبرائیل بتایا
 خواب تعبیر موافق ہو یا بیوں حضرت فرمایا
 باورچی چڑھیا مولیٰ آپ کھا گئے ماس جناور
 ست یا نو برس وجہ قید سال حضرت دقت گوارے
 زلیخا بی بی دن تے راتیں گریے زار کراوے
 رات اک شاہنشاہ نول خواب گایاں نظری پیاں
 بالال قلے نظری آیاں ست خشک ست ہریاں
 ہر حیران بلا بخونی شاہ تعبیر پچھاوے
 خواب شاہنشاہ ساقی سن کے کہندا شاہنشاہ
 اپنا لے باورچی والا بوسی خواب حوالا
 حکم ہووے تے اس نول نواں کہی خواب تعبیراں
 آیا محمول پاس حضرت دے عجزوں کرازاری
 کیا حضرت میری قسمت سمجھی اللہ والی
 خواب شاہنشاہ والی ساقی حضرت پیش گزارے
 ست کمزور جو ست فرہ نول کھایاں میں گلہاں
 یح تعبیروں تدر خلق نول شاید ہووے تیرا

بات سلطان بھائی ساقی ربی بے پرواہی
 کیوں مخلوقوں تدرنگی خالق یاد نہ آیا
 گناہ کس پاروں قید ہو یا میں جبرائیل بتایا
 دعا قبول کرے رب عالم کوئی فریب نہ رہا
 وحی کیا گھر غمبول بیٹا رو رو نظر گوارا
 پچھیا کیوں بچہ یا اس نول اللہ پاک غفاراں
 حضرت پچھیا غم تھیں درجہ باب میرے تھکے
 کیا حضرت نہیں مضائقہ جس تھیں ہو سوایا
 غامت بخشی ساقی تائیں درجہ اپنا پایا
 ساقی بھلا کون چھوڑاوے بغیر اللہ کس پارو
 کرن کر دن عبادت ربی مسلم ہوں نہراے
 آوے جاوے میر نکاے قید کرا پچھتاوے
 ست کمزور جو ست فرہ نول بچہ دیاں کھا گیاں
 خشک گیاں کھا ہریاں تائیں یہاں شان ذریاں
 خواب بخونی سن کر اکھن شاہا سمجھ نہ آوے
 با بچہ گناہ اک قیدی بندہ بندہ پاک الاہ
 سارا شاہنشاہ نول کہندا بوسفت مرد کمالا
 کریں آزادی مرد سچا نویں قیدی بن تقصیراں
 مچل گیا پیغام تسا ڈا ہو گئی غلطی بھاری
 دوس نہیں مرتیرے کوئی بات نہ رازوں قالی
 کہندا خواب تعبیر جو سچی مینوں اکھیاں رہے
 خشک بالیں ست ہریاں شان کھان نظریاں
 حضرت کیا ست برسوں نفلوں تدرنگی جو ہیرا

پچھول قحط پورے ست برسوں خلقت علی بنی اسرائیل
 پھر لڑایا بہتی محنت برسوں ست کراؤ
 سمیت بیٹے دے دانے رکھو گلے نہ کھیر کھائے
 شاہ ریان تے مصری لوکاں سن حیرانی آئی
 کہن بگاچ خواب میری دارا دیویں اس پایا
 شاہنشاہ کیا کڑھ قید و ناس میرے لے آؤ
 حضرت کیا عزیز رفاؤں با بھونہ ہر گز جانوں
 ساقی واپس آکر شاہ نول باتاں آن سنایاں
 پچھیا شاہ نے کیا حقیقت تسان صفت پھیلایا
 سمجھ بی بی حق ظاہر ہو یا کہندی یوسف سچا
 عزیز دیخا دی گل سن کے ہوشمند چھوڑے
 حضرت کیا تحقیق اس کارن کیتی خاوند جانے
 خیانت کرے جو والد اس دی کدی پوری پائی
 رحم کرے رب میرا میں پرہیز و ن بخش والا
 مختاری ملک سارے دی غلیوں دے کر پھر فرمایا
 حضرت کیا میناں شاہ نے غلہ جمع کرایا
 تاج شاہی رکھ حضرت کے سر فریوں تخت بٹھایا

جو سب عمروں جمع رکھایا کھائے مہربان پائے
 جمع آنا جوں کتی عمر جو برسوں ست نکھاؤ
 تعبیر جو حضرت یوسف دیتی ساقی جاسٹے
 اثر ہوا اس بالکل شاہ نول یوسف خبر بھائی
 ساقی گزریا حال کل شاہنشاہے سنایا
 ساقی آن کیا چل حضرت عزت وافر پاؤ
 کس گناہوں قیدی ہو یا تحقیقات کراؤں
 زلیخا بی بی ہمراہ زناں سرشاہ نے سد نکایاں
 کہن عورتاں حاشا اللہ اس پر عیب نہ آیا
 دیکھ اس نل دل ڈولیا میرا پر ایہ رہا پکا
 نرت ہو یا وچ ایسے ٹم سے رہا زندہ دل تھوڑے
 خیانت خفیہ میں نہ کیتی خاوند مار پچھلے نے
 خود نول پاک نہ کہاں آمارہ نفیے کم بڑائی
 ملک ریان کیا تھوڑے واساں بہت کمالا
 بخوبی کم انجام پنچا میں دل میرے دھیرا پایا
 لہذاک سال عبادت شوق شاہنشاہ ہر دست
 کار و بار تمام مصر و حضرت دے تھکایا

بیان بی بی زلیخا ضعیفہ کی دعا حضرت یوسف سے عمر جوانی پاکیزہ کا حق میں آنا

اور برادران حضرت کا واسطے غلہ کے آنا اور بنیامین کو منگوانا اور ملنا

شہر وں کل خلایق نے حضرت عرض سنائی
 جان پئی پھر مٹی تلی من گئے جساں کھانے

ست برس حال گزر مدد ملے قحط مصیبت آئی
 چکارن بالین الجمع سن کر حضرت دیولے دانے

اکثر لوگوں بات یوسف دی پاس زلیخا کرنے
 دولت ساری بی بی واری حضرت یوسف تامل
 دن تے رات کریدی زاری ہو گئے نین نلیتے
 فرامی آکٹل وجہ جلدی دہندی حضرت دھیرہ راین
 سایہ شاہی حضرت یوسف گنتی وجہ نہ آئے
 چالی ہزار جوان سلخ پوش ساتھ حضرت چلے
 اک دن حضرت سیر کریند اس طرف لوں آیا
 توبہ کر دی رب تیں ڈردی سن کر دوڑی آئی
 قصہ غم دائیں ضعیفوں تے پھر کریں دعائیں
 کہن زلیخا مل گیا اے کتے حسن جوانی!
 فرمایا عشق مودودا ہے بھی بی بی عرض گذاری
 اتنی گرمی پہنچی چاہک تھو حضرت تیں جھڑیا
 عشق میرے دے شعلے آتش اتریرے پہلایا
 دن تے لائیں عشق تیرے وجہ ہی غمائے کھانڈل
 جھپٹے عشق نہ کے بیڑے دیرہ اس گھمن گیرے
 رب سکون حضرت یوسف گھوڑے تیں لہہ آئے
 دین اسلاموں ہوئی مشرف ہر مومن دی مائی!
 بولی درگاہ عرض سناویں وقت گیا تھہ آئے
 مائی عمر قیری وجہ خدمت میری سب دیہائے
 سن حضرت مرنیوال کیتا وحی حکم لے آیا
 دو رکعت پڑھن شکرانہ سجدے کرن دعائیں
 جو چاہیا سوسلک پایا مہر سجدے تیں جائیں
 اٹھا مہر سجدیل ڈٹھا حضرت دافر حسن سوایا

مال لیا ون وکرت لکھاون کھاون ٹھکتے مرے
 ہوئی محتاج ضیعی حالوں رہا نشان نہ دھاموں
 بدن ہوئی کمزوری بھاری غم عشق دایسنے
 دلدی اکھیل ہر دم یوسف تے ساتھ لگائیں
 باہر نکلن گھوڑے اپر لوک ہو دن مہر اسے
 چار ہزار کمر بند زریں ہزار عقلمند دل دے
 زلیخا بی بی تیں جاگھ پوجا بت توڑ آیا
 کہے کریم ذرا رک جانا مجزول بات سدائی
 گھوڑا گھرا لیا کر حضرت سکیاں جھول نہائیں
 برباد ہوئی وجہ عشق تیرے دے پھر بی بی فرمائی
 دیر چاہک پھر حضرت دیکھا آ بی بی نے ماری
 بی بی بولی اس آکٹل تیں دل میرا ہے مٹریا
 رہنا نہ چاہک تالو تیں خود کساں ار مایا
 سب ظہور تیرا ہی دیکھا اپنا آپ نہ پاؤں
 اہم موحانن جو پئے جاون دو دن رات سویرے
 ایمان لیا توں رب میرے پر پھر حضرت فرمائے
 کہن حضرت منگ جو کچھ منگیں دیسی ذات خدائی
 اوہ عمر جوانی منگاں رو رو آکھ سنائے
 کراں عبادت پاک ربیدی نہ دم منائع جائے
 کہہ دوست جو کہنا چاہیں پاک الدفرا یا
 ایسے نہ سی مہر سجدیل چایا بی بی کوئے نہائیں
 کرے قبول لائے ال عمر متال پاک خداوند سائیں
 دیکھ صورت خود بی بی اپنی رب داکٹر بجایا

ایمان ترقی اتنی پانی حضرت محفل سدا یا
 کہندی بی بی چھوڑی دنیا غیر ال تھیں منہ مڑاں
 عشق بی بی دا دھائی کر کے حضرت دے دل آیا
 دن چالی وجہ اس فرقت سے حضرت وقت تکھایا
 پھر رب عیب یوسف دی بخشی تے پھر عقد پٹھایا
 حضرت یوسف خلق الدول دھیان بڑا ہی صرے
 فقیر محتاجاں مدد دے دیوں پاک بے تھیں ڈرے
 ملک ساسے وجہ پاس کسے دے درم نہیں تہہ آدن
 میجے سال غلام کینزاں غلے پاروں جسا دن
 پچیس سال مکان زمینوں پر بے دخل سدا دن
 ستویں سال بچوں کھانے دے آہوئے سب دے
 ہو جبران کہن شاہ ایسا سفیائے نہ تکلیا
 بے حد کردا فکر خدادا آزاد کرے سب تائیں
 قحط اندر کدی نبی خدادے کھانا نہ رچ کھا دن
 ستویں سالوں دن باقی چالی غلہ رہ گیا تھوڑا
 پچھلی راتیں زاری کر دے حضرت کہن الہا
 آیا مکم خدادند عالم تول اسے یار پیارے
 مکم رب تے تھیں حضرت یوسف سب نول پیش ملایا
 پاک جمال جو حضرت یوسف مجھکھ پیاس بھلائی
 قحط گیارہ سوئیں ساسے الہ کریم کماٹے

جلی چھوڑ حضرت نول پاسے حضرت فیر ملایا
 دل وجہ حب خدادی آئی ہو رہ نہ گیاں لوڑاں
 حکمت ربی راز اس سے وجہ حضرت اکھٹایا
 چالی برس نہ دردی بی نے میسی اتنا پایا
 ہوئی محبت اکو جیہی نیک اولاد بھی جسا یا
 قدر موانع حاجت منداں فروخت غلہ کرے
 اک من غلہ دس دینارین غل قحط تھیں بڑھدے
 دس سال بچوں دے دے مویشی بھی وک جادوں
 پوٹے سال سامان گھرانہ حضرت پاس مکاں
 چھویں سال اولاد بہہ کرے کردانے کھا دن
 با بچہ فروخت کوئی نہ ایسا جو رہیا ورنج گھر دے
 عاجز خلقت حضرت ڈٹھی آخر نہ رہ سکیا!
 ہو جو مل کسے دا میسی دتا فیر انہسا میں!
 رچ کھا لوال تال میرے تائیں مکمل مسکین نہ جادوں
 فانیوں غل خلقت آئی میر نہ گیا بھورا
 ہندے تیرے فانیوں ہر دے میر یا شاہنشاہا
 زخم کھائیں نکل دکھائیں رچ جادوں گیسے
 برکت والے مہرے آپہ دل ذرا نقاب اٹھایا
 گزر گئے دن چالی آلوں ہوش کسے نہ پانی
 بے شمار تاج ہوا پھر ہر کوئی رچ رچ کھائے

شام شروچہ نخط سببوں خلقت چارچہ فیروں
 غلہ لین شروچہ آون ہر دم شام سویروں

بھائیوں کا مصر میں آنا اور واپس جا کر بنیامین کا لانا پھر مصر کے کنبہ باب بولانا وغیرہ

حضرت یوسف یا بھوں غلہ کتے نہ ہوس جاتے
بنیامین یعقوب نبی نے رکھیا خدمت کار سے
بھائی حضرت یوسف مصر سے داخل سالے ہوں
حضرت یوسف تائیں بھایاں ہرگز نہیں بچھساتا
حضرت بچھیا کون کوئی ہو کم کیا کیوں آئے
بوسے ہاں کفائوں آئے تے ہاں قسط ستائے
حضرت کہا جاسوس تیس ہو میوں نظری آؤ
کہن بھائی یہ کار نہ ساڈی فرزند یعقوب نبی سے
حضرت بچھیا کتنے بھائی تیس پڑتھیں سارے
تے اک عمر چھوٹی سے اندر کھالیا بگھیاڑے
کہن بھائی یوٹن مسافر کیا ثروت گزاراں
بھائی آکھن باب نہ اس لوں کہے اسٹے کھلے
حضرت کہا اک قیدتساں تھیں رکھاں گاسٹے
بھائی رکھ لیا اک حضرت باقی گھروں آئے
کہا اک اک بوجھ شتر دھو مل سی بھائی لیاؤ
مک مصر تھیں بھائی چل کر وہ کھانے آئے
ہو کچھ گزری سب حقیقت بیٹیاں باب سنائی
اک اک بوجھ شتر داغٹے سے زیادہ سانوں
جے نہ بنیامین جاوے گاٹے نہیں اک دانہ
بھیں بھائی بیانیہ حفاظت ساتھ رکھا سال
سپرور پیری حافظ اوہ بات نبی فرمائی!

باب حکم تھیں بھائی یوسف دانے لیوں آئے
باقی دسے دسے کر چھوٹے پڑے مصر درباب سے
حضرت لوے بچھیاں بیعتوں جاں پام کھوں
شاہ عزیز مصر داوالی ہوسا نہاں نے جساتا
شکل تہاری بہت پیاری دل میرے لوں بھائے
خواہش اناج خریدن ساڈی مطلب ہو نہ کائے
دریافت کر سوال ایٹھے داد دشمن خبر بتاؤ
دوست رب ما باب اسٹا اسٹے دیکھتھیں
آکھن بارل ہے اک پچھے پڑدی خدمت کائے
حضرت کہا کیسا کیسا گراہی بات نہیں اٹھایا
فرمایا چھوٹا بھائی لیاؤ اس تھیں سچ بتاراں
کر سال کوشش جے اوہ بھیجے شاید تیرے تے
جاٹاں لوں لے کراؤ پورا پستہ بتائے
بوجھ شتر دا اک اک دتا تے حضرت فرمائے
غلام تائیں فرمایا حضرت پونجی بوجھ چھپاؤ
بچھیا باب مصر دا حالا بیٹیاں حال بتائے
خواہش بنیامین عزیز میرے طلب دیکھن دی آئی
جے کہ بنیامین سے جابٹے کیتی عرض تسانوں
ہے عزیز تاکید کرائی خالی گھروں جانا
باب کہا اعتبارتساں نہ دانگ یوسف بچھتاں
کھوے بھار جو قیمت لے گئے بھاروں کل آئی

آکھن بیٹے آتا پونجی آگئی واپس مڑ کے
 اک اک بوجھ اوٹوں دودھ پائے بنیا بن جائیے
 عہد خدا دادے فرزندال حضرت ہاں کرایا
 جاون لگیاں نبی الد دا فرزندال فرماندا
 پونجی واپس لے کر جاؤ شاید بھیل کر آئی
 فرزندال نول ٹورے غیر کر دے گریہ زاری
 کٹ مسافت بعد وناں کچھ دھیرے آون
 جھک بھایاں نے ادب بجایا حضرت یوسف لگے
 چھپا حضرت جو پونجی بھیجی بھایاں پیش ٹکاٹی
 نوکر کھلے قسم قسم دے دسترخوان رکھا دن
 بنیا بن اکیلا بیٹھا کر دا گریہ زاری
 بنیا بن کہا اک بھائی مال میری دی جایا
 یوسف نامول بھایاں کہا کھالیا بگھیاٹے
 بھایاں پاسول لے اجازت آکھن آہل کھائیے
 قلم تھہ اٹھا کر حضرت جال منہ اندر پایا
 چھڑک گلاب اٹھایا حضرت کہا ہرگی تینوں
 دیکھ تال بیہوش ہو یا میں دیوں وانگوں بھائی
 بنیا مینا توں میں بھائی بھایاں کار کماٹی
 سن حضرت تھیں بنیا بنے فیسہ بیہوشی آئی
 بنیا بن کہا دھیرے دل تیریلں کر دا زاری
 روتیاں نین نابینے ہوئے تلخ ہوئی زندگانی
 پھر حضرت سب بات بھایا ندی بنیا بن سناون
 تے پھر جاون کھو ہے اندر نکالیا پھر کرداناں

ملن مصر دی غلے کارن چلے جائیے پھر ٹرکے
 کہا یعقوب نبی نہ بھیجاں جے نہ قول کرائیے
 الد حافظ بنیا بنے یعقوب نبی نہ مایا
 اکٹھے نہ دروازہ لنگھو شفرق ہو یوسف سناورا
 ایہ نہ رکھن ردا اسالوں تو کلت علی الد فرمائی
 اہل کنعانی بھی سب رودن مل مل وارو داری
 لمیاں خیرال حضرت یوسف خوشیوں بول سناون
 دستار خلیل الد دی دے کر باتاں کرنے لگے
 غلاموں خورش کھلاؤ اعلیٰ حضرت بات سنائی
 مائی بلے دودول کر گئے حکموں کھا دن
 حضرت پھپھیا توں کیوں رونوں دس حقیقت ساری
 مینوں یاد رہے ہر ویلے اس دے ہجر روایا
 جے اج ہوندا مل کر کھاندے غم جدانت مائے
 کھان ہانے ہورس غلے کہندے ڈیر لائیے
 بنیا بن دنداں دی چکوں ہو بیہوش سدا یا
 بنیا بن کہا پت بنیاں ہرگی پوسے نہ مینوں
 نام یوسف گم ہو یا میں تھیں روداں سپہ جدائی
 چھوڑ غماں نول کئی جدائی من رب خوشی دکھائی
 ہوش آئی تال حضرت یوسف پتودی خبر چھپائی
 بیت الخیران عبادت اندر اس نے عمر گزارا
 حضرت یوسف کردا زاری سن کردرد کہانی
 لے جاون حال پتو تھیں مینوں ٹاٹدی مار کر اون
 بھایاں دیکھ قتا تھہ اس دے ملیا مسر کاناں

دے مصیبت تخت بہا یا میرے الد میتوں را
 پاس رکھاں کر جیلہ تینوں موج خوشی دی مانی
 اک اک شتر لدا کر غیلوں رخصت حکم کرایا
 اک منزل جال گنٹا گیرے مگر غلام دوڑایا
 صاحبزادے کہن پیالہ ناپیں اسال چھپایا
 دیو اسال غلہ منامن ہو پھر کہن نبی دے جانے
 ایتھے چوری کرن نہ آئے پہلے چور نہ ہیاں
 کہن ہنرا اس پکڑ لے جاؤ جس دے بوجھوں پاؤ
 حضرت یوسف بیٹو تھیں چوری دیکھ تاسی بھال
 شریعت نبی یقوبوں چورے رکھاں سال سنایا
 پیرا وہ بیمار اہانڈے دیکھے مینا نیے اگوں
 پیالہ شاہی نکل آیا سارے واپس آندے
 کہندے شاہ عزیزا تیرا احسان اسال پر بھارا
 لے جائیے اس پاس پر دے من شاہان فرمایا
 کیتا خود اقرار تال لے چور جو پکڑیا جائے
 تال کہا پیغمبر زادے سر دیکھے اکھراؤ
 کہن شاہان سچ کہنا تیرا عجب نہیں اس چوری
 حضرت یوسف دل و چہرہ کہا ظاہر نہ کہ سنایا
 کہن لگے اے شاہ عزیزا اس دا بڑھا آتا
 دیکھے اسیں احسان کریں تول پھر حضرت فرمایا
 باہجھوں جو رہے پکڑاں ہر دے انصاف کہا لال
 کہن لگا اک باپ اسال تھیں عہد الد دا لینا
 میں نہ جاساں آپر کر چکر لکھیا یا پ نہ میرے

بات نہ بھایاں ظاہر کرنی کراں تاکیداں تینوں
 کھانا کھا آئے دل بھایاں تن دن رات دہاڑی
 پیالہ چاندیوں جڑت جواہر بھار بھائی دھیرا
 آکھیں شاہی چور تیں ہو پیالہ تال چھپایا
 کہے پیالہ دیو جے غیلوں لسی شتر لدا یا
 معلوم تال تول قسم الد دی شرارت کرن آئے
 کہا غلام ہنرا کیا نے ہوئے جے چھوٹے کہاں
 شریعت ساڈی اس خطاؤں ایہا خبر کھاؤ
 بھائی رکھ لیا بھائی نے ذقے لا خطا یاں
 قاتل مہو ا بھایاں تائیں حضرت نہ بتلایا
 بنیائے بیمار ڈٹھا پھر ہسی سب دے پھول
 حاضر ہو دربار حضرت دے پیرا وہ اکھ سنا دے
 ہن بھی سانوں بخش معافی کر ساڈا جھٹکارا
 حکم شریعت دین تال پر میں ہے عمل کرایا
 پاس آوہ صاحب مال ہے گا سال اک قید نہرائے
 پھر کیوں چوری کرو اسادی کیا جواب بتاؤ
 پہلے چوری کردار یہاں اس بھائی اک ہوئی
 ہوسے تیں خود الد جانے ہوئے تال بنایا
 اس دے باہجھوں رکھ کے تول اسیں جو گئے سبھا
 حکم شریعت دین تال اس پر عمل کرایا
 نا امید ہوئے پھر بھائی کہن صلاح بتا لوال
 گناہ پہا جو سہ کر چکے حال یوسف دا کہیا
 حکم کرے رب میرا جس دا بہتر حکم چو فیروے

رہ گیا اور وہ چہ معروے بھایاں رخصت کر دیا
 بنیامین اسال دے کیسے بے توں چھوڑیا ناپیں
 ہوئے تیار لڑائی کارن یہودا نعرہ مارے
 باقی بھایاں رہندیاں تائیں دے شکست وڑائے
 معجزات نبی دا ڈٹھا ہر کمزور کھلوانے
 حضرت یوسف کبہا بھایاں نول سمجھیاں تالیاں بھانول
 ماحیزا دیاں کبہا بیشک ایویں رب دی مرنی
 پیغمبر مے بیٹے کر کے چھوڑاں حضرت کہندے
 دیا یہودا تے نول جانے کہندے بیٹوں کہنا
 ماحیزا دے آئے گھرنول پیٹوں نول حال سنایا
 اس چھوڑاں کارن لڑیاں فتح نصیب نہ ہوئی
 اس بٹی دیاں لوکاں پوچھیں ایس جھوٹو چھوڑاں
 فرزندال تھیں سن کر حضرت کہن نہیں یہ بھاوے
 لے آئے گا شاید سب نول پاس میرے حق قبائے
 پھیریا منہ انہاندی طرفوں کہن یوسف افسوسوں
 فرزندال سن آکھ سنایا قسم بے دی کھائیے
 ہلاک ہو لوں گا یاد کریندا انہاں دواں تائیں
 بے قراری غم میرے دی پاک خداوند جانے
 نبی یعقوب کبہا فرزندال محروم نہیں ہو جھاڑ
 نقل رہتے تھیں نا اُمیدی کا فر لوکاں تائیں
 یعقوب نبی پھر بیٹیاں دے تھو اک کچھ خط پچائے
 حضرت یوسف نول خط پیو دال بھائی کھڑا اندے
 حضرت یوسف پیو دے خط دا نوٹ مہاب پچائے

اک روایت بھایاں کبہا شاہ عزیز ہمارا
 لے جانواں گے جوہر اتل تھیں زور و تار پائیں
 چالیس ہزار بہادر جنگیال سن کر ہوش و سانسے
 خلیل الدودی پگڑی حضرت یوسف پاس دکھائے
 حضرت یوسف پکڑے تھیں ڈاڈھے غابروائے
 اسال مقابل دانہ کوئی ہے پھر زور و لٹاں
 پکڑے گئے تھو تیرے اندر سن لے ساڈی عمرنی
 نہیں تے ایس دلیری پاروں ایٹھے قیدی ہندے
 بیٹے تیرے چوری کیتی پے گیا ایٹھے رہنا
 قید ہے بنیامین معروہ شاہی جام چھپایا
 پکڑا یا سانول شلہ عزیزے ہشن زندگیاں کوئی
 تے ایہ قافلہ جس مہرا ہے آئے ہاں سج کہساں
 تالیاں بنائی بات دلوں ہی ہن مبروں رہ آئے
 حکمت خیراں والا مالک جس مسلم سب حالا
 سفید ہو یاں غم جس دیوں اکھن خوشیاں گئیوں
 ہمیشہ یاد رہے گا کردا یوسف آکھ سنائیے
 کبہا یعقوب نبی فرزندال کراں حکایت ناپیں
 میں جانا جوہر دی طرفوں بھید تالیاں نہ پائے
 یوسف تے بھائی اس دنیوں جاتلاش کراؤ
 مومن مردم رحمت آساں رکھن ہر ہر جائیں
 پھر ہر رخصت پیو مے پاسوں وجہ معرے آئے
 حضرت یوسف پڑھو کر خط لوں گریہ زار کرانیدے
 یعقوب نبی پڑھو خط دے وچوں ٹر یوسف ہاں دے

گھلایا پھر خط قاصد دے ہتھ مکھیلائے فرزند
 بے خط بھائی کہن حضرت نول غریب اسیں پردیسی
 اسیں آئے گھر والے ساڈے مکھیقان دن بڑیاں
 فطر پورا دیہ خرایت شاہا عجز سنایا
 حضرت یوسف نے فرمایا جہاں تسال سمجھ نہ آئی
 کہا انہاں کیا مع تونہی میں بھائی یوسف آیا
 تحقیق خداوند ابراہیم ساڈے بڑا احسان کرایا
 حضرت یوسف تھیں سن بھائی کہند قسم غفاری
 جو قصور گیا ہر ساتھیں بخش قصور ساڈے
 بخش دیوے رب پاک مہرباں مہربان بھال تھیں
 کس باعث تھیں پیو دیاں اکھیں چھوڑ گیا بینائی
 حضرت یوسف کہن بھرا نول لڑکھڑے جاؤ
 باپ آفے خود مینا ہو کرتے سب کنبہ آئے
 بھائی چھوڑ مہر دل و طناں خوشیوں قدم چلے
 کہو نہ بڑھا بہک گیا اے یوسف دی ہا نوال
 بعد خبرے آیا قاصد گڑنہ منہ پر لایا
 فرزند نبی کٹانے آئے آپہغام سنائے
 اہل الہیت نبی لے ساری طرف مصر دی جادون
 رستے وچہ یعقوب نبی نول جو ملے فرماون
 سننے والے کہن اسیں ہاں سارے اسد بڑے
 حضرت یوسف اس تھیں پچھول ہمراہ شکر آئے
 دل مل وچہ مصر دے آئے لیکے مال میو تائیں
 سجدہ کرے سکے بھائی حضرت یوسف اگے

کر ومنت جاشاہ عزیزے بھائی چھوڑاؤ بندل
 کر کر یاد ہجر وچہ اس دے بڑھا باپ رُسی
 لکھتاں ہدیہ پیش جو کیتا دیویں جنساں کھریاں
 بیشک کرن خرایت جیڑے پاون اجر سوایا
 تسال کی کیتا ساتھ یوسف دے نالے اس دے بھائی
 حضرت یوسف کہا میں یوسف بھائی پاس بٹھایا
 جو پرہیز مہربانیں کر داکرے نہیں رب ضائع
 رب پسند کیتا ہے تنول ابراہیم ساڈے سرداری
 حضرت کہا الزام نہیں کچھ ابراہیم ساڈے
 میں قصور ساڈے بخشے ملاؤ باپ اسال تھیں
 اکھن گڑنہ تک تیرا رو رو نظر گواٹی
 آفے نور نظر وچہ اس دی جا اکھیں پر لاؤ
 اعلیٰ قہال کیڑے کھانے دے رخصت کرائے
 تے یعقوب نبی گھرا پنے اہلاں آکھ سنائے
 سن اولاد کہے نول دھبی رب دی قسم اٹھانوال
 ہو مینا کہیا جو میں جانا سا تسال نہ آیا
 پیو جی حضرت یوسف سب نول اپنے پاس ملے
 ہمراہ سب شکر حضرت یوسف راہ وچہ ملتے آون
 وچہ تسالے یوسف میرا ہے یا نہیں سناون
 سوار اسی ادٹال پر گڑے اچال نول ہر کرے
 باپ بیٹا پھر ملے جدا یوں منجول مینہ برسائے
 بٹھایا ابراہیم تحت دو ہاں نول کیتے فرما دائیں
 حضرت یوسف کہے پر نول پنے خواہاں ج لگے

کر کے فضل نکایا قیدوں شاہی تخت دو اسے
میرے تے دج بھائیاں شیطان جھگڑے بہت کماے
خبر دادادہ حکمت والا جو شاہاں دا شاہ ہے
دین اسلام ترقی پائی برکت نبیاں پا لہ دوں
تفسیر معات کراؤ ساڈی گناہ کماے بھارے
نہر بانی تے بخشش والا اسدے دردیاں آساں
داعی ہیں یا نہیں بھائیاں پر حال سنا لوں ساہا
خطرہ پیا انہاندے تائیں خوف قیامت ہولوں
دعا یعقوب نبی پھر کیتی لے میرے رب تاضی
کراں دعائیں فضل کریں توں لے ستار غفار
قانی ملکوں طرٹ بقادی لے گیا خالق سائیں
بخشیا علم تعبیر خواہاں دانے حکومت جائیں
دنیا اتے قیامت ہر جا فضل چاہی دا تپرا
نتر سالان عمر ہوئی کسی پشاں قبول دعائیں
حکم خدا حقین دنیا آلوں چلے گئے بے عذرے

ادہ خواب میری رب سچ کرائی بہت احسان کماے
کر کے فضل ملایا تینوں میرے پاک خدا سے
رب میرا تدبیروں کردا جو کچھ کرنا چاہا ہے
ہریشے اہل مصر مقبیل پائے بھائیاں یا بھجے شماروں
بھائی حضرت یوسف سندے کہندے باپ پیالے
کیا باپ قریب وقت ادہ میں رب تھیں بخشا ساں
یعقوب نبی پھر حضرت یوسف کیا بر خود دادا
میرا پکڑ وسیلہ ملگن معانی تیرے کو لون !
حضرت یوسف کیا آبا میں بھائیاں پر داعی
بخش گناہ اولاد میری دے توں ہیں بخشندارا
اس تھیں پھوں کم خدا تھیں نبی یعقوب تے تائیں
حضرت یوسف کیا خدا یا توں میں میرے تائیں
زمین آسان خالق توں ہی توں ہی دوست میرا
نیک بختاں و چہ ماریں مینوں لے میرے بسائیں
پندرہ فاتوں بر سر چوکی جاں حضرت یوسف کردے

بیان اصحاب کہف

شاہ بڑا تے لشکر بھارے رقبہ رب بڑھایا
سن کر دتیا نوں لڑائی لشکر حکم چڑھایا
دقیانوس فتح ہمت آئی اولاد اس قید کرائی
دقیانوس خدا خود بن کر پوجا پیا کراے
رب العالم سرور تائیں وچہ قسم آن بتایا
کریں خلاص خدایا قیدوں کرتیاں کریم نگائیں

شاہ اک روم ولایت اندر دقیانوس سدایا
اک دن اس نے خبراں پایاں شاہ اک لڑنے آیا
جو شاہ لڑنے کارن آیا موت لڑائیوں آئی
نہج بیٹے اس شاہ دے حسین خدمت وچہ لکھائے
کہف اصحاب ایہا شاہنوازے قصص نبیاد چہ آیا
قائم دین اسلام آپر رکھ کرن جو ان دعائیں

آپس اندر اک دن انہاں ایہ صلاح بنائی
 کہ جملہ کچھ بچے ایٹھوں جاٹے ہو۔ میں جاتی
 وچہ چوگان جائے شاہ کھیدن ساتھ اسل بچے
 ملیا وقت گئے جاں کھیدن دالو راتیں جاندے
 بعد ملن بھیں پھراو پھین جاڈ کیت عزیزو!
 کہن عیالی کون خدا ادو جس دی طلب تسالوں
 جس نے ملک عدم بھیں سب لوں ملک جو دے آندا
 ہمراہ چلے بکریاں چھڈ ساتھ کتا بھی آئے
 پاسباتی پھر بکریاں دے مالان کتے تائیں
 کرے دعائیں یارب سائیں طاقت دیدہ گفتاروں
 امت مارو میں عاجز تائیں میں کھروں بیزادی
 بات سکتے دی کہت اصحاباں افر دلاں پر پایا
 آپہاں اندر اک غارے کہن دما دم لایے
 کہت اصحاب گئے وچہ میندہ پاک رہے فرمایا
 رب فرمایا فیر اٹھا کر انہاں خبر بتائی
 نشینی مدت تیندہ ہے اوہ سمجھ آپس وچہ جادون
 جس جگہ اوہ خواب کریندے غار موہنیں پر آئے
 آکھن ایہ تین چو بھاکتا لکھیا وچہ قرآنے
 ست بندے اک کتا انہاں ایویں لکھیا پایا
 پچھے اک انہاں بھیں انہاں پھرے مدت کتنی
 پچھن والا کہے تساد ا جانے اللہ تعالیٰ
 مہن بھیجو اک شخص شہر لوں لے لے دیر جاتے
 اک انہاں بھیں کھانا لیون جانداد چہ بالے

شاہ ملعون ستاوے سالوں دعویٰ کرے خدائی
 رب جو ہے زمین آسمان دا کرے پوجا بھائی
 تمام قریب امیں اس جاؤں جاٹے متے پکائے
 صبح ہوئی چند بندے ڈنٹے بکریاں چرواندے
 کہت اصحاب کہن راہ دبدے جاٹے اہل تیزو
 کہن اصحاب جو سب واخلق دے ہدایت سالوں
 تدوں عیالی سن خوش ہوئے سچا سخن انہاں
 کہن کتے لوں دور مٹاؤ بھونک متاں پکڑائے
 زخمیوں زخمی کتا کیتا مڑے نہ اوہ پچھائیں
 طاقت بات کرن رب دتی کتا کہند ایاں
 جس خالق دی طلب تسالوں میںوں بھی حب بھاری
 کر کے رحم اٹھایا کاندے ساتھ پیار رکھایا
 کر کے سفر بھگے ہاں یاد و نیز گھڑی پل پائے
 پردہ گوش انہاں پر پائے کئی برس سلا یا
 کرن معلوم جو کس فرتے لے بدی یاد رکھائی
 دقیاوسی لشکر انہاں ہر ہر طرف ڈھونڈاون
 فضل رہے بھیں غار اس دامنہ سوار کھڑی ہو جائے
 کہن ایہ بھی پنج چھواں کتا کون خدا بن جائے
 تیں سو بوندے پچھ بچوں خوالوں رب اٹھایا
 لگے آکھن کھٹ اک دن بھیں یاد ہے دن جتنی
 جتنی دیر ہے وچہ خوابے ہو کی جانے حال
 ایسا جاتے کوئی خبر نہ پائے لے کر کھانا آئے
 دقیاوسی دے دیر پیرو ٹیاں دیو پکندے

دیکھ دو پیہ نان بائی نے اس لڑاں اکھ سنایا
 دیر بڑی تھیں دقیا لوسی گیا گذر زمانہ
 نہیں تے شاہ دے وچہ حضورے میں تینوں لہیا لڑاں
 کہتے اصحاب ہو یا سن حیراں اپنا حال سنایا
 بادشاہے سنگا کر اس لڑاں کیہا سنالو میں حال
 کہے اسیں چند بندے دوٹے چھپ وڈیو چغادے
 ٹھکیاں نیند پیٹی اس لڑاں ہاں اچ اٹھے سارے
 وڈے مادے چھپ چھپ کے میں کھانا لیون آیا
 اصل حقیقت ابھ جانے میںوں سمجھ نہ آئے
 حیراں ہو یا سن شاہ گل اندی کہے دینی علما لڑاں
 جہاں پناہ شاہا ایہہ سچا عرض علما لڑاں کہتی
 زمانے پھلے گذر یا دہ شاہ کتاب تارینھے پڑھیا
 اسواہ باشوکت ساقی ہو کر سارے اس کہتے اصحابے
 جہاں نزدیک آئے سب نکالے کہتے اصحاب پکا کے
 دیکھ لڑاں نہ غم کھا دن سب پہلے سمجھا لڑاں
 کہتے اصحاباں پاس گیا پھر کہتے اصحاب پیارا
 مر یا دقیا لوس مدت داد تیا چھوڑ پسا
 کہندا میں دل جوئی کر ساں کہ ساں قند تمہارا
 کہتے اصحاب کہن دل سارے خواہش نہ دجوئی
 اگو خواہش پاک خدا دی دل اس دیول لایا
 ظاہر نیند تگن دل اللہ تیک قیامت تائیں
 بادشاہ ماہر کھڑا اڈیکے کہتے اصحاب نہ آیا
 واپس آفسوسوں کہندا نظر نہ پیٹے پیارا

دفن زمینوں دقیا لوسی تہہ خزانہ پایا
 درہہ حصہ میںوں بھی اس کھیں لبھا جو خزانہ
 تیں کھیں چھیننے کل خزانہ میںیں سچ بتا لڑاں
 جمع ہوئے سن ایہہ گل بندے شاہے خبر پچایا
 کہتے اصحاب سنایا حال گذر یا اپنے دال
 ظالم دقیا لوس شاہے تھیں ہو عاجز بیچارے
 اکھدیاں سادگی بھکے ایہہ خوف ظالم دامارے
 لے کھانا میں دیاں روپیہ انہاں شور مچایا
 اک گھڑی کی نیند قادر قدرت کھیل بنائے
 دقیا لوس زمانے کس وچہ ہو یا تسناں بچھا لڑاں
 ظالم دقیا لوس کہتاے خدا خود ہی بندہ میتی
 اصحاب کہتے دی بات شاہے لڑاں تہہ ہی کر یا
 دیکھن آیا انہاں تائیں ہے مدت جو خواہے
 کھڑ وڈا ہو یا دہمارے دیکھ نہ کرن گھارے
 خوب نسل کر کے انہاں فیر تہاں لے جالواں
 کہے شاہنشاہ ملنے آیا حال بتایا سارا
 بادشاہ کلم عادل ہے من جو غمخوار ہمارا
 کرو صلاح کیا ہے مرضی دیکھن آیا پارا
 وہی نہ حاجت کھا دن میںوں غرض نہ دنیا کوئی
 کہہ ایہہ بات پیٹے وچہ نیند غیراں کھیں چت چایا
 گم ہوئے وچ لڑاں ہی ہو نہ دہیاں چاہیں
 دیکھن غارے جانا چاہیا نہ کدھر سے راہ پایا
 عبادت گاہ اک بستی اندر پاس بنائی غارے

سروہ عالم توں رب العالم خبر قرآن بتاے
ڈھلے سورج دی دھپ غلوں بائیں جانب
امن امان وچ غار میدائے قدرت رب دکھائی
جس گمراہ کرے نہ کوئی اس توں راہ دکھائے

دیکھیں توں دھپ غار اس کو لوں اپنی طرفں جائے
وگرمی نہ سردی انہاں کسے بہارے سکے
جس ماہ دیوے سقی تعالیٰ اس نے ہی راہ پائی
پاک خداوند جس پر راضی اس نے رتبے پائے

بیان حضرت شعیب علیہ السلام

شہر مدائن دے وچ آئے نبی شعیب پیارے
خلق آواز نہایت شیریں صورت خوب اجالی
حضرت صالح دی اولادوں نبی خدا آئے
قوم انہادی توں اندر بڑا اندھیر مچایا
حضرت ساتھ زبان سیلی روز بروز ہٹاؤں
جھگڑن ساتھ نبی دے آکھن تیرا دغل کیاٹی
واحد ذات دے پر انہاں نہ ایمان لیا ندا
تنگ ہو گئے پھر نبی اللہ دے رب توں عرض سنایا
حضرت جبرائیل فرشتہ آیا حکم حبیبوں
لے جا اہل ایمان تائیں حکم خدا آیا
امت لے کہ نبی اللہ دے شہر دے باہر سدھانڈ
غضب اللہ دے تےساں پر کہندے نبی غفاری
لے پیغمبر اہل ایمان جدوں شہر کھیں جاندا
سن آوازہ تہر کھاراں جاناں نکل سدھایاں
کل اچھے ہن کرن خولاں اچ کیا سری ہانی
ان کیا پھر اس نہ ندگانی کہ لونیک کمایاں
اوہو فائدہ پاؤں والے جو سمجھے سمجھایاں

صلت جنہاں دی وچ اصحاباں کرے نبی ہمارے
حکم سناؤں خاص رہا نا حضرت و صف کمالی
وچ قرآن مبارک جس دے اللہ حال سنائے
تکڑی دے دی ہتھ پھیری خدا د اخوت بھلایا
حکم خداوند جنو نکر آوے ساتھ تاکید سناؤں
جنس ہمارے پیاری تیرا کیا گیاٹی
ہاں سے ٹھٹھے وقت لنگھاندے تنگ نبی توں آندا
مادہ عذابوں انہاں تائیں جنہاں ظلم کسایا
دو دو جے توں وقت فجر دے ہوئی تہر قہاروں
دوہیں جہانیں اہل ایمان کران کریم داسائے
ہن ہن کافر کہن نبی توں چھوڑ گھراں کیوں جانے
نافرمانوں دیکھو جلدی مرسو ساتھ خواہی
آیا جبرائیل الہوں سخت آواز سناندا
آگ لگی سب مال اسباباں چیراں سب جلا یاں
پاک قرآن بتا دے خبر ان کی دنیا زندگانی
موت انہاں دیووں کھیاں پاؤں خبراں غیب سنایا
تو بکرو معانی منگو مشکل سہن سزایاں

اپنا آپ سمجھاں یوں عجب کہے سنا کے
 حیوان اسباب تے فصل مکانات کوئی نشان نہ پایا
 واہ سبحان اللہ دے نعرے مومن دیکھ لگاؤں
 پالیں ساڑوں پالنے والے کہیں غریب تواری
 دیہہ حیاتی باہجہ کفاراں سب چیزاں پھر پائے
 کھیتیاں باغ مکان اسباباں پاؤں پھر انعاماں
 دنیا دل لڑوں مول نہ بھاؤے لگی عشق بیماری
 بل میوں بل میوں یاد ہر دم عرض سناؤے
 غیروں دیکھن طلب نہ حاجت باہجہوں حق نکلے
 ادوہ بھی پہلے وانگر عشقوں رو رو دے لایا
 دیدے اندھے روشن ہوئے نظر سبھاٹے آئی
 اسے رب باہجہ دیدار تیرے بن نہ پڑن نسکینے
 تیرے پاک جمال بغیر دوزخ نہیں زندگانی
 خوش خبری وچ دنیا دیواں صبروں اجر سوا یا
 ترس ترس کے دیکھن کارن عمر گئی ہو پوری

کہن تھوڑے لوں سمجھ بہتا کن دلیدے لاکے
 حکم خدا کھیں لے کے مومن نبی شہر سدا آیا
 چیز کے نہ ہی حیاتی مردے نظری آؤں
 کہے دعا پیغمبر پاک کہ کچھ حیلہ ساندی
 کتھے رہے باہجہ مکانات کھائیے کیا کمائیے
 دعائی تھیں پاک خداوند زندہ کہے تماں
 اپنی وچ زندگانی حضرت کرے دہندے اری
 وصل الہی باہجہ دے لوں ہو نہ ہرگز بھاؤے
 اکھیں لڑکیتا قربانی خاطر دید پیار سے
 پاک خداوند نیر دوبارہ لڑا اکھیں وچ پایا
 بھی وادی لڑا الہی کیتی بخش عطا
 پھر بھی زادی کر کے حضرت کیتے مین تائینے
 جتنی وادی کہیں عنایت ہو جاسن قربانی
 ملے دیدار جنت وچ تینوں حکم الہی آیا
 طاقت صبر نہ اکھیاں نہ کھن باہجہوں دید جنودی

بیان حضرت یونس علیہ السلام

آباد بستی دیاں لوگوں دیوں حضرت یونس علیہ السلام
 قوم اس اندھ حکم میرے لوں ہر ہر جاسنا میں
 بالکل اثر ہدایت نہ پاؤں ہر حکموں انکاراں
 بھیج عذاب ایہ قوم انکار دی ہرگز ناہیں دے
 سمجھے رب عذاب کریگا انہاں چھوڑ سدا یا
 مالک نام فرشتہ دوزخ اللہ حکم سنایا

مومل سادہ تعلق بستی بینوا اک دساؤں
 بھیجا پاک خداوند عالم حکم پیغمبر تائیں
 نبی الہی حکم الہیوں نصیحت کرن ہزاراں
 ہو آندوہ نبی الہی عرض خدا لوں کر دے
 قوم اس تائیں نبی خدا دے عذاب آؤں مایا
 رب العالم انہاں تائیں عذاب نشان دکھایا

سوم دوزخ دی جاد کماؤں ملک حکم تھیں آیا
 نبی اللہ و حضرت یونس بھی قوم سچا تو ان
 عاقل حاکم دیکھ عذاباں کہے نبی توں لیاؤ
 ہر ہر جادو دیندے پھر دے نبی نہ نظری آیا
 شاہ کہے جس بدی طرے یونس نبی بلاندا
 رود و مجزوں بجدے پے کے ہر کوئی معافی چاہندا
 شاہی کپڑے شاہ اتارے بھولنا لیا دوالے
 ایسے طور لے آیا سادہ حال عاجز ہمراہی
 حکم تیرے جو حضرت یونس سالوں کل سنائے
 سچ نبی برحق خداوند چھوڑا کمر عقیدہ
 چند چڑھے بقر عیدوں لے کر دس محرم تائیں
 دیہہ آزادی تیرے برفے لے رب پاک تو انا
 ہاں مسکین اسیں رب سادے فضلوں رحم کماؤں
 کہے کوئی پیغمبر کیا ظلم ذرا دے کر دالے
 اسان جاناں پر ظلم کما یا کر دے گزرا ہوا
 اسیں سوالی منگاں معافی موڑیں نہیں ربا دوں
 رحمت رب دی پھیرا پایا آدموں مینہ برسا یا
 محرم دسویں عرض دعائیں قبول ہو یاں دے گا ہے
 توبہ طاقت قوم کفاراں بخش نہ رب بادی
 وعدہ عذاب نہ کیتا اللہ ساتھ یونس پیغمبر
 ہٹ گیا جہول عذاب آون بھٹ جگ بھٹیں گھر آون
 ہن کچھ حالہ حضرت یونس واپس مٹن سنایا
 خوشی خوشی آرام لوکانی کردی کار کسانیاں

آخر شے قوم انکار دی جہول عذاب دکھایا
 دج دیا شاہنشاہ تائیں اکھن حال ستاواں
 ڈھونڈو کوشش ساتھ ہزاراں دولت ایمان لیاؤ
 اکھن شاہانظر نہ آیا یونس نبی شہرا یا
 لیاؤ ایمان اسی سے رب پر سب نوں حکم کراندا
 جانن والا سننے والا مالک رب دلاں دالے
 پیر ننگے سر ننگا ہوں جگ بگٹے اس حالے
 مرد عورتاں اکھن یا رب بخش نہ کریں تباہی
 کراں یقین معافی چاہاں اسیں ایمان لیاے
 رحمت ساتھ بچا عذابوں لے رب پاک حمید
 رود و عرضاں روز گزارن کر کر صفت ثنا تیں
 اکھن کہہاں ہی اسالوں مسکیناں رحم کما نا
 کریم رحیمی صفت اپنی بھٹیں قہر دں ساں بچا دیں
 درگزر دی بھٹیں وقت گزارو منوں گم امر دا
 منگن دایاں رد نہ کرنا ایہہ بھی نبی سنایا
 چھوڑ تیرا دے کدھر جائیے خیر ملے سرکاروں
 اس دے دے دوں سوالی عاجز خالی کدھی نہ آیا
 کالے بدل دھوواں والے ہٹ گئے منتقل الہی
 نبی یونس دی قوم توبہ بھٹیں بخشی رب عفا دی
 تاں دعا قبول ہوئی سی گنجائش سی اس اندر
 آپو اپنے کسب کر بندے واحد رب پوجا وں
 عذاب نشان ہٹن بھٹیں بعداں قدم شہر توں چایا
 رحمت ہرے رحمت دھٹی دل حضرت دے آیاں

جے میں پاس انہاں دے جاساں مینوں بھوکھا جان
 بہتر پاس نہ جالواں انہاں دل حضرت دے آیا
 میں عذاب الالمیوں انہاں روزہ بردہ ڈر اندا
 رنج نبی و حج حکمت رب دی زکوٰۃ حکم پچایا
 دریا آپہ جہاں حضرت یونس شہر دیوں سی آیا
 دیدیا پتھیں چند سوداگر کشتی دیوچ بہندے
 دریا و چکار نہ ٹردی کشتی نہ آدا نہ پاروں
 نسیا میں ہی کہہا حضرت خود ہی کرن پکارے
 چہرہ تیرا دے کے لڑوں ہر خوبی کھیں پاکی !
 نبی الہی کہن انہاں لوں کہنا میرا مالوں
 ملاح حضرت دی بات نہ من قرعہ بخوم لگاؤں
 تن دفعہ آزمائش کیتی نام نبی دایا
 وحی کرے رب بھی تائیں نکل حکم کھیں جان دی
 کرے ملامت نفس اپنے لوں یونس نبی دایا
 بھیجا حکم بھی لوں خالق کھا لڑیں سمجھ نہ کھانا
 ذہ جتنا ضعف نہ پہنچے صورت اسدے تائیں
 بھی حکم خداوند والا پودے طود سجایا
 پیٹ اندر دودھ ماں بیٹے کھیں کرے حفاظت تودی
 نازک صاف شیشے دے وانگوں پیٹ بھی بکرا
 یاد الالمیوں نہ دم غافل کیتا نبی خداے
 وچہ قرآن خدا فرمایا تسبیح ذکر پکارے
 سبحانک توں پاکیزہ اسے رب پاک جہانناں
 رب فرمایا پیٹ بھی کھیں پہلاں بھی اوہ میری

مول عذاب نہ پایا انہاں ایہہ تان خوشیاں مان
 اس توبہ کھیں لاد خداوند نہیں سی سال بتایا
 آیا رنج نبی دے دل لوں واپس چلیا جاندا
 پاک معصوم پیبر اپنا وچہ آزمائش پایا
 سورة الصفت دے اندر اللہ ذکر سنایا
 پڑھیا نبی اللہ کشتی ملاح سوالاں کہندے
 خداوند اپنے کھیں کوئی نسا کشتی کھن گھاروں
 کہن ملاح ہے قسم خدا دی ناہیں ظن تمہا سے
 اللہ میں پر فضل کماے بات نہ تینوں آکھی
 خداوند کھیں میں تسیا ہو یا کج ایہ بات پچھا لوں
 کشتی آپہ جتنے بندے سب سے نام لکھادن
 یونس نبی پیاسے تائیں وچ دریا سٹایا
 پیٹ نبی دے آون پاروں تیرا علی پاندی
 اسے نفسا کر غلطی دیکھی مسیا کیا ملکا نا !
 قید خانہ ہے پیٹ تیرا ایہہ حفاظت ساتھ کھانا
 خوف خدا دے پاسوں بھی امن رکھے ہر جائیں
 غوروں سوچیں اسے انسانوں قدر حیواناں پایا
 کدی نہ غوطہ پانی لاوے سر آچانت کدی
 نبی اللہ وچ دریا دے شان دیکھے ولبردا
 صابر شاگرد وچ رضا دے پڑ خدا حمد ثنائے
 لاله الا انت توں معبود ہمارے
 انی کنت من الظالمین ظالم خود توں جانناں
 پڑھے نماز عبادت ذکر و کردا عجز گھنبری

تا بعد از حکم و ابندہ ہر حالت اذما یا
جے نہ صابر و اگر ہوتا قیدوں نہیں نکالاں
برکت شکر عبادت پاؤں بخشی جلد ہائی
رہے بھی و ج تن دن آکھن بعضے ست سنان
اصل تعداد خداوند جانے جس دے قبضے جاناں
کدو میل و سیل کارن فضلوں رب اگائے
گوشت پوست تے تندرستی پائی نبی حقانی
حکم سنا لوئیں کریں ہدایت اللہ وحی کرائے
ایمان لیائے لوئیں سرور پھر بدی رحمت موی

پیٹ بھی دیوں پیلوں پچوں میرا حکم بجایا
پیٹ بھی و ج تیک قیامت دہند ایسے حالاں
رب فرمایا اگلیا بھی جاں اسان مرقی آئی
ہے مشہور چالی دن پورے و ج بھی لنگہ جاون
تی بھی تھیں باہر آیا لنگہ پڑھے شکراناں
سردی گرمی کھیاں پاسوں امن امن دکھائے
لنگہ بندے تھیں بھی زیادہ وحدت جاسکھانی
مینو اشہر ہو یاں جانبراں بستے ملنے آئے
دوہیں جہانیں ناٹیدے پائے غمی نہ رہ گئی کوئی

بیان حضرت ایوب علیہ السلام

اللہ اپنی قدرت بیستی ہی ایوب پیارے
کھینتی بارغ مچیں تے گائیں حسین اوٹھ قطاراں
نبی السدوے دنیا طرفے کدے خیال نہ پایا
محتاج یتیم مسافر بڑہ اپنا مال کھو اتدے
نبی اللہ و اگرے عبادت حسدوں شیطان بطوا
ایوبی لڑوں دنیا تے بہت کینا خوش حالاں
کی ہویا جے کدے خیرائیت تنگی اس لوں ناہیں
پاک خداوند شیطان تائیں تاں پھر سخن سنائے
دشمن شیطان عرض کریندا دیہہ یتوں محتاری
رب العالم لے فرمایا جاجیوں کر چاہیں !
دشمن دے ہتھ دے اذما یا واہ خداوند باری
بڑی خوشی و ج شیطان آیا تا بعد از بلائے

دنیا مال تے عزت بیٹے اجر حیواناں سائے
غلام کنیزاں مال اسباباں دتے باہجہ شماراں
ون تے رات عبادت اندر نہ دم غافل آیا
کھوہ مسجد تے لنگر خانے بہت جگہ ہوا ندے
کروا عرض جناب اللہ دی و دوہی جو پڑھدا
مال دولت دی کی نہ کافی عزت عیش کمالاں
کی ہویا جے کدے عبادت نور و تاب ہائیں
ہر حالت ایوب پیغمبر میرا شکر بجائے
اذما نقش کر ساں نبی تیریدی دے مصیبت بھاری
ظاہر والی نعمت ہر پردہ یکھ لوئیں اذما یں
واہ اذما نش دیوں والے نبی ایوب غفاری
ہر ہر طرح دیہو نکلیں یاد بدی یاد بھلائے

نفس شیطانی دشمن پاسوں سنگین نبی پناہاں
 دشمن دے ہمتہ قابو افواں ایوں سمجھ نہ آوے
 نور نبوت اللہ رکھا دخل شیطان نہ پایا
 پھر بھی حافظ ناصر خالق رکھے نبی دیاں ٹہراں
 رب دے بندے صابر شاکر دکن بہت دلیری
 دکھ دیاں خبراں دکھائے جان بے درد ندا ہاں
 اونٹ نبی دے اکسدا دی بجلی مار مکاشے
 کھیت باغیچے گرم ہوانے جل کر خاک کرائے
 کی کی دساں سب چیزاں نوں موت حکم تھیں گئے
 حضرت اکھن رب نے دتا اوہو مادن والا
 سخت بیماری غالب ہوئی طاقت بدن نہ بھوڑا
 پیٹے گئے کپڑے بدلواوے پاس نہ بیٹھے کوئی
 قائم رہے نہ دین نبی پر بدظن ہوے سارے
 گھر دے حرم اجازت لے کر مایا ہرے ٹر جادون
 سنیاں نبی اجازت دتی کہندی چھوڑ نہ جاساں
 تمدستی وجہ تساں سیبوں کیتے عیش سناواں
 خدمت کر ساں جتنی ہووے ہون نہ حق لویاں
 داہ سبحان اللہ کیا بی بی حرم الوب نبی دا
 محلے والے نفرت کر دے اکھن سخت بیماری
 چ گماندے رہن نہ دتا کدھن حضرت تائیں
 الویس اوہ بھی ہو تنگ اکھن بی بی انہوں لیمباؤں
 دن سارا مزدوری کر کے آپ کھلاوے کھانا
 کیرا جھڈا خرچ گھراں دا ہوندا نہ ایہر تھوڑا

دشمن متھیں دے رب آپے آپ کرے خیر خواہاں
 سر پر آیاں کجھن سارے فضلوں رب بچاوے
 ظاہر مال تے جکم نبی دا ہمتہ اس دے وجہ آیا
 ایہہ تکلیقاں نکھیاں ہو یاں وجہ انہا ندیاں کراں
 کیا سناواں درد نبی دا نہ ایہہ طاقت میری
 اوہ جانے خود قتل ہو یا جو قاتل ترس نہ مارے
 اجر مالاں دھس کر جہن سارا ہی مرجائے
 لڑکے لڑکیاں کوٹھے کوٹھے کر نیچے گئے دباٹے
 نبی اللہ صابر شاکر نہ دل غمی لیاٹے !
 لائیتی حق حکم اسے دا غالب اللہ تعالیٰ
 جیم مبارک حضرت اندر پیپ لہو دا زور دا
 بدلو پاروں تنگ لوکاں کی دساں کیا ہوئی
 اکھن شہروں باہر جانوں سالوں بدلواوے
 راجپالوتی حضرت یوسف وہ گئی اک بتادون
 خدمت کر ساں تے دکھ جوساں محنت کراں کھوساں
 دیا دین طفیل تیرے سب دکھ دیئے کیوں جاناں
 جے تو راضی تے رب راضی گھوئی میں کشیں سایاں
 افضل دادے دی اوہ پوتی داہ واہ نیک عقیدہ
 اثر نہ سادے آپا دے اس دی ایہہ ازادی
 ٹاٹ لپیٹ نبی نوں بی بی لے جائے ہو کر گرائیں
 اٹھا بی بی پھر باہر لیجان دی رکھے دکھ دی جچاؤں
 آپ کھاوے پھر ناغ ہو کر عاجز حال سنانا
 سب دن گندے وجہ مزدوری ملے نام نہ بھوڑا

کیسی کھکی ماندی ہووے اپنا آپ نہ یاداں
صدقے تے قربانی سادے منگے نت دعاواں
اک دن حضرت بیٹھے دیکھن کپڑے جوٹ پائیسے
کپڑا اک بدن دے دچوں جھڑ زمین پر آیا!
مرضی بہی ساتھ نبی جاں کپڑا بدن لکایا!
اک دن بی بی بی بی وچ گماندے محبت کرنے آئے
شام ویلے اک شخص پکارے جے زلفاں کٹے لویں
مجھدی بی بی بی بھی حضرت فاقہ نہیں ستائے
دشمن شیطان آنی لڑوں بدطن بات بتائے
نشانی زلفاں کٹن والی پی یقین دلائے
ہو رہوایت شیطان کیہا بھیس بدل نساے
جلد شفا دے مرضوں پاوے موافق بہت دوائی
جھکی گئی نہ بات نبی لھیں جوش بدن لڑوں آیا
غیرت بات گئی دل اپر خدمت بھل سدا
اج مردادہ غیرت دل لے تھوڑے نظری آئے
ہن جے درد سینے وچ ہوئے یا پلون ٹہریاں
صحت بیماری موت سمجھا کج حکم لے لھیں آوے
سے لکھن جاں بدن نبی دا کپڑے کرن اضاعیں
خاص محبت تیری کادن دل میسر فرمایا
ہو لکھن شیطان نبی لڑوں ایہہ بھی آکھ ستایاں
دو شاگرد قریبی حضرت اک دو جے لڑوں کہندا
لے انصاف نہ حق تعالیٰ پکڑے باہجھوں عیبوں
بھٹے تیراں بعض اکھاڑاں کہندے سال وہیا

خدمت نبی عبادت اللہ کردی ہو دل شاداں
لے اندر دیہ محبت بیاماں تیرا نبی سچا لڑاں
ہیٹھاں او پاک مے دے چوڑ چوڑ گوشت کھاندے
گوشت میرا کھاؤن تیرا نبی بدن مسد پایا
ایسا کٹ کٹ کھاؤن لگا سخت نبی گھبرایا
کوئی نہ کاد کراوے اس لڑوں پیش نہ کوئی جاوے
زلفاں بدلے لے مزدودی میں تھیں کھانا لہو میں
کٹ زلفاں دو کسے حوالے کھانا نبی کھوائے
تھر تھاروں ڈرے نہ ظالم نیکیاں تہمت لائے
پاک گناہوں بی بی بی اپر نبی غصے ہو جائے
دیہہ شراب بیماریا خاوند لڑوں گوشت سوڑ کھانے
بات بی بی ایہہ حضرت تائیں آکر جدول بتائی
درہ سو لگا ساں تینوں جاں تندہ ست سدا
کھر کھر کتبے بدن مبارک دب دی قسم اٹھائی
سال زمانہ دیکھو غوروں مرد لڑوں بھوکھائے
حکم قرآن حرام بتاوے آکھن دیہوشتا باں
ایمان و نجاؤن کادن دشمن شیطان سبق سکھائے
زبان دے لڑوں کہہ خدا یا حضرت کرن دعا تیر
درد نہ بان کر بندی تیرا کپڑے کرن نہ ضائع
سجدہ کرے جے میرے تائیں جلدی طن شفا یاں
جے کج نبی گناہ نہ کردا ایہہ تکلیف نہ سہندا
سن کر حضرت کر دے زاری لڑوں جانے رب غیبوں
نبی اللہ داما بر شاکر عبادت فرق نہ پایا

ہتمہا لٹا کر دود و عجز دل چم چم مینہ برسیا
 دعا قبول ہوئی و دگاہے آہیں سوز سنایاں
 سورۃ ص اندر عالم و ج قرآن بتایا
 ماد میں پیر زمین پر حضرت اللہ نے سرایا
 ماد یا جو ش پانی نے اکدم گرم اتے اک ٹھنڈا
 نہادون کادن گرم ہوئے ادہ ٹھنڈا پیون کادن
 فضل بالاہوں ملن مرادوں گل شفا میں پایاں
 رحیمیاں بی بی ترم بھی دی کر محنت جاں آئی
 حال صحت دانہی بتایا ہو یا فضل عدا
 مال اولاد جو ہوئے مردہ زندہ رب کرے
 رحیمیاں بی بی تائیں حضرت آکھن قسم اتاد
 مادن گئے وحی کیہا پھر رب ویاں خبراں پائیں
 و خدا بیدک منشا پڑ مٹھالے تنکے
 بہاری تیلے سودی حضرت مادہ ی قسم اتادی
 دم دم حمد سناون والا نہی الہیہ سبحانا

اے اللہ دے صحت میںوں عرض حضور سنایا
 لٹری ڈین کرے لہر بیزی رحمت بھڑیاں لایاں
 جبرائیل عدا دے حکموں پاس نبی دے آیا
 ماد یا پیر دو قسماں پانی حضرت نظری آیا
 گرم انداک غوطہ لایا پیندے ٹھنڈے سدا
 اک چشمے وچہ ایہہ دو صفتاں بعضے ایہہ قراون
 ظاہر باطن مرزاں سبھے جان دیاں نظر نہ آیاں
 دیکھے چہرہ چند چکدا بلکہ دودھ دوشنائی
 بی بی عکرم عدا داکر دی سب تینوں وڈیاں
 دوحے دودھ سادیاں پیناں پیاں نالوں پائے
 بی بی آکھے عدا نہ کائی نہ حکموں انکاراں
 بدے سودے سو تیل اکٹھا کر کے لائیں
 فاضرب بہ ولا تحذث ماد قسم لہر گن کے
 سبحان اللہ کیا شان بی بی دالہم کیتا رب بادی
 رضا میری وچ صابر شا کر آکھے رب توانا

بیان اسکندر ذوالقرنین کا پوچھنا رسول اکرم سے

کرنا روایت دادی اسد سے معنی ایہہ بتاؤن
 دوٹے زمین پر ہر اک جاہہ شاہی اسدی کہندے
 قرن جہان گوشہ اک مشرق و دو جا غرب سناون
 رسالت نبی محمد اکبر ایمانوں انکاراں
 پاس علمایہودیہاں جالویں یثرب ملک سند
 سچا جھوٹا پتہ نہ گئے تے نہ دل نوں بھاوے

شاہنشاہ سکندر تائیں ذوالقرنین بلادون
 قافوں کر قاف گئے سن یعنی پڑھدیوں لہندے
 تہ بہر اسی یا اسود یہہ وایا سو برس بتادون
 ابن عباس روایت کیتی کے دیاں کھاراں
 پیغمبری ادا دون کادن بھیجن ادہ اک بندے
 کہیں انہاں اک ساٹے دچوں کے نبوت دعویٰ

تسبیب ہو واکت علم تو لاناوں گز چکے جو حالے
 تو لات نہ لودوں مشکل مسئلے علما یہوداں گھلے
 اصحاب کہف تے لوح کیت ذوالقرنینوں حالے
 انہاں وانگ یان لیٹے جیویں او، یلے
 کیا بھر سے پاک لے سے جبرائیل پچھائے
 انشاء اللہ کہتے ویلے حضرت یاد نہ آیا
 گندگئے دن یاداں الیہ بن کافر شور مچاؤں
 سن حضرت عثمان کی ہوئی آکھن یاد ب سایاں
 نہ کہو کل کوئی کم کر ساں آیا حکم د با تاں
 والضحیٰ و الیل خداوند قسم کہے دن راتاں
 فرمایا ذبح حقیقت پچھن رب و احکم بتاؤں
 سوال جو ذوالقرنین کریدے اسد حال سناؤں
 ہر اک چیزوں راہ دکھایا اک راہے پر ہو یا
 قوم ڈکھی اک پاس دہے پھر اللہ نے فرمایا
 یا بھلیا بی پکڑ انہاں وچ ذوالقرنین بتایا
 رب اپنے دل پھرے جاسن کہے عذاب د ڈیرا
 اچھا اجر دیوے رب اسنوں کم آسانی کردا
 قوم اک اپروں نکلیا سورج انہاں سورج پردا
 پہنچ گیا دیوار میاں نے قوم اک باجھ دیوانوں
 پہاڑ دو ہاتھ سے دچوں ستہ قوم یا جوج ما جوجاں
 بے شمار کردہ دو بھارے گتنی اللہ تائیں
 حضرت نوحدے بعد طوفانوں ایہ ہے اس جانی
 ظلم انہاں بھتیں تنگ جو خلف نامہ حکیمان کیا

چند مسئلے لکھ بھیجیو پوچھیے جو نہ اس خیالے
 کافر مسئلے پچھن کارن آئے حضرت وئے
 کتاب کلیم اللہ سے جیسی تدرہ کتاب کمالے
 حضرت کیا کل بتا ساں جو سوال پچھائے
 تے ایہ گز دیا پچھلا حالاد ب یوں سمجھائے
 بھیت ہیسی کوئی پاک خداداد نہ کج حکم پچھایا
 چھوڑ دتا رب تیرے تینوں حضرت لوں فرماؤں
 اپنے فضل کم بھتیں میراں کہیں قبول دعا یاں
 انشاء اللہ کہنا بھلوں کر کے یاد پڑھاناں
 چھوڑ دیا تیرے رب نہ تینوں نہ بچی دیاں باناں
 زندگی روح بھتیں باجھوں وعدے فانی لکھ سناؤں
 اللہ اسنوں طاقت دتی وچ زمین بتاؤں
 ڈکھا سورج اکھن لگا دل دل تدی ڈکھو یا
 ذوالقرنین انہاں دے تائیں کہیں عذاب سنایا
 عذاب کراں گا انہاں تائیں جہناں ظلم کیا یا
 پر جے کوئی ایمان لیا یا کر سی عمل چنگیرا
 پھر لگا اسباب اک پچھے ڈکھا سورج چڑھدا
 پاک خداداد تے فرمایا پھر رستہ طے کردا
 ہرگز سمجھ نہ پاسے کوئی انہاں دی گفتاروں
 اس رستے آگن ملان کرن نہ سمجھاں پوچھاں
 یافت جو بن حضرت لوح کی ایہ ولادوں پائیں
 رب رسول نہ جاتن ایہ سب مذہب بن نہ کائی
 ذوالقرنین سکندر شاہا دکھ بڑا ہے سیہا

قوم یا جوج ماجوج زمین پر کرفے بہت فساداں
 مال دیتے کچھ خرچن کا دن بابت اس دیوالیے
 نندوں مدد کر یو میری پھر میں وج تمہارے
 میرے پاس لوہے کے تختے لے آؤ کہ چارے
 اگ جلا کر تختیاں تائیں کرواؤ انگ انگارے
 رکھن طاقت نہ پڑھنے دی اپنا اس دیوالیے
 جاں وعدہ رب میرے آئے دیوالہ کیسی کرے
 نزدیک قیامت پھاؤ دیوالیے حکموں نکل آسن
 حضرت علی روایت کرے سد سکندر تائیں
 ہمتیار نہ کوئی پاس نہ ہاندے چٹن ساتھ زبانوں
 پوست بیٹھے وانگ ہو جائے وہ سد لوہے والی
 انشا اللہ کہن نہ مونیوں تاں اوہ ٹٹے تائیں
 حشر قریب اک سکے انہاں بھیں بڑھ بسم اللہ چٹو
 حکم خدا بھیں سد سکندر توڑاواں گے یا ہر
 ذوالقرنین سکندر ایتموں مشرق طرفے جاندا
 اک حکیم علمائے کہا عرض کراں اسے شاہ
 پاک خداوند نے اک چشمہ آب حیات بنایا
 سفید پانی اوہ بڑھ کہ شیروں برفوں سرد دکھایا
 اوہ پانی جو پیوے زندہ رہے قیامت تائیں
 علماء حکیمان لڑن فرمایا چلو ساتھ اسادے
 ظلمات آفات مصیبت دنیا نہ تھا ہاں سرچالواں
 تازی چست دتے چن سب لوں ہوا سو اسدھایا
 وج ظلمات اندھیرے کا دن گوہر لعل شہوالہ

اساں انہاں وج کرے دیوالیے امن آباداں
 جو مقدود تاراب بہتر ذوالقرنین پکارے
 تے وج قوم یا جوج ماجوج پختہ کراں دیوالیے
 تختے پکڑ پھاڑاں سے سنگ کرے برابر سارے
 یو پگھلیا تاں بایں ول پالواں اپہ دیوالیے
 کہ سکن سو داغ نہ اس وج گم میرے بکھارے
 ہے وعدہ سچ رب میرا پھوٹے یا جگرے
 وج زمین ہر جگہ پھر سن جوٹے کھا جاسن
 یا جوج ماجوج کر بندے کشش اوہ سد ٹٹے تائیں
 ہر دن شام تلک انہاں نے ایہو کار کماناں
 اکھن کل لڑن توڑ جانواں وہ جائے وانگوں جالی
 ہر ہرات دیوالہ مکمل کر دیوے رب سائیں
 کل ایہ سد سکندر والی انشا اللہ کشو
 کھا جان گے سب چیزاں لڑن دیکھن جو کچھ ظاہر
 عمر دلا ہوٹے کس چیزوں علما لڑاں فرماندا
 وقیت نامہ حضرت آدم پڑھیا عالی جاہا
 وج ظلمات کوہ کافے اندر جس وجہ خوبی پایا
 نرم مکھن بھیں مٹھا شہدوں مشکوں بوسوایا
 ذوالقرنین شوق ہوا من پواں پہنچ اکھائیں
 کہیا نہ جاساں علما لڑاں لے ہرگز ساتھ تسالے
 ذوالقرنین کہیا دھچھوڑاں ساتھ ضرور لے جانواں
 لشکر اگے ذوالقرنین حضرت غفر لگایا
 حضرت حضرت تائیں پکڑا یا چمکے وانگ انگارا

سپر دوزیر کیتی شاہ شاہی وعدہ برساں باللاں
 آب حیات تلاش کریندیاں دستہ بھل گیا اسے
 حضرت خضر مکلے رہ گئے اندر سخت اندھیرے
 فضل خداؤں آب بقاؤں چشمہ نظری آیا
 بخشی عمر دنازی لب لے پھر اک طرفے جادون
 برکت لعل ہوئی دشنامی سب حضرت دل آئے
 نظر پیا اک بالاخانہ شاہنشاہی تائیں
 چھوڑا بادی وچ ظلمات کی کرنے لوں آیا
 بادشاہ مرغیاں اکھن لگا وقت اچھے اسن
 ہاسے ٹھٹھے عیشاں کر سن دنیا حسب پیاری
 جو امراؤں سب بالاخانہ بنیا نظری آیا
 ایہ کہہ کر پھر جھاڑیا مرغی پھر اوہ بالاخانہ
 مرغ پند تماشا کیتا ڈر کر شاہ لڑا یا
 سن فساد ہوئے گا ظاہر پھر شاہ مرغ بتایا
 ذوالقرنین کہہا ہے باقی اسم خداوند سائیں
 ہے دیانت خلقت اندر ذوالقرنین بتا دیا
 مرغ کہے چڑھ اپر محلے دیکھ جو نظری آئے
 کھڑا ہویا اک پاؤں اپر نہ سنگا متہ لا کے
 کہے فرشتہ ذوالقرنینا کیوں ظلمات آئے
 جے پیواں تے ہر دم جیواں کر ساں حمد دیا نا
 کہے فرشتہ غفلت چھوڑیں ہو ہوشیار بتاواں
 ذوالقرنین شہنشاہ تے جاں آب حیات نہ پایا
 پھر سب کٹھے ہو کر چلے دے چہ ظلمات اندھیرے

کھاوون پیون چیز ضروری لے ریا وچہ راں
 اک برس تک پھر ن آواہ ہر گز داہ نہ پاسے
 لعل چراغ نکالیا جیواں ہو گئی لوبو فیرے
 ہتھ نہ دھو کہہتا حضرت لب و اشکر بجا یا
 پھر اندھیرے دھچ دوجے لعل زمین دکھاوون
 ذوالقرنین جڈا شکر تھیں ہو دس طرف سدھے
 مرغ پند اوکھے دے اکھن بات شاہ سن جائیں
 آب حیات پیون دی خاطر ذوالقرنین بتایا
 مرد باس جو یہ پہنی گے اچھے محل بنا سن
 ایہ کہہ کر پھر جھاڑیا اپنا نظر شہنشاہ ماری
 چنگ طنبور و جن دا دلا آیا مرغ بتایا
 بن گیا لعل یا قوتاں واپھر تکیا شاہ جہانہ
 ہے ایہ کا خانہ ایسی نہ ڈر مرغ بتایا
 لا الہ الا اللہ ہے یا ہے نہیں سنا یا
 مرغ کہے وچ خلق دیانت ہے یا نہیں بتائیں
 دوجے کو شک محل اس اپر مرغ چلا پھر جانما
 چڑھیا ذوالقرنین محلے بندہ اک دسلے
 کہن ایہ اسرائیل فرشتہ فلک تنگے اکھ چا کے
 آب حیات پیون لوں آیا ذوالقرنین بتایا
 بی سر جیہا پھر دے کہے فرشتہ جانا
 نہ کراتنی طمع زیادہ میں تینوں سمجھاواں
 یا ہچھ نصیبوں کیوں لدا مر شکر وچ آ یا
 لعل مثال پھر دے ریزے کرے چمک چو فیرے

ذوالقرنین چھ لقمنا ایہہ کیا چیمہ نہ بتانا
 جے نہ پکڑے تے ظلماتوں نکل تاں بھی پھٹلے
 دیکھن اظلماتوں باہر ادہ سنگ زبیاں حالا
 جو نہ پکڑیاے ہمیں گر یہ زاد کماندے
 لقمان حکیموں ذوالقرنین پیر ایہہ حال پھایا
 کی پکڑا دن امد حکمت اسے لقمان بتاؤ
 اسرائیل جو دتا پتھر دوجی طرف دکھاؤ
 وزن کیتا تاں پتھر شاہ داسب پتھر تھیں بھلا
 لقمان حکیم کہے ظلماتی پتھر باہر کراؤ !
 مٹھ مٹی دے ساتھ برابر پتھر دکھ لکایا
 ذوالقرنین کیہا اس اندر راز کیا لقمان
 پھر بھی پیٹ نہ بھریا حرموں کچرک بیج کریں گا
 ذوالقرنین سکندر سن کر خوف خدا تھیں ڈر دا
 کوئی راز نہ گزرا اس جگہ چھوڑی دنیا فانی
 ذوالقرنین کیہا نہ ڈھکیو ہمت کھن دے اندر
 وقت نزع دے کرے وصیت ماں اپنی دیتائیں
 مسکین یتیم اسیر یوہ لڑن کھانے خوب کھانا
 جاں لقمان حقیقت کھولی کھولیا راز قلندر
 عشق خریدن عاشق لوکیں دے کر جان پیادی
 دو نہیں جہانی خواہش اکو طلب پیاسے والی

لقمان حکیم کیہا ایہہ پتھر جس پکڑے پھٹنا نا
 کوئی پکڑے کوئی ناہیں پکڑے غار دل باہر آئے
 جو اہر لعل فروزا قوتی بنے زمرہ اعلیٰ
 کہن لیادن دلے کیوں نہ بہت اٹھا میندے
 اسرائیل جو میرے تائیں پتھر ہے پکڑایا
 لقمان کہے ظلماتی پتھر تر کڑ وزن کراؤ
 دیکھو وزن زیادہ کس دلے شاہ اندھاؤ
 ذوالقرنین کیہا لقمانے ایہہ کیا راز بتاوا
 سنگ اپنے سنگ مٹھ مٹی دی شاہ وزن کراؤ
 مٹھ مٹی تے وزن پتھر دا اک برابر آیا
 لقمان حکیم کیہا توں شاہ شاہنشاہ جہان
 خاک قبر تھیں پیٹ اپنے لڑن شاہا سمجھ بھریں گا
 ذوالقرنین شاہی لشکر چھوڑے بیٹھ عبادت کردا
 ذوالقرنین سکندر شاہ دی ادھتے قبر نشانی
 دیکھن محالی تھیں جاندا ذوالقرنین سکندر
 میر قوت ہوواں دیکھو لیا میں حق کرے دعائیں
 مائی عمل کیہے پر کیتا کیتا شکر نہ بانا
 گل دنیا دی شاہی چھوڑی ذوالقرنین سکندر
 دم دم وقت نزع دا گزے سچ جہاندی یاد
 لڑا ہی ہر جا دیکھن ہر پتر ہر ڈالی !

بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون ناموں اک شاہ مصر دایہ حد ظلم کدے
 نبی یعقوبوں اسرائیلی اس توں عاجز آئے

رات اک خواب اند اس تائیں وقت درمیان
 شاہ نجومیاں پاس بلا کر خواب تعبیر پچھائے
 اسرائیلیوں ہوشے لڑکا جس دے عالی پائے
 سن فرعون ہوئی حیرانی کہے نجومیاں تائیں
 کہن نجومی تن دن تائیں پیٹ مانی دے آئے
 اسے پر حکم الہی اندر وصل کسے نہ پائے
 تن دن بعد نجومیاں تائیں پھر اس حال پچھایا
 شاہ کہے پھر جو کیداراں قوم جو اسرائیلی
 لڑکے خولوں ماں پٹو تائیں دیہو ستر دیناراں
 ذکر کراں جیوں حضرت موسے نبی پیدائش پائی
 نام خاتون جو ماں حضرت دی تندوے وٹیاں لائی
 حضرت موسے پیدا ہوئے سب گھر دشمن ہو یا
 فرعون لوک آئے تاں بی بی خوت دیوچہ پایا
 ماں گے فرعون ظالم بیٹا کیت چھپا لڑاں
 کپڑے دچہ پیٹ بی بی نے گرم تولدے پایا
 جو کیدار کئے فرعون واقف دانہ ہوئے
 چک تولدوں بھانڈا ڈکھا بیٹا میچ سلامت
 پاک محمد لڑن حق تعالیٰ دچہ قرآن بتایا
 دودھ پلا لڑیں بیٹے تائیں خوت جردل کچھ کھا لڑیں
 تیری طرف پچاساں اسلوں دچوں کراں رسولان
 ماں حضرت دی دشمن تو فوں اک ترکھان منگایا
 چچرا بھائی فرعونے دا نام صر قیل بتا وں
 فرعون تائیں صر قیل بتا وں کرداد لے ادا دے

زیر جہاں بھانجے پر میں انہاں دے سائے
 کیا انہاں ایہہ حال کتابوں ساڈوں نظری آئے
 ملک میراث تیری ایہہ تھا ہی سب سدرے ہنڈ آئے
 کڈا دے لڑکا پیدا ہو سی جس دیاں کرو آوائیں
 سن شاہ اسرائیلیاں تائیں مجامعت منع کرائے
 ہو گئی بات اوہ ہودن دالی چلے گئے نہ کھلے
 کہن نجومی ہن اوہ لڑکا پیٹ ماڈوں دے آیا
 لڑکیاں چھوڑو لڑکے مارو پچن نہیں کہہ چلے
 حکم شاہے تھیں جو کیداراں کیتے خون ہڑاراں
 یارب نکھ مبادک میں تھیں کلیم اللہ جو مانی
 ذہ داد دبی بی لڑوں ہو یا نبی پیدائش پائے
 جس جس ڈکھا اوہ ہونٹھا دل جاندا سی کھو یا
 کرے دعائیں پاک خدایا لوں اس حافظ آیا
 دیہہ پناہ انہاں تھیں درد دی گرم تولدے پلاواں
 آپدے کر بھانڈا اسدے موسے بی چھپایا
 اوہ گئے تاں ماں پچھ تھیں غم بیٹے دچہ تولدے
 کھیلے سبب ہتھان چیکے رکھی رب امانت
 حضرت موسیٰ دی ماں تائیں حکم اساں پہنچایا
 دیبا نیل لڑھا لڑیں اسنوں نہ کچھ فکر رکھا لڑیں
 حضرت دی ماں سن خوش ہوندی ہی بدی مقولان
 باپ حضرت دا واقف سی اوہ جس صندوق بنایا
 دلوچہ سمجھ گیا ایہہ لڑکا دچہ صندوق چھپا وں
 رہے گنگا ڈولدا کیتا سمجھیا اہر لڑا دا

واپس آوے سخت ہادے پھر بتلاؤں جاٹے
 ایسے طرح ہوئی ست ہادی آخر تو بہ کمد
 کہے بخوبیوں خبر سنی ہوا ہو لڑکا جسا ناں
 ماں حضرت دی ساتھ تسلا حضرت دودھ پلایا
 بند صندوق کہے لاجندہ دیا وچہ لٹھایا
 پھر اوہ کدی ہی صندوق سے میں کہ دانگوں غیراں
 تھے صندوق پاتی دے آپر حکمت پاک خداے
 حوض اک محل اند فرعون نے صندوق کیا اُس جائے
 امر اٹیلیاں تھیں بوہ بی بی جسدی شان کمالاں
 شاہ فرعون ڈٹھا جاں لڑکا سوہنا اُس صندوق
 گھر فرعون نے لوندہ بنی تھیں روشن ہو گیا ساہا
 کہندی ہوئی فرعون نے لول ساں دہاندے تائیں
 سن فرعون نبی سے تائیں گودی بکڑا اٹھایا
 کہے دائی و حضرت موسیٰ ناہیں شیر چنگھایا
 حضرت موسیٰ دی ہمیشہ موجود ہی اس جائے
 حق تہاڈے نے وچہ اسدے شیر خواہی جو چاہے
 آکھ مائی تائیں کہندی ہر خداوند کیستی
 نمودیلادے شاہ تہاں لول پتہ نہ بیٹا تیرا
 دودھ نہ پیندا دیر کہے دا چل نامحرم بن کہے
 گھر فرعون آئی مائی حضرت جمع دایاں لول پایا
 پچھان کہہن حضرت موسیٰ مین گئے دودھ مائی
 الہام رب دی طرلوں ہویا رکھیں لہ اندھپایا
 ماں حضرت دی ساتھ دلیری اسنوں آکھ سنایا

لگکا ڈورا اندھا ہووے پھر اوہ واپس آئے
 یارب ظاہر کرساں ناہیں دودھ کوہندا ڈدا
 بن دیکھے ایمان لیا یا ظاہر ہویاں شاناں
 کپڑے وچہ لپیٹ لی لول وچہ صندوقے پایا
 بعین حضرت لول کہہا اسدے بچھے جا بھایا
 اسدی خبر نہ ہوئی کہے لول منگدی ویسے خیراں
 طرے نہر پیادیا ڈل گھر فرعونے داسے
 آئیں ہوئی فرعونے دی دیکھ اس چک لیاے
 پڑھ بسم اللہ کھول صندوقے دیکھ ہوئی خوشحال
 دے محبت گولی دجی مودت دی بندو لول
 جو کوئی تنکے جھل نہ سکے مودت دا چمکا لہا
 لٹھاکھیں دی لڑکا سوہنا پایے اسنوں سائیں
 دایاں دودھ پلاؤں کاہن اس نے حکم سنایا
 اسان حرام کیتا دودھ غیراں آپ اللہ فرمایا
 کہے بتاواں میں تساتوں جو اس دودھ پلاے
 فرعون کہے اس لے اُنکے دڈی واپس داسے
 صندوق بکڑن تے کھولن والی بات سنائی جتی
 آون دایاں دودھ پلاؤں لادن دودھ پتیرا
 حسرت دی ماں خوش ہو جاندی کہہا بیٹی منکے
 غیراں دانگ نہا وچہ مل کے بیٹا گودا اٹھایا
 فرعون تے گھر دایاں اکھاں پت میرا دل آئی
 فرعون شہے تھیں چمن لگا لوں ایہہ بیٹا جیایا
 دودھ صفاتے مٹھا میرا بچے سمجھ چکھایا

فرعون کہہا دودھ لڑکے عورتوں دینا دیاں ہر روز
 لب لمر یا اسان پہنچایا حضرت موسے تائیں
 غم نہ کھائے تے سچ جانے وعدہ پاک نہ باناں
 اک دن گودا پر حضرت لڑن شاہ فرعون اٹھایا
 ہمتہ دو بجے کھیں منہ فرعون نے اک طماچہ لایا
 کہندا شاہد ایہو لڑکا جس کھیں میں بادی
 مامن کا دن حضرت تائیں فرعون نے حکم سنایا
 ہاماں و نہ یہ کہہا اذما تو ایں کر کے کچھ چلے
 حضرت موسیٰ پکڑن کلان لعلال تے دل آیا
 پکڑا انگاری حضرت موسے منہ اپنے وجہ پائی
 آسہ خاتون کہندی شاہا ایہہ بچہ کی جانے
 کہندا من نہ ماماں اس لڑن پیا چہ شبہہ مٹایا
 جوان ہو یا جاں حضرت موسے نوکر خدمت کرے
 فرعون پکڑ ہمتہ وقت لاقتی بات حضرت کھیں کردا
 ویہہ برسوں تک عمر مبارک حضرت موسے بیٹی
 بلقائے حور لڑن دو بیٹے قصص الانبیاء آیا

انہیں دین دیکھا کرنا جلاں جدائی سوزوں
 ماں اسدی دی طرف رکھے تک اکھیں ٹھنڈی
 لے پر اکثر لوک نہ جانن کم ہی کہن پہچاناں
 داہری وجہ اس لعل لڑے سن کلیم اللہ ہمتہ پایا
 دیکھ ایہہ حال حضرت والا فرعون غصے وجہ آیا
 ناں اس ایڈولیری کر کے کیتی بات زیادہ
 آسہ کہندی بال کی جانے دودھ چھیندا آیا
 انگیار تے لعل رکھے دودھہ متالیں دشمن اسرائیلی
 جبرائیل خدا دے حکم انگیار میں ہمتہ پایا
 جلی زبان نہ بات کریندی پودی ساتھ صفائی
 سخت افسوس لگایے مینوں جلی زبان نیانے
 حضرت موسیٰ یان تائیں پھر حضرت پکڑا یا
 کہن ایہہ لڑکا شاہ فرعون نے اس کا دن سبے دے
 منہ حضرت کھیں شیریں سخاں سن کر ہوندا بردا
 فرعون شہنشاہ پھر حضرت دی خوشیوں شادی کیتی
 تیس برس دے بعد خداوند وجہ مدین پچایا

حضرت موسے علیہ السلام کا مصر مدائن کو جانا حضرت شعیب علیہ السلام پاس

اے حضرت وجہ تہر دے اک دن وقت دوپہر
 فریاد کرے ادہ اسرائیلی حضرت موسے تائیں
 حضرت کہہا قبطی تائیں چھین نہ بالن اس دا
 باوچی خاتے فرعون دے لکڑیاں لے جانواں
 اک قبطی اک اسرائیلی دو توں جھگڑن قہروں
 میں کھیں لکڑیاں ایہہ چھینے کر دا ظلم چھوڑا میں
 کہے قبطی میں ہاں باوچی حکم چلے آج جس دا
 حضرت موسیٰ کہے دوبارہ چھوڑا میں سمجھاواں

بادرجی پھر بھی چھوڑے ناپیں حضرت ماریا مٹکا
 دیکھ اس مردہ حضرت کیہا تاں اس اسرائیلی
 پھر بچتا دن حضرت موسے کو دے گریہ زادی
 شیطان دشمن بندے سدا راہ دے بدداہی
 خون اس پادشہ بخشین مینوں یاد بکریں کوہی
 اس تھیں پھوپھوں قبلی مردہ قبطیاں لے جاں ڈھٹا
 صبح دو جی اٹھ حضرت موسے شہر اندر پھر جادن
 اسرائیلی ادھکل والا مددی جس مٹی !
 حضرت کیہا توں بدچلن چاہیں مجھ لڑانا !
 اسرائیلی سمجھا موسے میں پر غصے ہو یا !
 چاہیں کرن توں زور وادریاں دھچکدے کرنے
 اسرائیلی تھیں سن قبلی فرعون گیا دیار سے
 حضرت دلوچہ کچھ قبلی خون کرے گا ظاہر
 اتنے وجہ حزیل ادھ جس نے سی مندوقی بنایا
 آیا دوڑ کے دربار سے موسے کرن صلاح
 سن حضرت چھڈ شہر مصر تے مائی بھین پھر اتواں
 ہے نزدیک کہن رب میرا سدھا ماہ دکھائے
 مویشیاں اپنیاں کڈھ کھوہے تھیں پانی سب پلاڈ
 حضرت موسے کیہا انہاں توں کی ہے کم تساڈا
 جاں تک آون نہ چروا ہے تاں تکناں روکایا
 سائے تلے آیا ہو غامغ کیہا اللہ دل آیاں
 لڑکیاں دلوویں جاں گھر گئیاں پتوون حال ستایا
 کہن نبی دیاں جاباں آتا ہوراج اک جو اتے

مرگہ پیازمین دے آپر مٹکا چھگڑا آکا !
 جاہن دودھ جے دیکھن قبلی مارن کر کے حیلے
 ظلم کیتا میں جان اپنی پرے میرے رب بادی
 دے دسواں کرایا میں تھیں ہو اس مرضی چاہی
 بخش دتا رب خشتہاں اگر کے دم رخمی
 پتہ نہ لگا کیوں مریا فرعونے تان چٹھا
 خون عوض نہ پکڑن مینوں خوف لے دھچکھادن
 لڑو قبلی ہو کر کسے تھیں چھوڑا موسیٰ کہے تنگی
 کر کے بات ایہہ قبلی پاسوں چاہے اس چھوڑانا
 کہے ماریں اج مینوں جو نکو مار یا جو کل ہو یا
 نہ چاہیں جو صلح کراؤ میں خون نا حقے بھرنے
 خون جو کل دا ظاہر کر ساں کہاں موسیٰ دیکھ لے
 حضرت اگر حال سنایا جو کچھ ہو یا باہر !
 جیوں کہ موسیٰ ہو یا پچھے اس دا ذکر بتایا
 جا اتھوں تدھ مار دیون گے میں تدھ خیراں چاہاں
 جا توں طرف مدین خدا یا کر میں قبول دعا توں
 کئے مدائن ڈھٹا کھوہ پر جمع بندے کچھ پائے
 سوا انہاں دو کڑیاں اپنے مویشی پیاں رکادن
 کہن پلانہ سکاں پانی بڈھا باپ اسداڈا
 سن انہاں تھیں مال انہاں دے حضرت آب پلا یا
 جو بھلیا توں چیز میرے دل اتاری منگان سایاں
 پتہ شعیب پیغمبر انہاں جس دا عالی پائیہ
 ڈول نکال کھوہے تھیں پانی پلا یا اسان جیوانے

سن تعریف شعیب نبی اس کے بیٹی لے آویں
 عوض پانی جو مال ساڈے ہے توں ارج پلایا
 اگر حضرت موسیٰ کہندی میرا باپ بلا سنے
 حضرت موسیٰ مصروں لڑیاں مستون ہے لگے
 دھی صفورہ نبی شعیبے لڑی لگے لکڑیہ سے
 ہے گناہ نامحرم عورت جے کوئی دیکھے پاؤں
 حضرت موسیٰ کہیں بچوں ہی چلیں راہ بتاندی
 لڑائی بچوں راہ بتاندی قدم گھراں وچہ پاسے
 شعیب نبی وایلیکم کہہ کے موسیٰ نبی بٹھایا
 حضرت موسیٰ جوں کہ مصروں آئے حال بتایا
 ملی نجات انہاں تھیں تینوں چاہے لکھ لے بھستوں
 زور اورتے بہتر ہے ایہ اتے امانت داراں
 بیٹی کہہا چالی بندے کھوہ تھیں کڈھن پانی
 امانت دار ڈکھا اس تائیں ساڈے میرے جاں یا
 کہندا نامحرمتیں ڈروا نظر نہ پیریں پاندا
 شعیب نبی کھانا منگو اگر حضرت پیش دکھایا
 مال جو تساں پلایا پانی بخشیا آکھ سنایا
 نہ احسان نہ بدلہ پانی نبی شعیب بتایا
 پڑھ لبسم اللہ حضرت موسیٰ لگے کھانا کھا دن
 نبی شعیب کہہا میں موسیٰ بیٹی تدہ بیا حال
 جے دس برس کریں توں پلے اوہ ہے مرضی تیری
 نیک بختاں تھیں مینوں پانویں توں لول بچا ہے
 میں تیں اندراکھ دس برساں بت کران جو پوری

کہیں اس میرا باپ بلاوے توں اجوت لے جانویں
 گئی حضرت دل اک دو نہاں تھیں تیروں قدم ٹھایا
 اس پانی دی دے مزدوری جو توں ارج پلائے
 انہاں دناں افاقہ ہے سی ساتھ بی بی اٹھ وگے
 حضرت موسیٰ کہیں اس تائیں بچے چلیں میرے
 توں نہ واقی کہہا بی بی گھر ساڈے دے راہوں
 بات حضرت وی سن کرنی بی ہو چکے پھر جاندی
 شعیب نبی توں حضرت موسیٰ سلام علیک سنائے
 کتنوں آئیں کتھے جانا ساڈا حال بچھایا
 شعیب نبی لے کھاد ڈر توں ظلوں قوم سنایا
 دھی اک کہے شعیب نبی توں رکھیں لکڑی اسوں
 نبی شعیب کہہا لے بیٹی کیوں تینوں اعتباراں
 اس اوہ ڈول نکالیا کھے آبا ساڈے آسانی
 مینوں لگے ٹرن نہ دتا تے مسئلہ سمجھایا
 کہے بچاں میں ایس گناہوں رب منع فرماندا
 اٹھ دناں وفاقہ حضرت کھانے ہتھ نہ لایا
 نیت روٹی کھا دن کا دن پانی نہیں پلایا
 سمجھ مسافر دیواں کھانا حکم خدا دا آیا
 کھا کھانا الحمد للہ موسیٰ نبی پڑھا دن
 مال جو اٹھ برساں میرا ہر اسدے وچہ چاہاں
 تکلیف بچاؤن تیرے تائیں یہ نہیں خواہش میری
 موسیٰ نبی شعیب کہے ایہ عہد جو ہو چکا ہے
 زیادتی ہوئے نہ میرے آپر جو ہووے مجھوری

پھر نبی شعیب ذمالک عاصا مال جو اس بھتیجے پاس
نبی شعیب کہے حق بہرہوں ہو گئے پوئے عرصے
لے جاوے عرصہ مرضی چاہئیں نہ کچھ عذر ہمارا

کراں بھروسہ اللہ آپ کے میں اندر ہر کار سے
مال چھوڑا حضرت موسیٰ جان گذشتے دس برس
وہی صندوق مال متاع گھر گویاں سنئے تہا ادا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شہر مدین سے مصر کو جانا اور عطا ہونا نبوت

کا اور فرعون کو معہ قوم ہدایت کرنا خداوند کریم کے حکم سے

مائی بھائی خویش پیار سے بھلن نہ کدائیں
لوٹریاں مالاں اہل عیال سب اسباب لیا دن
زہ داد دہی بی لڑوں ہو یا مرضی پاک الہی
بادش بر سے بدل کچے سردی ہوئی گھنیری
حکمت دہدی اک نہ نکلی زور بہتیرا لایا !
گھر والیاں لڑوں اکھن ٹھہرو لیا لڑواں شاید تارے
اک دے پاس گئے مہاں حضرت پئے آواز پکارے
درخت جہدے وجہ لڑوں چکے بات کہئے بے عالی
فیکہا تخلیق ہاں میں ہی تیرا رب تو اناں
پاک میدان طوی ہے ناموں توں جسیر وچہ آیا
سچ میں اللہ ہونہ کوئی ہے معبود بتا لڑواں
ہمتہ بچے دچ چیز کیا بی پکڑن جس دی عادت
بکریاں کٹی پتے جھانٹاں لے رب کھاں تینوں
گردیاں عاصا موسیٰ ٹھیا حضرت نظری آیا
پکڑ لیا سب حضرت موسیٰ عاصا ہمتہ دسیا یا
بن نکلیوں چمک پوسے گا حضرت ہمتہ پھیرا یا

دہندی حب وطن دی گئی حضرت موسیٰ تائیں
شعیب نبی بھتیجے نصرت یکر طرف مصر دی جادوں
چھوڑ دین گئے اک منزل پے گئی رات سیاہی
لایا دیر استے اندر چھٹی سخت اندھیری
چتھاق جھاڑن تے اک نکالن حضرت قصد کویا
فکروں و بکن چادر چو قیرے دیکھی اک پہاڑے
اک انگارے ہمتہ آیا سیک لیو بہ سارے
میدان کناروں بھی طرفوں زمین ادہ بکت والی
لے موسیٰ ہاں میں ہی اللہ تے رب بگل جہانناں
اتار جوڑا دہنہ پیراں اتوں تینوں اکھ سنایا
پست کرتا میں تیرے تائیں کراں وحی سمجھا لڑواں
یاد میری دی خاطر قائم رکھ نماز عبادت
کیا حضرت عاصا میرا کم دیوے کٹی مینوں
سٹ ہمتوں رب کیا موسیٰ حضرت زمین گرایا
پکڑ لوں سب عاصا کرساں نہ ڈر رب فرمایا
گریبان اپنے ہمتہ پھیریں اللہ حکم ستایا

چمک پھیلی دھوپوں نکلی فیر کپہا د ب باد ی
ہٹ گئی چمک لے باز و حضرت حکموں سائیں
جاموسے فرعون طرف اس سر مغرور دکھایا
تینوں تیرے بدی طرفے راہ دساں قد ہودے
وقت پیدائش یوی اپرتے ہو رہ مال اسباباں
پاس نہاندے ہو نہ کوئی جھوٹ کیوں میں جالواں
بکریاں بگھیاڈ حفاظت کہ سن تے خود چاندن
زیان ہادون بھائی دی میں تھیں چلے ساتھ صفائی
ڈداں میں میڈوں کن نہ جھوٹھائے رب عرض سنائی
غلبہ کراں تساو اوہ نہ پہنچن تک تسائے
کہن حضرت میں سینہ کھولیں اے رب پاک جہاؤں
وزیر ہادون بھائی کہ میرا مضبوط قوت کہ میری
کہیٹے تیری یاد بہتایت توں اسان دیکھن والا
جاہن توں تے بھائی تیرا نشانیاں لیکر میری
مراکھٹایا ہے فرعون لے نرمی تھیں سمجھاؤ !
حضرت موسے ہادون دولویں کہن اے ہمدد گلا
فرمایا رب ساتھ تساں میں نہ ڈر نہ کھنا کائی !
بھیج اسان سنگ اسرائیلی نہ دیہہ انہاں ایذا میں
پیردی کہے ہدایت تھیں جو سلامت اوہ لہ جاو
ہے بہتر ایمان لیاؤں چھوڑیں باطل تائیں
آصفورہ طرفے حضرت دیکھی شان کمالاں
صفورہ بی بی تائیں حالہ حضرت کل سنایا
سن کہ بات صفورہ کہندی حکم خدا من جاناں

ملا باز توں طرف اپنی لون چمک مٹے گی ساری
دو دلیلاں رب تیرے تھیں فرعون تے قوم دکھائیں
کہیں جے اچھا بننا چاہیں ہے تیرے دل آیا
کیونکر جالواں مصر خدا یا عذر نہی لے ڈھوسے
بیابانے وچ کن اڈیکاں نہیں جدائی تاباں
ہوئی بند میں پاس صفورہ خدمت خود چچا توں
کہن حضرت اک خون کیتا میں راں جو یاد باری
کرے مدد اس بھیج میرے سنگ ہوشے ظاہر بچائی
فرمایا رب زور دیاں میں ساکتی کہ کے بھائی
رہسو آپرسن ہمارا ہیاں نشانیاں ساتھ اسائے
مشکل کا آساں کہ میری کھولیں گرہ رباؤں
تشریک کہیں اس کم میری چہرہ تو حیدر تلیٹے تیری
کراں قبول دعائیں موسے کہیا حق تعالیٰ
یاد میری وچہ جاو جلدی کر لہ ناہیں دیر ی
شاید ڈرے نصیحت پکڑے جا اسلوں ازماؤ
نور تے جوئی نہ کرے اسان پر خوف اسانوں بھارا
میں دیکھاں تے سناں کہ اس اسیں سول خدائی
اسیں لیاے رب تیرے تھیں سمجھ نشانیاں پائیں
وحی کیتی گئی طرف اسائے عذاب جو اس جھٹلاوے
عمر جوان دراز شہنشاہ ہو میں ہر اک جابیں
لڑکا گود تے خدمت خود راں بگھیاڈ پراون مالان
کہ باتاں رب کہے پیغمبر ہدایت کریں بتایا
چھوڑ حضرت پھر اہلان لاں طرفے مصر سدھانل

اک دن وقت عشاء سے حضرت گھر اپنے درجہ آئے
 بعد اس وقتیں جو حکم خدا دیا حضرت اٹکھ بتایا
 پڑھ کر فجر گئے پھر دو لوہے فرعون نے گھر آئے
 سن فرعون کہ اے موسیٰ پالیوں انگ پتاندے
 میں توں ناشکر اندے وچوں پاس میرے آج آیا
 ڈر کہ چلا گیا اس جادوں پھر میں حق تعالیٰ
 فرعون کہیا رب کہہ اتر اے جیسا تہہ چھپا لوں
 ہمارا ہیاں فرعون کہیا کی سنو موسیٰ بتلایا
 کہے فرعون تسادلو کو بیغام لیا دن والا
 حضرت کہیا پیغام ایہ پیدا طبق جو چوداں ملک
 کہن حضرت اک پاس تیرے میں ظاہر چیز لیا لوں
 کہیا پھر فرعون لیا توں جے سچیاں نقین آیا
 حضرت موسیٰ نے پھر بخلوں کچھ کہہ متھ دکھایا
 آسے پاسے سے سرداروں فرعون کہے پھر حالے
 ایہہ تے تسال تسافے وطنوں چاہے باہر نکالے
 دو ہاں بھائی تاتیں اپر ڈھل دیو کج کھوڑی
 فرعون بہت سچے ماہ سے اندر جمع جادوگر گردا
 عزت دولت دیاں تساتوں سن جادوگر لوں
 کراں تیار طلسم تال پھر فرعون دیوے سب چیزاں
 میدان اک بارہ کوہ دے اندر جمع خلاق ہوئی
 توں کچھ ڈال اسیں یا ڈالاں جادوگراں ستایا
 لاکھیاں رسیاں سب جادو نقین نہاں دین لگیاں
 رب فرمایا اسان کہیا پھر اے موسیٰ نہ ڈرتا

مائی بھائی ملیں دو دن گذرے حال سنائے
 تینوں مینوں کہ پیغمبر ہدایت کہو سنایا
 جو احکام خداوند والے اسنوں کہ سنائے
 پاس رہوں کئی برس میری توں خون کیتا پھر حاندے
 کہن حضرت میں چہ بے خبری جاں وہ خون کرایا
 کہ کے فضل پیغمبر کیتا بخشیا حکم کمالا
 کہیا حضرت رب طبق چوداں تہا کیں یقین بتا لوں
 حضرت کہن تسال پیو دادیاں وہی سب یا
 طرف تسادے بھیجا ہے جو کچھ اسنوں باڈلا
 جے کہ عقلان ہیں تساتوں ہے ادہائی خالق
 پیغمبر میرے ہودن آپر یا یقین بتاں داں
 حضرت موسیٰ نے سٹیا عاصا ظاہر سب دسایا
 سفیداء ویکھن دایاں تائیں ہنسی نظری آیا
 ایہہ کوئی جادو پڑھیا ہو یا جادوؤں دلا ڈالے
 اس کی حکم دیو پھر تسبیں سن کہن دلا لے
 بھیج نقیب لیا دن شہروں بڑے جادوگر جوڑی
 کہے موسیٰ توں لو کوٹوں نکلے ایتھوں ڈردا
 دیہہ آلات جادو دے کالان ساڈے ہر اک ٹولے
 طلسم چاہنہ را بنایا کہہ کے تجویزاں
 بلا موسیٰ ہاندوں توں کہندے نشان دکھاؤ کوئی
 ڈالو تسبیں کہیا پھر حضرت انہاں کچھ سٹایا
 دیکھ ڈرے دل اندر حضرت جاں سب بنکر دگیاں
 رہیں آپر توں انہاں سبحانہ حکم دیاں جو کرنا

دہنئے ہتھ اندر جو تیرے لئے ہوئے اس ڈالیں
 حضرت موسیٰ ڈالیا عاص بن سہب کھا گیا سہیاں
 ہوئے ذیل اس جگہ اندر تمام جادوگر ہارے
 ڈالے گئے حق ائمہوں سجدے اودہ جادوگر سارے
 لئے رہا ہوئے ہاروں دا جو برحق نبی ہمارے
 جادو کھرتے برحق اللہ بخشے اسان خطاواں
 پیر کھبا ہتھ سجا کٹاں سولی آپر چڑھاں واں
 کون جالو جو ساٹے وچوں ہے اشد عذاباں
 اختیار نہ اس تے دیساں چیز آئی جو سانوں
 اس آپر جو پیدا کیتا اس نے ساٹے تائیں
 حکم کریں گا وچہ زندگانی دنیا وچہ اکھا پیں
 لذت لوڑا یماؤں پائی تیرا نفوت نہ کائی
 جان ہزاراں باہجہ شماراں عاشق کرن نشاواں
 عشق سچے دی برکت پاروں کھلا کھنڈ لوڑانی
 کوئی نہ سخن دشمن و سدا اکو اک نکالواں
 کھا کہ قسم خداوند اکھاں لوڑ نہ دولت بالان
 دیکھ بچلی لوڑا الہی خودی خودوں اکھٹ شسی
 فرعون بلا جلا داتہا ندے پاؤں ہتھ کٹائے
 لاش مبارک پاک شہیداں کہ آواز ستائی
 غرض اساڈی بخش دیوئے بیکل گناہ اسانوں
 اے رب حضرت موسیٰ کہیا سرور فرعون ہامانی
 گمراہ کرن لاہ تیرا یں تاہنیں میرے پور دگلا
 نہ ایمان لباون جان تک کھدیاں دیکھن ماداں

جادوگر کی فریب نہ اندا نکل جاوے جو بھالیں
 ظاہر حق ہو یا گم ہو یاں سب باطل دیاں گیاں
 سب اپنا پھر پکڑیا حضرت عاصا ہو یا دو بارے
 کہن ایمان لیاے اس پر جہاں جو پروردگارے
 آکھن توں فرعون ساں پر کیتے جبر اکارے
 جادوگران فرعون کہے میں پیر ہتھ تسان کٹاواں
 کجور آپر لٹکا تسان فرعون توں دکھلاساں
 باقی رہنے والا جوہن ساحر کرن جواباں
 اودہ ساتھ دیلوں پاس آئی ہے کہئے اسیں تسانوں
 کہ جو حکم توں کہنا چاہیں سو اسدے کجہ تاہیں
 آخر دنیا عشرت نشاہی جادوے نہیں اکاہیں
 جادوگران تھیں مومن ہوئے ہوئے فضل خدائی
 دیو او یکہ تنگ نہ مڑوے سرور دیون داناں
 اپنا آپ نہ نظری آدے ہر جا یا رہمائی
 مرن جیون غم خوشی نہ کائی سچی بات ستاواں
 پتہ لگا ہن غیر نہ کوئی ہے اودہ ہر حالان
 ہاتھ دیوانیاں تک خلاق دیکھ اتہانوں ہستی
 بعد اس کتیں پھر مرد عشاقاں سولی آپر چڑھائے
 پھر جاتاں سال رب اپنے دل نہ سانوں غم کائی
 اس کا دن اسیں پہلاں ہوئے مومن دلوں نہ بالوں
 دتا مال آدیش انہاں وچہ دنیا زندگانی
 اے رب دل کہ سخت نہاندے مال مٹاے سالا
 قریا رب ثابت رہنا ایہو کہ ساں کاراں

دعا قبول تہا دی ہوئی مومنوں حکم اسدا دے
 حکم اڈیکو وعدہ باقی وقت اچھے کچھ رہندے
 فرعون تے قوم اسدی نون حضرت ہارون موسیٰ کھالک
 اے ہارون اک محل اوچیرا بنا فرعون بتایا
 کراں گمان جھوٹا بوسے طوطا وہدی جا بھاکاں
 بہت بلند منار بنایا بہت دولت خرچہ پائی
 مزدور معمار دیوان میٹھاں بکمر گئے سارے
 اک دن بی بی آسیہ خاتون کنکھی سرلوں کردی
 فرعون کہے موسے دے رب پر توں بیان لیائی
 ناز دتا کہ ظاہر میں اچ سن فرعون سنایا
 کہے بی بی رب میرا مینوں جنت دے گھر عالی
 سن فرعون کہیا میں تیرے تائیں سخت عذابوں ماراں
 فرعون ظالم پھر بدن بی بی تھیں پاک پوشاک تارے
 دد جگر توں پہنچائی بی کردی عرض خدایا
 فرعون نے دی عورت بولی ذکر قرآن آیا
 بچا نکالیں ظالم قوموں بی بی کرے دعائیں
 شوق لقاء الہی اندہ دتی جان پیاری
 عاشق موتوں پہلے مرے موت انہاں تھیں نشتے
 عشق شہادت اکبر والی تیغ عشاقاں وجے
 صلت عشق دی عاشق جانن پر جہان دے گورے
 مڑھن ذکر کراں ہارون تے حضرت موسے والا
 فرعون کہے ارکان دولت لڑن چھوڑ دیوں ہمارے
 خرابی ملک نکالے ساڈا دین مٹا دے آگاہ

گمراہ اندے اسے چلنا لائق نہیں تہا ڈے
 کرو نہ جلدی حضرت تائیں پاک خداوند کھندے
 لاشریک خدا تباہیاں چالی برس دیہاندے
 پہنچ جالواں میں اس دستے تھیں ہر اسمان سنایا
 بنواوے اٹ ہاں حکم تھیں تر کر کے پھر خاکاں
 حکم خدا تھیں آجیریلے بنیاد مینا گرا آئی
 کھیاں فرعون اچھے نہیں دیکھ رب دے کارے
 چھٹ نکلی گئی مہتھاں تھیں پڑھ بسم اللہ پھر دی
 چالی برساں دی میں مومن بی بی بات سنائی
 چھوڑ موسے دادین دیاں تہ گھر سونے بتلایا
 بخش دیوے گامیرے تائیں جو ہے میرا والی
 کہے بی بی کر جوتوں مرضی دین موسیٰ نہ ہاراں
 اپر زمین بٹا ہمتہ پیرس لو ہے میخاں مارے
 موسے دین چھوڑا دن کارن ہے فرعون سنایا
 جنت اندر میرے تائیں بخش مکان خدایا
 اٹھا حجاب خداوند عالم دکھایاں جنت جانیں
 نظری آیا نوز الہی آخر جان دی والی
 عاشق زندہ دہن ہمیشہ پتے خداوند دے
 اگے تیغ کرن سر نیواں ہرگز نہ ڈرے کھجے
 امام حین سنے فرزندوں سر دے بے عذرے
 فرعون ہدایت چالی برسوں نہ منیا منہ کالا
 مار دیاں میں موسیٰ تائیں اپنے رب پکارے
 حضرت کہیا میں مکبروں پناہ دیوں منگ چکا

پھر اک مومن بندے کیہا قوم میری میں ڈر دا
 لوح تے عاونووری تو ماں پھے انہاں جو آئے
 ڈر دا ہاں میں اپر تے لکھان دے دن کو لوں
 کوئی تسانوں اللہ پاسوں نہیں بچانے والا
 چھوڑ دیوین لوں قوم موسے لوں تے موسیٰ بتائیں
 فرعون کہے انہاں بیٹے ملاں رہن دیاں عودا تاں
 حضرت موسے قوم اپنی لوں آکھن پاک الہا ہوں
 خود زمین دانا ملک ہے یا چاہے جس بنائے
 قوم حضرت دی کہندی حضرت تکلیفان پہلے ہنیاں
 کہیا حضرت جلدی دشمن رب تسا ڈا مارے
 لوں نشانیاں رب فریاد تیاں موسے تائیں
 قوم تیری سنگ تیرے لورال ایمان تیرے لیا لوں
 طے عذاب تاں پہلے وانگوں کر دے پھر نکال داں
 فرعون والے اسان فحطوں مانے اللہ نے فرمایا
 جاں انہاں بھلیائی پنچے کہن اسادے ثمر فوں
 ٹڈی چھری طوفان بادش حکم رہے تھیں درمے
 منکر کہن نشانیوں موسیٰ کریں اسان پر جادو
 اک عاصید بیٹھے دو جا طوفاں تریا آیا
 ستواں مینڈک لہو اکھواں نالواں طمس بتایا
 پاک خداوند کہیا موسے امت مات لے جانی
 دیا پاؤ تسانوں کرساں انہاں غرق کرساں

پہلے فرقاں وانگ تسان پیا دے دن تہر دا
 رب بندیاں پر ظلم کہندا نہ آرادہ چائے
 تسبیں جادو پھر کر پھے خوف خدا دے حو لوں
 سردار جو قوم کہن فرعون نہ کہ مال مٹا لا
 ختم تیوں تے بتاں کرسن دھم پاؤں ہر جائیں
 اسیں انہاں پر زور ددا دہاں کہاں تسانوں بااں
 رہو ثابت تے مدد منگواوے شاہنشاہوں
 آخر بھجا جو اس کھیں ڈوسی حضرت سخن سنائے
 تیرے آباں بھی نہ ہٹیاں بلکہ بہتیاں ستھیاں
 ملک دانا تب کرے تسانوں تسان دیکھے پھر کاکے
 ڈالان کفالاں جددوں عذابوں آکھن ساں بچائیں
 ٹالے رب عذاب ہنیاں تھیں حضرت کرن عالواں
 اک کھیں اک نشانی دوی رب دے سہراں
 نقصان نہ باعث میریاں کر کے انہاں لوں الزبا
 کہن بھائیوں موسیٰ موسے تے اس ساحتیں طرفوں
 لوک وہ او گنہگارے مسین رہے تکبر کر دے
 اسیں نہ مناں تیرے تائیں کدی نہ آئیے قابو
 چوٹھا قحط تے پنچواں ٹڈی چھیواں جواں ستا
 پھر بھی نہ ایمان لیا تے دیکھ عذاب سوا
 ہمراہ لشکر فرعون چلے گا پیچھے اپر پانی
 میرے فضل کریم دیاں موسے ہر دم رکھو آساں

حضرت موسے کا خداوند کریم کے حکم سے رالورات امت کو مصلحت

سے لے جانا اور فرعون کا بمعہ لشکروں کے پیچھے جانا اور اللہ تعالیٰ ان کو غرق کرنا!

اسرائیلیاں نے دن دو بجے پاسوں قوم کفاراں
حامل بالغ مرد و عورتاں گنتی چھ لکھ سارے
کچھ بندے و چہ قبطی موتوں بھیج دیار بمارے
دن دو بجے شاہ فرعون نے نوں معلّم ہوئے حالے
اسرائیلیاں نوں کفاراں ست لکھ جیدوں ساٹی
ہویاں مقابل جاں اوہ ذیعاں لکھ حضرتے لکھ
حضرت موسے کہیا میرا رب میرا ہمراہی
بھیجا حکم اساں موسے نوں پاک اللہ فرمایا
پھٹ دیا ہر پھاٹک گئی دھاگ بلند پہاڑے
موسے تے جو ساتھی موسے اتہاں اساں بچایا
ودیا چھوڑ بخشک لے موسے اللہ نے فرمایا
کھڑا پانی جو آپہ ہوا شے دھگ دیوار دساندا
اسرائیلیاں تے موسے پریش ایمان لیا یا
نافرمان فسادیاں تھیں توں میں تھیں پہلاں ہیا
تیرا بدن نشانی لکھاں پھلیاں لوکاں کالین
فرعون قوم ہمراہ فرعون نے نکالیا چشمیوں باغوں
وارث انہا ندی ہر گئے آپہ اسرائیلے کیتے
دعدہ دتا اساں موسے تائیں تیرہ دن اتنا والا
حضرت کیہا قوم اپنی نوں بیڈوں حق تعالیٰ

کپڑا دیور سونا چاندی کر کے لیا و ہاواں
پہنچ گئے سب را تو را تیں دریا نیل کنارے
زندے دفن کفن و غیرہ بھیجے حین نہ کچھ چارے
لشکر قوم لے فریا پیچھے کپڑن چالو چالے
پیچھے دشمن اگے دریا پیش نہ چلے کاٹی
پکڑے گئے اسپن ہن حضرت آئے کافر لو لے
راہ بتا سی نہ ڈر ساندن اسدی مدد چاہی
لایا تی دریا پر عاصیوں حضرت لایا
تزدیک دتا کہ قوم کفاراں کیہا رب جبارے
فرعون تے ساتھی فرعون نے دے سارے غرق کر دیا
غرق دالے ہیں ایہہ لشکر تحقیق اساں بتلایا
پل پانی گردقت نزع پر شاہ فرعون سنایا
ہن توں کیا ایمان یا توں اللہ نے فرمایا
بچا دیاں ارج جسم تیرا میں پاک خداوند کہیا
قدت میری اکثر لوکیں خود نہ کرن و سارن
اساں چھوڑا شے محل خزانے گیا کفر دے داغوں
اکثر اسرائیلیاں نوں بھی کھل گئے دن بیتے
تیرہ راتاں دن کھمبہ دے موسے نبی کمالا
رات کتاب اتار سکھایا حکم شریعت والا

حضرت موسےٰ متر بندے لے گئے جن کو وہ طوئے
 رب فرمایا کیا تسال جاں حضرت موسےٰ تائیں
 رہے وہ بندے تسال بجلی لیا اللہ نے فرمایا
 آسمان دکھایا کھڑے فرشتے ہوا دیو چہر دساؤں
 رَبِّ اِیُّ مَنۡ دَکَّھَلَا تَوِیۡں حضرت کہا خدا یا
 طرف پیادہ نظر کر جیکر قائم رہا ٹکانے
 اپہ پیادہ تختی زدہ الشریاک دکھایا
 ہوش آئی تاں کہا حضرت توں ہیں پاک عدلیا
 پسند کیسا فرمایا اللہ تینوں سب بھتیں جانی
 ہوش کر میں جو کہ سن اس بھتیں تختیاں اپہ لکھیا
 قوم اپنی توں حکم کریں توں عمل کتاب کراؤں
 اسرائیلی قومیں اندلہ زدہ سی اک آیا
 اسرائیلیاں توں جاں حضرت مصروں کدہ لیچلے
 جبرائیل خدا دے حکموں لے فرشتے آئے
 سامری جبرائیل سمجھ کر کم گھوڑے سے تیلوں
 خوب سمبھال رکھی اوہ مٹی کہنے کدی انداساں
 سوہیوں بچھڑا شکل بنا کر منہ و چہر خاک دکھائی
 بنایا جسم اک انہاں کالن بولیا دانگوں گائیں
 بھل چلا یا حضرت موسےٰ ہودس کسے جانی
 اکثر اسرائیلی بچھڑے لگے کرنے پوجسا
 توہات مبارک لے کر حضرت جیاں چہ قومیں آیا
 میرے بچوں تسال خدا دی جلدی پوجا چھوڑی
 حضرت ہارون کہا بھائی ماں میری دیا جایا

ہود رکھن دس و نرے کیا الشریاک غفور سے
 ایمان نہ لیا یٹے تاں تک تیں پر دیکھئے اللہ سائیں
 مر لوں بچوں فیر جلایا کرنا شکر سنایا
 عرش عظیم خداوند تعالیٰ حضرت لوں دکھلاؤں
 دیکھ سکیں نہ ہرگز مینوں کن ترائی فرمایا
 توں بھی مینوں دیکھ سکیں گا حضرت لگے ٹکانے
 پیادہ ہو یا جل دیوہ دیوہ بنی بہوشی آیا
 کراں توہ میں سب بھتیں پہاں ہاں ایمان لیا یا
 اپنی بات پیغام بھجن بھتیں لیاں کتاب سکھانی
 تفصیل نصیحت ہر چیز اندی کر توت بھتیں سکھیا
 فاسقاں توں گھر جلد دکھاساں پاک شرفزدن
 بعضے کہن بھنیواں حضرت سامری نام سدیا
 قبطی قوم فرعون سمیتاں پٹے پچھے کر ملے
 گھوڑیاں دی اسوا دی سبھناں قبطی مٹی چڑھائے
 متبرک سمجھ بھری مٹھی ہود سے شاید بھیلیوں
 لین توہات لگے جاں حضرت دیکھے مٹی خواصاں
 حکمت دبدی بچھڑے مہنوں گائے آواز سنائی
 انہاں کہا خدا ہے ایہو موسےٰ اتے تساہیں
 پاک محمد سرور توں رب خبر قرآن بتائی
 جو مومن اوہ کہن خدا اک ہرگز تاہیں دو جا
 دیکھ کہن ایہ بات بری ہے بچھڑا تسال پوجایا
 پٹے داٹری پٹے بھائی دے کیوں تیں قوم ہودی
 میرا نہیں گناہ میں نہ کوں بہت انہاں سمجھایا

سامری ہاروں لڑن حضرت پچھے بچھڑا کس بنایا
 سامری لڑن سد پچھیا حضرت توں کیوں ب بھلایا
 سامری کہندا موسے تکیا میں جیریلے تائیں
 اسدے گھوٹے دے سنب میٹھوں مٹی مٹھا کھائی
 صلاح ایسا جی میرے بیوں لے موسے سکھائی
 گمراہ کریں یادہ دکھائیں توں جس تائیں چاہیں
 سامری لڑن پھر کپھا حضرت پیسی دکھ اٹھاتا
 اس دن توں وہ کہندا کہندا دھندلے ہو میں باہوں
 وہ نہاں تاب چڑھے پھر کوئی ڈنڈا پاس نہ جائے
 حضرت کیہا دندرخ جالوں مر توں بعد سالواں
 آگ و چہ ساڈ سواہ بنا کر وچہ دیا الہ ایہا!
 اللہ بہتر بخشش والا مجر دں عرض کرایا
 تو بہ اتھاندی اکدو جے توں مان ایہ تلوادل
 بچھڑا لوجن والے حکمں باہر نکلیں سادے
 مر گئے بچھڑا لوجن والے گنتی ستر ہزاراں
 امت نبی محمد سرود تو بہ گم تھہ ڈالو!
 بیوں تے بھائی میرے بیوں موسے عرض گزادی
 حضرت گٹو سالہ دا غصہ نتھاتے شرمایا
 اسرائیلی کہن بنیا تو لات عمل و شوالہ ی

سامری دایہہ کارا سارا انہاں آکھ سنایا
 بنا گٹو سالہ قوم اپنی لڑن گمراہی وچہ پایا
 ہوز کسے نہ تکیا اس توں بھیجا جاں رب سائیں
 گٹو سالہ دے منہ وچہ رکھی اس آواز کرائی
 حضرت موسے کہے خدایا توں ایہہ قوم از مائی
 توں اساڈا دوست سالوں بخشیں دھم کائیں
 کہندا ہمسین جس لڑن دیکھیں میرے پاس دتا
 پاس اتفاقا جے کوئی جادے چڑھے بنجا ہر سوں
 دے کھیل جگنل اندا لویں عمر ننگھائے
 توں جس بچھڑے رب بنایا اسو چہ آگ جلاواں
 و تادہ من نشان نہ اس وائنتہ کل مکا یا
 بچھڑا لوجن دایاں تائیں حکم خدا فرمایا
 حضرت موسے کیہا انہاں جو آیا حکم ستاروں
 بیٹا پاتے باپ بیٹے توں بھائی بھائی لڑن ملے
 تو بہ ہوئی قبول اتھاندی یا دملے جاں یاں
 لا الہی معالی دینا بکت شاہ ابراروں
 کہ داخل وچہ رحمت اپنی توں رحیم ستادی
 ایہہ تو لات ہدایت رحمت خود لہل جس کھایا
 ایہہ احکام قبول نہ کریں حکم کہو جو جالہ ی

پہاڈ سرائ پر اکھادی تھیں الشد پاک دکھایا!

یکڑو کہ مضبوط جو اس وچہ حکم تساں لڑن آیا!

ویکھ پہاڈ گئے من دوسے نہ گمراہ جاسے

پہاڈ انہاں دے سرفسے آپدون شد پاک ہٹاسے

بیان قارون اور اس کے ہلاک ہونے کا

حضرت موسے قوم اپنی لوں کیہا کتاب تورا توں
نقل کتاباں کیتیاں تاں پھر آیا حکم خدا کی
حضرت موسے کیہا خدا یا نہ د پاس اسما ڈے
جبرائیل خدا کے حکموں گھاس دو قسم بتا دے
پتیل اتر جے کر رکھو چاندی ہوگ بتایا
سگھی کیا گری قارون نے گھاس جدوں مہمہ آیا
پچھرا بھائی حضرت موسے سی قارون نہ الہ
عامل ایہہ تورات کتابوں پہلے مالوں آیا
تھرا نیاں کنجیاں رب فرمایا تتر اوٹ اٹھاوون
قوموں بندے کہن قارون لوں نہ ملوں خوش ہوویں
مال جو اللہ دتا تینوں خرچیں عقبے کارون
تیں پیاک خداوند جیسی کیتی ہے بھلیائی
کیہا قارون اے موسے میں ایہہ دولت آپ بنائی
کیا نہ جانیا اس نے پہلیاں جو سن قوم کفالاں
اس حقیں زور زیادہ رکھدے ضائع عمل کرائے
دو گزہ بنے کچھ حضرت موسے دے سن ساھتی
اپنی قوم طرف جاں قارون نیکے زمینت کر کے
دیکھ اسنوں جو طالب نیایات افسوسوں کر دے
عائل بندے اہل ایمان لوں کہن جو یو شیع جیسے
بدلے عقبے امن ایمان لوں اعلیٰ عزت پاؤ
حسدوں حضرت موسے تائیں قارون بہت ستائے

تختیاں بھیں کر نقل ہڑھوتے عمل کر دسب باتوں
کرن کتاباں اپنہ بیت دکن ساتھ صفائی
کیوں کتاباں زمینت کرے متاں حکم تسائے
بلا اسنوں جے تانبے لاسو سونا پھر بن جا دے
کالوت یو شیع قارون تنان لوں حضرت حکم سنایا
حفظ تورات آئی اس تائیں سونا خوب بنایا
بے حد دولت جمع کرائی کسے نہ معلوم حال
ہوئی محبت ساتھ جاں دولت صدیوں مکھ بھوایا
نافرمان ہو یا شکبر گھاٹ سا دکارون
دنیا مال اپر خوش ہو یاں نہ سب تائیں سوہنویں
مسکین یتیمیاں دیہہ خیرتاں نیک نہ حکم و سامن
کر بھلیائی توں بھی علقیں ملے اگے وڈیائی
اس دھچکی حق رب تیرے داکراں زکوٰۃ آدائی
رب فرمایا کیتاں انہاں ساں دکھاں دیاں مالاں
وے تکلیفاں طرح طرح دیاں وڈی وچہ ملائے
لجہ بندے قارون ہمرامے جان کفر و چہ بھالھی
کر دو طرف غلام چلیندا تاج سرے پدھر کے
ملے اسان ایہہ عزت دولت حرص و لالچ و ہر دے
کم بختو افسوس قساں پر دنیا طالب کیسے
قارون کی عزت کسے نہ لکھے نہ دل دیکھ ڈولاؤ
ہر ہر باتوں کرے عداوت ظالم ظلم کمائے

وہ گزری کرنی اللہ دعا اپنا وقت لنگھاندرے
 قادیون پہنچا کتنا حصہ بد سے نام نکالوں
 مسکین تیریاں دیہہ راہ دہرے حصہ ایہہ نہ کوں
 قادیون حسابوں غوطے جاندا جوں ٹوٹندے چالے
 کہنداموئے لالچ کردائے مال اسان تھیں
 تیرے پیچھے ہاں وہ کہندے کہ جوں میں بھلے
 آکھے جھوٹ بہتان بنا کے کراں موسے سووائی
 اک دن حضرت تجرم زناہ دی حد نہرا سنائی
 پناہ خدا دی حضرت کیہا ظاہر کریں سنایا
 بدی قسم کراؤں حضرت جس قودات اتادی
 اس بدی کھانم سناؤں فاحشہ لون فرمایا
 پایا خون خداوند عالم کشی عورت ڈدی
 قادیون نہ دی تھیلی دنی کیہا دوجی دیساں
 گرا یہ بات سٹی اوہ تھیلی مہر قادیونے والی
 پٹے سجدے رب اگے حضرت پھر بد دعا کرائی
 آیا تم خداوند عالم تہہ زمین سخت لاری
 سجدے تھیں سرچاہی نے یاداں لون فرمایا
 دوست اسدے ساتھ اسدے آج اپنا کرکھنا
 باہجہ دو جنیاں کوئی نہ دھیا سب ہی دل آئے
 پکڑے گٹیاں تیک کیہا پھر ذرا ایٹھے اٹکائیں
 گوڈیاں تیک گئے دھس دھرتی فیر کمر تک جانے
 بندہ یا تو بہ درد وازہ عذاب تہہ عدسے پاسے
 اسراٹیلیاں تھیں کچھ بندے آئیں وچرو چاؤں

حکم زکوٰۃ خداوند آیا قادیون حکم سناندرے
 حضرت کیہا دس سو تھیں اک کڈھ حسابوں ملاں
 دعا کرکھ بخشا لونا تینوں یاد رکھیں حق باتاں
 نہ مالوں دی بہت محبت کر دے مال مثالے
 ساتھ یاداں دے کردا باتاں کولیں صلاح تسانہ تھیں
 توں سردار عقل دا پورا کہ تدبیر جو آئے
 دے زرمالوں عورت فاحشہ تہمت کرن سنائی
 کہے قادیون خود توں کیوں کردا چرچا کرے کوکائی
 فاحشہ عورت سد بلائی سی جس لڈ سکھلایا
 لشکر غرق کیتا فرعون نے جس رب پاک جبار دی
 اصل حقیقت آکھ سناؤں کی تیرے دل آیا
 بولی ہاں بدکار نہ پھر بھی گناہ تساں پدھر دی
 لا بہتاں موسے پر کہند آئینوں خوشی کر لیاں
 ایمانداں قادیون ٹمرات ہوئی دیکھ ملالی
 قادیون ستایا میرے تائیں اسلوں دیہہ سزائی
 جیوں چاہیں کہ مرضی اپنی مرضی ادہ ہما دی
 میں تھیں رب فرعون ڈوبا یا من ایہہ بھی مہتہ آیا
 میرے ساتھی حالت انہاں دیکھ پڑھن شکرانا
 حکم ربے تھیں پکڑ زینے حضرت حکم کرائے
 فیر زمین لون کیہا حضرت انہاں مورد حسائیں
 چھاتی فیر گئے تک جاندرے مجرہ ہرا ستاندرے
 غصہ نبی نہ کھٹیا رانی غائب زمین کرائے
 خزا نیوں حرص قادیون حسایا سن حضرت نراؤں

قادر خزانیاں لادنے سالوں حضرت عرض کئے
دیکھ ایہ حال قادر دھن اکہن جو طرح دکھاندرے
اسیں بھی چاہندرے نال خزانے فضلوں رب بچائے

رب فرمایا سب گھر مال خزانے زمین دباے
کشایش ذوق یا تنگی رکھے بدے بھید نہ اندرے
نہیں تے زندے دانگ قادر نے جانے نہی حسائے

بیان عامیل کا

امریکیاں تھیں اک بندہ نام عامیل بتاؤں
غریب بھتیجا مال اوہ پیر بہتی عرص دکھاندا
دولت مال آپ کو قبضہ مکوں ڈھونڈے قاتل
پنڈوالے پھر شکوٹکی لان دے اک دوجے
دے لاؤ اک دوجے دے مار بندہ رب کیہا
موسے نبی دعا کر بندے لے میرے رب باری
جناب الہوں حکم آیا جو نبی موسے فرمایا
فرمایا رب مردے آپ کو گوشت گائے لاؤ
قوم کہے پھر حضرت موسے ٹھٹھا اساں کراویں
ڈھٹا سنیا نہیں کدائیں کی مطلب اس گل دا
قوم کیہا جے حکم بے دا گائے عمر بتائے
نکی بدھی جو ان نہ بہتی بڑھپے میان جوانی
کہن لگے پچھ رنگ گائے دا کرے بیان بتائے
قوم کیہا پوچھ اللہ تائیں کی کم کردی کارے
چاہے رب اسیں لاء پائے مرضی جو اس گائے
کھوہ پانی بل زمین نہ واسے بدن سلامت سارا
اس وصف دی گائیں تائیں لگے کمن تلاشال
چاندیوں چمڑا بھر دگائے دا قیمت اسدی ایہا

مال دولت اس پاس پیرانہ فرزند ستاؤں
مار چاچے نوں اوہ اک راتیں باہر لاش ستاؤں
لاہت پنڈواں تائیں پڑے انہاں یا اطل
وجہ قرآن رب خبر سنائی جیکوئی چاہے بوجھے
جو چھپاؤ ظاہر کہ ساں میرا ستوں سنہا
خونی کیویں پچانیاں جلتے پی خرابی بھاری
قوم میری لے پاک خدایا منوں عرض کرایا
ہو زندہ خود قاتل دے میرا حکم بجاؤ
مردے لایاں گائیں گوشت ہوگ زندہ فرماویں
حضرت کیہا پناہ خدا دی ٹھٹھا کم جاہل دا
حضرت کیہا حکم اللہ دا جیوں کر دسیا جائے
کہ جیویں کم رب سنایا یویں اس لوں بھائی
کیہا حضرت گہری زد دی رنگ سوہنا دل بھائے
سبھے اند نہ ہو دیا سنے نشان بتاؤ سارے
حضرت کیہا رب فرمایا محنت کرے نہ کائے
ند دنگت دھیر داغ نہ کوئی اکو دنگ پیارا
بن انسانی شکل فرشتے دتسیاں گائیں شناساں
سی گائے وجہ دین حکمت تاں ایہ قیمت کیہا

دقت مرن دے اکو بیٹا دب پیر داں کہندا
بیٹا ماں دی خدمت کردا بعد پٹو لنگ گانی
ہو گیا سودے کر قیمت گائیں خرید لیا
جس دم مردے اپلائی جان خداوند ڈالی
بھتر بچے میرے ادیا بیٹوں مالوں حرص دکھایا
کم نہ آیا مال دئی دا عوض قصاصوں پھڑپھا

اسرائیلیوں مرداک صالح جنگل اندر دھندا
میری گائیں اس لڑکے لڑ دیوین دقت جوانی
دھونڈ میرے گائیں اسرائیلی پاس بڑھی اس آئے
گائے ذبح کر اگر حضرت ابرہہ زبان نکالی
لاٹوں خون ہو یا پھر جادی بل عامیل سنایا
دھونڈا اس خون میرے دے پتہ بتا کر مر یا

قصہ عروج بن عتق کا!

وحی لیتی رب حضرت موسے بنا باباں سردالاں
دیساں فتح تھائے تائیں وعدہ مجھ سچا توں
بھیج نقیب حالات ملکہ حیانت کن گھلاندا
طرے شام جباراں دیکھن ہیں چنگے یا مندے
بہت زیادہ چڑا مال قد نظر وہ چہ آیا!
پاک خداوند کئی سو سالوں اسدی مہر کھایا
کماح اسدی چہ بھی اک عورت قصص الانبیاء لکھایا
معارج النبوة قصص الانبیاء کھن لکھیا ہے مذکور
کھنوں آئے کتھے جانا انہاں پتے دسارے
دیکھ حقیقت جبار اندی دل وچہ خوف گزارے
کھا کر خوف نہ قوم لڑے گی موسے نبی بتا یے
دستاں نقیبان دلا پوشیدہ کھولے لوک راستے
قوم اپنی لڑاں حضرت موسے آکھن نبی خدا
قوم کہانہ چائیے لہو تاں لوک زودا آئے
کہن پوشع کالوت اتہا نزل ساں فتح دیاں آساں

شام زمین مقدس اندر دسے قوم جباراں
کہ جہاد جباراں دے سنگ اپنی قوم ستا توں
حضرت موسے چہ کھانے قوم اپنی لے جاندا
نقیب باباں سردالاں تھیں قوم حضرت یحییٰ بنی
عروج ناموس بن عتق دھنڈا مہر حیران لکھایا
لوح نبی دے دقت طوطیاں اسوں بکھپایا
حضرت آدم دے ایہ قتل دقت موسے تک آیا
بعضہ آکھن باب عتق سی مائی نام صفو دا
حضرت موسے سردالاں عروج کھیندا حالے
سن کر عروج کڑ گھراندا چھوڑ دتے پھر سادے
خدا نبی دچہ توں آئے آکھن کبید چھپا یے
حضرت ہادون موسے لڑاں جباراں حال سنائے
کالوت پوشع دو نہر ظاہر نہ کیتے عالی دے جے پائے
نہ دلا دلا اللہ سا توں وعدے فتح بتائے
نکل جان دجائیک و قیوں تاتک مول نہ جاساں

حضرت موسے کہن فتح داد عدہ حق تعالیٰ
 قوم کیہا اے حضرت موسے ادھر قدم نہ چاساں
 حضرت موسے کہن خدا یا کریں جدائی انہاں
 ادہ زمین خدا نہ کیہا کراں حرام انہاں تے
 اسرائیلی چاہن مڑ کے ملک مصر توں جانا
 فتح ہودن توں دیوگی پھر عرصہ چالی سال
 عاصا لے کر حضرت موسے ہانوں دوویں جادوں
 حضرت موسے مادیہ عاصا اللہ اکبر کہہ کے
 تو اپنی وجہ حضرت آئے حال انہاں دے تگے
 دیکھو انہاں دی حالت موسے نبی دعا فرمائے
 سایہ کینا گری کا دن پھروں دتا پانی :
 کیہا انہاں توں حضرت موسے من سلواتے تائیں
 باز آؤں جمع رکھا دن کہن ملے یا ناہیں
 من سلوا کھا کہن گئے اک ہونا شکر پکارے
 اس اک کھانے پر نہ رہے کہہ اپنے رب تائیں
 حضرت موسے پاک عبادا انہاں حکم سنایا
 شہر اندہ جاد داخل ہو ڈلے جو تساں چاہے
 اینویں انہاں توں جنگل اندہ برساں کٹی دیہا یاں
 حضرت موسے پچوں پوشع اللہ نبی بنایا

جوں فرعون قاتلن مردے یا دکر ادہ حال
 توں جاتے رب تیرا دو توں لڑو اسیں چاساں
 اپنا تے بھائی داد مہ مالک بنیاں نہ تہاں
 نہ داخل ہوں دیہا دن تم تھیں چالی برس تنہاں تے
 اس تقیر دل دیہا جنگل دچہ چالی برس نکانا
 کالوت پوشع رب نوح دتی پھر دوویں مرد کال
 میا عوج شہر دچہ انہاں چاہند سی پکڑا دن
 عوج گیا مر کھا کر عاصا پیادین پر ڈھکے
 نلے گرمی جنگل اندہ ڈر رہا ہیں تھکے
 سلوا بھیجیا سی رب کالوت تے من دانگ گڑا ہے
 اپنا اپنا قوم تمامی چشمہ خوب پہچانی
 دن دو جے لٹی جمع نہ کریو ویسی رب سدا میں
 جمع کھانا رب باسی کردا تازہ دے انہاں میں
 کد تک کھاساں من سلوا توں ہور موسے کچا ہے
 ساگ پیاز مسرتے گندم دیوے سن اسائیں
 اعلیٰ چیزاں بدلے ادلے منگو ثرم نہ آیا
 غصیوں لب محتاج کرے تے دسو پھر کی داہ ہے
 حضرت موسے ہادوں ربیدیاں ہاتاں بہت سنایاں
 اس تھیں بعد کالوت نبی ہور رب د حکم سنایا

حضرت بن یامین اولادوں پوشع نبی بتادوں

کالوت نبی اولاد ہود سے باپ یعقوب سنان

اسرائیلیاں چالیں برسیں جنگلوں ملی رہاں

جالبے وجہ شہر گرائیں خبر قرآن سنائی

بیان حضرت موسیٰ اور حضرت علیہ السلام

جلس اند حضرت موسیٰ کو دے دے عطا کیا
 قوم وچوں ہر داک خواہشوں حضرت عرض گلدی
 تیں کھیں علم عمل وچہ کوئی ہوگ نہ ہو نہ زیادہ
 حضرت جبرائیل نبی دل آیا حکم سنا دن
 دو دریا من جس جگہ اذ کھے نظری آدے
 موسیٰ نبی کہا اے یوشع چل حضرت دل جانیے
 حضرت موسیٰ دے سنگ یوشع خدمت کرن غلامی
 دو دریا من جس جگہ چل کر اذ کھے آئے
 کھکے مین حضرت موسیٰ اکھیں تیند آیاں
 کباب بھی پر قطرہ پانی گم و فو کھیں آیا
 حضرت یوشع حیراں ہوئے حکمت دیکھ رہا نی
 خوابوں اٹھ ٹپے پھر حضرت منزل کرن سفردی
 کھک سفردی حضرت موسیٰ کہن ذیادہ لایے
 بھی زندہ ہون والا خیال یوشع توں آیا
 باز اذ و سنا بھل گیا مینوں تینوں حال سنانا
 زندہ بھی ہو دیا جانندی دیکھ حیرانی آئی
 جیوں جیوں چلے وچہ دریا دے پانی ہٹا جلائے
 حضرت موسیٰ سن فرمایا جاوہ ڈھونڈن آئے
 حضرت حضرت اس جانی بات خداوند پوری
 مرننگ پانی ماہ بھی اہمدا پس دواں آندے
 حضرت موسیٰ یوشع دو نہاں ملیا حضرت پیارا

فرعون قوم دین دے پچوں مسلم سنن تمام
 میں سن شیریں سخنیں حضرت بیجا یہ بات چھادی
 حضرت اکھیا میں نہ جانا اللہ پاک ارادہ
 خاص علم توں جانن والا ہے اک یاد بتا دن
 بل کہ علم سکھیں اس پاسوں اللہ حکم سنا دے
 ملیاں با پیچہ نہ سنوں مرنجا بھانویں سال شگایے
 کھن بھی لے دیا حضرت ٹپے سفردی
 دریا کنارے پتھر اپہ حضرت قدم کھائے
 و فو کر بندے حضرت یوشع دیاں پامل کھایا
 ہو نہ نہ وچہ دریا بھی جلدی غوطہ لایا
 واک مرننگ وچہ خشکی پلے دیواہ بنید پانی
 یوشع بھلا ذکر بھی دا جیوں زندہ ہو نہ دی
 کہن یوشع توں کھک لگی ہے دیہ کھانا مین کھایے
 لے حضرت جت سو گئے سو دا اند عجیب دسایا
 شیطان بھلا یا میرے تائیں دساں حال دیہانا
 دریا ستہ دتا اسوں خشک زمین دسائی
 دیا اند مرننگ پانی دی مینوں نظری آئے
 بھی ماہ دکھایا جتھے اللہ حکم سنا دے
 پڑ کھرا مرننگ پانی قدیں آئے جا مرنودی
 راہ خشکی سی وچہ دریا دے پئے راہے گھر جانڈے
 رب فرمایا کیاں کھیں سی بندہ نیک بہا ما

اپنے پاسوں علم سکھایا بخشیا عقل دانا یاں
 خضر نبی سن لیٹے ہوئے منہ پر چادر پائی
 منہ نکال چادر کھین باہر دین جواب سلاماں
 سیکھن آیا علم تسار کھین نبی موسیٰ فرمایا
 حضرت موسیٰ کہن خضر توں تا بعد اسنا لواں
 کیا خضر توں ساتھ من کھین طالت صبر پانویں
 خضر کیا توں لانا نہ سمجھیں میر کیوں کہ سکین
 ظاہر کم بریائی والا میرا نظری آئے
 شرف کراں کم چہرے لوں میں توں دچہرہ دخل نہ پانا
 کیے قبول خضریاں باتاں موسیٰ کرا قرابے
 پڑھ کشتی دیداد چکارے جسم سارے آئے
 چھیک کہ ہندیاں حضرت موسیٰ جسم نظری آئے
 خضر کیا لکھ یاد قرالوں موسیٰ لوں فرمایا
 یاد آیا اقرا موسیٰ لوں گیا بھل ستا مد سے
 پکڑ خضر اک بال کھٹہ بند اچھے کردیو اسے
 ناحق خون نہ جائز کہ نا ایہہ معصوم بچا
 محفی د مز جو خاصاں دالی عام نہ سمجھاں پادوں
 تم باذن اللہ کیا تمس لے مویا نہ ب جوایا
 جبر و لوں ملکوت لاہو لوں چہرے واقف تائیں
 سر خدادے عاشق واقف جو مر نہ ہوئے
 پڑھنے سننے والیو بھائیو موسیٰ شان بلندیاں
 خاص الخاص ایہہ عام سمجھ کر الٹ نہیں کر لیتا
 علیحدہ علیحدہ کم انہاں لوں اللہ نے بتلائے

اس دیاں کلاں ہواں تائیں نہیں سمجھاں آیاں
 ہوئے نبی سلام علیکم انہاں آکھ سنائی
 کون کوئی ہو کیوں آئے دسو کر و کلاماں
 خاص خدادے حکم آکر دشمن تیرا پایا
 علم سکھانویں اپنا جوتیں کیتیاں رب عطا لواں
 موسیٰ کیا صبر نہ ہلاں بیشک توں اتنا لوں
 بھلے بے دا بھید لگے بات کیوں جو سکین
 باطن دچہرہ بھلیائی ہوسے ہواں لانا نہ پائے
 جاں تک خود میں تائیں دساں بالکل یاد دکھانا
 ہو کھٹے مل سفر کریدے پہنچے ندی کنارے
 کہ حکمت اس کشتی تائیں چھیک خضر نے پائے
 حضرت موسیٰ کیا نہ کشتی توڈو باں دیدائے
 صبر نہ کہیں کم میرے دچہ پہلاں تدہ بتایا
 کشتی جدوں کنارے لگی اندر گراں چہرہ جاندرے
 مار دتا اس لڑکے تائیں موسیٰ دیکھ پکارے
 یاد خضر اقرا کہ آیا بھل گیوں کہ کالہ
 دل دودے دچہ یاد الہی مویوں مس دکھاون
 تم باذن اللہ کیا ہواں جوایا سمجھو لہ کی آیا
 عمل تائیں انہاں توں مشکل ہے لکھ لاناں آیاں
 جنت دودے غم خوشیوں ادہ ہودے کھلوئے
 بہت ارشدے نبی اللہ دے وانگ دست بلندیاں
 ایسی موسیٰ خضر دونا ندا کو حرف جو مینا
 ایسے کارن اکسے جسے دل مطلب کارن آئے

خضر کہا اے موسیٰ عدسے کر کے کیوں بھلائے
 کہا موسیٰ اہن جے میں پچھاں خل دیان کچھ تینوں
 کہے تیرے پر عمل فرض سی پر میں بھل سدا یا
 اس گداں وچہ شاموں پہلوں کل مسافر آدن
 موسیٰ یوشع خضر تے بھی شاموں پھپھوں آئے
 بہت آدنناں مادیان ایہر کچھ جواب نہ پادن
 اک دیوالہ گرن لڑن پھر دی سی نزدیک پرانی
 خضر موسیٰ کہے خضر لڑن محنت مفت کمرانی
 خضر تے خضر کہا اہن تیری میری پٹی جدائی
 تن باتاندے معنے ظاہر باطن تن سمجھاؤاں
 دو بھرا ملاح غریباں کشتی چھیک کرایا
 پنج بندے پیارا اہنا ندے دو کما دن والے
 کشتی اندے حکم خدا تھیں میں سی چھیک کرایا
 اتنے عیب پاؤں نہ پکڑن تے ایہہ مذاق کما سن
 ادہ معصوم خدا دے حکم جو میں ماما دکھایا
 محبت لڑکے پاؤں ہاں پٹی محبت رب بھلاؤن
 اس لڑکی تھیں ہون پیہر شان جہنا ندے بھلاؤ
 دیوالہ پانی کرنے والی جو پھر لڑیں بسائی
 دین خمرانہ ہیٹھ دیوالہ سے گریاں ہو تدا ظاہر

وعدہ یاد آیا پھر موسیٰ حضرت سن بچتا اے
 ساتھ دہن دا عندہ نہ کر ساں کریں علیحدہ میوں
 اگے جانداں ویلے شاماں گلاں اگوں اک آیا
 بعد آیاں لوں کوئی نہ بچھے بو ہا بند کراؤن
 نہ دروازہ کھولے کوئی کھانا نہیں کھوا اے
 نہ کوئی مٹی بستر لیا باہر ڈیرا لادن !
 ڈھاہ اسلوں پھر نئی بنائی حضرت خضر جمالی
 مزدوری لیندوں کھانا کھاندے بکھیاں ات دہائی
 تنے قول گئے ہو پوسے بھل اقرار گئی !
 دیکھ جنہا توں مبر نہ ہو یا اہن میں آکھ سناؤاں
 کرن مزدوری وچہ دیپائے جیلہ رب بنایا
 دو ڈیرا لڑوں پاک خداوند کشتی جلیوں پالے
 کیوں جے کشتی ثابت پکڑن شاہ بے گاہ سنا یا
 چھوٹے دھننے جی اہنا ندے ایس سبیلوں کھاسن
 مومن ماں پٹو اس لڑکے دے کھولاں لانا چھپایا
 مرد اسلوں پھر بیٹی دیساں باس عوض تہا کن
 ہر کم اندے حکمت لیدی حضرت خضر پکا دے
 دو تیمم سی پیو جنہا ندا ایسی مرد خدا ئی
 حاکم یا کوئی ہونہ لے جاندا لڑکیاں حقوں باہر

سی منظور ہے توں ایویں لڑکیاں ملے خزانہ

مہربانی بخشش رب والی جسدیاں عالیشاناں

خضر تے خضر تے حضرت موسیٰ کردے فیر جدائی

پچھلی غیبی خبر خداوند سرور نبی سنائی !

ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام

جنگل تہ وجہ تیس برس جاں ہو یا گندن والا
اس دن حضرت موسیٰ کے محول ہارون نوں فرمایا
بھایاں دو نہاں جانڈیاں تائیں باغ اگل اک آیا
حضرت ہارون بیٹھ تخت پر آکھن موسیٰ بھائی
حکم خدا کھیں تخت دسے پر فرشتے جان نکالی
بعض کہن وجہ گیا زمین دسے بعض کہن آسمانی
کیا قوم یقین نہ جاں تک لاش دیکھاں اکھیں
قوم کیا ایہہ کیوں مر یا ساڈی سمجھ نہ آیا
بہت پیار ہارون نبی کھیں آہا انہاں تائیں
حکم دے کھیں زندہ ہو کر حضرت ہارون بولے
بعد برس تن حضرت آپر موت فرشتہ آیا
ملک الموت کیا اے حضرت اجل پیغام لیا
مرضی کھیں رہ پاک خداوند خود تینوں فرمایا
ملک الموت کیا منہ دے تے حضرت جان نکالاں
کیا فرشتے جان کڈھاں میں حضرت اکھاں اہوں
ملک الموت کیا یا حضرت کڈھاں پیراں طرفوں
میرے تائیں التذمیرے بخشے ہیں انعاماں
ہو کلاماں کرنیاں چاہاں حضرت سخن سنایا
اگر پاک خداوند تائیں ملک الموت بتایا
لا دلا ندے اللہ جانے حضرت نوں فرمایا
حضرت موسیٰ کیا راہنی ڈاڈا شوق دکھاواں

بھیا حکم خداوند عالم موت ہارون حال
اسے بھائی پیل قوموں باہر حکم الہی آیا
وگدی نہر دکھی وجہ باغے کندھے تخت دسایا
خوب جگہ ایہہ ایتھے دے مرضی میری آئی
حضرت موسیٰ نظروں غائب تخت ہویا ادہ عالی
موت ہارون دی حضرت موسیٰ آکر قوم سنائی
دعا کیتی سن حضرت لا بالاش ہارون دی دسیں
شاید توں خود اس تائیں سچا ہونے پایا
تاں موسیٰ نوں ایہہ گل آکھی موسیٰ کرن وعائیں
میں مر یا ہاں حکم خداؤں ایہہ کہہ ہوئے اڈے
زیارت آیا کہ جان نکالیں موسیٰ نبی پوچھایا
حکم دے دا جے توں زندہ رہنا ہے دل آیا
نکالیں جان میری کس یا ہوں حضرت آکھ ستایا
رب سنگ ہو ہوں کراں کلاماں کیا کریں تھیالاں
حضرت کیا جلوہ دینی تکیا ساتھ نگاہوں
حضرت کیا انہاں کھیں رگے طور جالواں میں ٹہروں
باہجہ وسیلے آپ فضل کھیں میں کھیں کرے کلاماں
جے نہ چاہاں موت فرشتہ سن کہہ اپس آیا
جو کچھ کیا حضرت موسیٰ سادہ حال سنایا
موسیٰ میری طرف آون توں راہنی نہیں پوچھایا
سخن آخری کرنے چاہواں تیرا شکریہ جالواں

جان نہرا ہوئے جسے میری حکم کنوں کل داناں
 طور پر جاچکوں حضرت موسیٰ عرض گزادی
 بچا لوں راہ حراموں انہاں رکھیں وجہ رضائیں
 موسیٰ مائدین پر عاصا پاک اللہ فرمایا
 ماد عاصا دیا پر موسیٰ کیہا ذات الہی !
 مادی عاصا سنگ اپر موسیٰ حضرت حکوں ماد سے
 منہ وچہ بمنز پترادہ کھانداتے تسبیح پڑھاندا
 جگہ دین میرے دی جانے سندائیں میریاں باتاں
 اب فرمایا تلے دین دے چل دا ڈکھا پانی
 میری امت موسیٰ کنوں بھل کیوں پھر جائے
 چلدیاں راہ وچہ قبر کدھیندے بنے نظری آئے
 کیہا انہاں اک بدادوست جس دی قبر نکالاں
 ساکھ اہتاندے حضرت موسیٰ قبر تیار کرائی
 تیرے قد بڑا حضرت جس دی قبر ایہائی
 محمد کنوں لیٹے حضرت بہت دے لڑ بھائی
 ہوسے وقت فرشتے سکوں جنتی سب سو نگھایا
 لڑی ملکاں کدھ قبر تھیں حضرت لڑن نہلایا
 نماز جنازہ پڑھ کرادے قبر اندر دفنایا
 دوقہ اقدس حضرت موسیٰ دانہ کوئی جانے
 امت پاک محمد والی جس لڑن بہت پیادی
 موسیٰ نبی طفیل نمازاں ہویاں درج پنجابوں
 ایہ احسان نہاں سر ساڈے حدود دھڑھایا
 اک سو سال پنجاہ ہوا تے عمر نبی نے پانی

اللہ پاک کیہا آپو سے دل دیاں کر اظہار اس
 امت آل اولاد تساتوں سوئی یاد ب بادی
 لذی حلال کھلاؤں عاجز میری امت تائیں
 مادی عاصا حضرت موسیٰ دے دے یاتے دسایا
 مادی عاصا حضرت موسیٰ ڈکھا سنگ سیاہی
 ڈکھا سنگ ڈکھا وچہ کیرا بدی حمد پکھانے
 میرے اب دیکھیں لڑن مینوں شکوہ ذق کھواندا
 کسے نہ رکھیں بکھا خلقوں اندر دن تے راتاں
 پانی ہیٹھ پتھر وچہ کیرا نہ میں بھلا جانی
 باب بے تھیں سن کہ حضرت ہو خوش واپس آئے
 کس دی قبر نکالا اس جا دیکھ حضرت فرمائے
 ملے لو اب لڑن بھی دل کدھیں حضرت کریں خیالاں
 حضرت موسیٰ تائیں کہندے دیکھ جو محمد بنائی
 ہو دہ اندیکھو وچہ اسدے کھولے جسے تنگ لڑی
 کہن افسوس ایہ ہوندی میری ہے کیا سوہنی جانی
 جان بحق تسلیم ہوئی پھر روح وجود دل دھایا
 سوہنے بدن مبارک اپر جنتی کلن پہنایا !
 دوقہ حضرت موسیٰ دالب حکمت کنوں چھپایا
 کلام اللہ دی پڑھ پڑھ بخشو موسیٰ نبی دے بانے
 کہ معراج ملے جاں سرور موسیٰ گھلے کئی وادی
 کوشش اسدی تھیں اکا ہند تے ہوئے چھ ماہوں
 ایہ بھی تھوڑا حقوڑے کر دے جو رب حکم لرایا
 مرضی تھیں پھر عشق الہوں خلقوں کرن جدائی

ذکر حضرت یوشع علیہ السلام و بنی اسرائیل کا ملک جبارین کا فتح کرنا و یوشع علیہ السلام کی عورت کا

نبی موسے دی بھین جو مریم یوشع بیٹے اسد سے
 قوم اپنی لڑائی حضرت یوشع کیہا شامے چلو
 حیطہ غنا خطایا نا پڑھو پو شمع مست ریا یا
 بعض بخولاں حیطہ پڑھنے مطلب گندم چاہئے
 سرائے مرا خاں ہمدے ہوئے بلق شہر چہ آئے
 بعض کہن و چہ زندگی موسے وقتان سے ایہ نامے
 جا جہاد حکم کھیں کیتا کیتے قتل ہزاراں !
 پانچ و چہ ایلیا شہرے آئو من پھر وڈ دے
 بالق شاہ دیاں کثرت فوجاں اسد سے کھوں لڑیاں
 بلعم بعد شہر بلقا و چہ دلی الشداک ہو یا
 توں مقبول خدا دا ہیں حق ساڈے کریں دعائیں
 بلعم کیہا حضرت یوشع نبی خداوند تعالیٰ
 بری دعا حق انہاں کرنی میوں طاقت ناہیں
 انہاں کیہا نہ دین قبول لاں تے اپنا نہ ہاں
 ابن عباس کیہا گل سن کے خوف بلعم توں آیا
 بلعم اپنی عورت اپر عاشق دلوں سجالات
 بادشاہ اسدی عورت تائیں خوش کیتا دے مالاں
 بادشاہ تے عورت خاطر لب دا خوف بھلایا
 کرن زنا تے فتح نہ پاس ہاں کی مسلم بازی !
 عورت بلعم کیہا بلعم توں کہے نہ لگیں میرے
 ہو عورت تھیں تنگ ارادہ بلعم کرے بدعائے

پیغمبر کیتا پاک خدا نے فضل بڑے تے جمدے
 کرو لڑائی مار جباراں ملک انہاں دا ملو
 اسے رب بخش گناہ اسادے جس دا مطلب آیا
 متقی سجدہ کرن بخولی توں چتر بل چاہئے
 ستر نرا اندازہ امان سے اللہ بھیج دے بائے
 سجدہ کر دے حیطہ پڑھنے داخل ہوئے شامے
 منگ پناہ جھوین قبولن جھوڈے نیکو کاراں
 شاہ بالق بلقا شہر پر پھر حملہ کر چڑھ دے
 ہاں وہ مسلم فوجاں آگے آخر تا ہیں اڑیاں
 کہن انہوں کہ مدد ساڈی وقت مصیبت فوجاں
 فتح اسادی ہوئے انہاں پر کہیں خداوند تائیں
 فوج اسدی و چہ دلی خدا دے اک کھیں اک نمالا
 نبی موسے دا دین قبول لائق ایہہ ہے تساہیں
 جسے نہ دعا کریں حق ساڈے دے کہ سولی ماراں
 ایپر کچھ دعا نہ کیتی انہاں عذر مستنایا
 کچھ عورت اٹھولی دال دی خودی گمالات
 کہن شاہ دا بلعم منادے عورت کرے سوالاں
 مسلم فوج اندر عورتاں بھیجو آکھ مستنایا
 جیو نکر بلعم کیہا کیتا رب بچائے غازی
 دیہہ طلاق جالواں میں کہہ رہے ہاں نہیں گھرتیرے
 اس پر حملہ کر لے خاطر بھریاں شہر دساہے

محدث نول سمجھاوے بلغم سمجھی نہ سمجھائے
 عورت تائیں بلغم کہندا کہ نول خوف خدا سے
 بلغم بھور گیا تلک ہو کے کر گدھے سواری
 گدھے کہا مٹر گھردی طرفے وچہ تفسیر نکھا یا
 بات گدھے تھیں سن کر بلغم خوف خدا تھیں آیا
 بات گدھے تھیں کیوں سن ڈر یوں وہ آواز شیطان
 یمنوں عزت تے سرداری دیوے شاہ دریائے
 بالق شاہ تے قوم اس دی پھر رب دا حکم سنائیں
 بلغم تائیں شیطان دشمن جاں ایہ بات بتائی
 مسلماناں نول اس بدعاؤں باواسی دن آئی
 حکم تیرے تھیں فتح امیداں میں لایاں سن یاں
 اک مقبول بندہ وچہ اتہاں اللہ نے فرمایا
 اس بندے نے حق تہاڈے کیتی بڑی عاٹے
 رکھ سجدے سر حضرت یوشع عرض کیتی دریائے
 دعا منظور ہوئی اسے یوشع حکم اللہ فرمایا
 قوم اپنی نول کہا حضرت ہمت کر کے مارو
 دن دو جسے روز جمعہ دا غازی کر دے بتے
 فلکیا دل حضرت یوشع حکم نہ ہفتے لڑنا
 دعا کرن لے پروردگار اسوج نول انگلیں
 دو گھڑیاں دن بڑھے دعا تھیں اللہ فضل کمائے
 حکم اتہاں نول مال غنیمت کھان حلال نہ آیا
 بلغم بن باغورے آ کے حضرت یوشع تائیں
 بلغم بھور تائیں پھر حضرت یوشع نے فرمایا

بدعا کراں وچہ فطرت جیکر نہ پھلے نول آئے
 کہے عورت جے نہیں تائیں جانواں گھروں سنائے
 پہنچ جنگل وچہ گدھا چلن تھیں ہوجاندا انکاری
 بڑی دعا حق کریں نہ مسلم دوزخ جلیں سنایا
 اوسے دیلے تھیں بدل کے شیطان سخن سنایا
 بالق شاہ حق کریں دعائیں سہے قسیم شیطانی
 سہے عورتیں قبضے تیری ٹھیک ہون کم سائے
 اوہ نن تال ہونوں پیغمبر وچہ رب تھیں بانویں
 وچہ پیا چار جٹ کر دا جا بدعا کرائی
 ہر متحیر حضرت یوشع رب نول عرض سنائی
 ہوئی شکست کی حکمت اس وچہ باناں سمجھنے آیاں
 اسم اعظم اود بندہ بڑھدا یوشع تھو سنایا
 تسلی شکست ہوئی اس کارن لبس وچہ رازا پہائے
 چھین بزرگی اس دی جی دی اس دی ملول ہارے
 اسم اعظم مو تقویٰ حامد اس تھیں اسل لہایا
 بدعا کیتی کل بلغم اسال پر ہوئی شکست وچارو
 لڑے زین خدادے حکم شام پئی دن ٹھلے
 ہے ممنوع کم کار وئی دے صرف عبادت کرتا
 لہج ہی فتح اسادی ہووے اسے پھر رب سائیں
 فتح جباراں ہا پر پائی غازیوں شکر بجائے
 اس کارن سب مال غنیمت اندر نار جلایا
 کہا سلام علیکم تینوں فتح دتی رب سائیں
 بدعا میری تھیں تیں بزرگی چینی رب بتایا

دیال بشارت پوریاں ہوسن تیریاں تن دعا میں
 رب العالم کہے جے جہانہدے دے سچے کراں بلند
 رخصت دل دی دنیا اس لوں بہت پستی آہی
 عورت کو مت کہے عورت دے رب کے حکم بھلائے
 اگر عورت تہن کہندا اس بد بختی تیری
 عورت کہندی بندگی تیری ہے کئی برسوں والی
 کہندا صرف دعا لوال تنال با بھول نہ کچھ پتے
 بلعم کہندا روز جزا لوں رکھاں تن دعا لوال
 کہے عورت دو کاتی تینوں سنگیں جیتیں مرنی
 ہو مجبور بلعم نے کہا بخش اس حسن خدا یا
 حسن اس کے تھیں دانگ شمعے لگ گئی شنائی
 بلعم عورت مرد بیگانہ تک کے یار بستائے
 بدعا کریندا غیرت غضبول کہندا پاک الہا
 سیاہ گئی رب حکم ہوئی دیکھنے تلے دل دودے
 عورت گئی شکول عاجز بلعم پیراں مرد دھڑی
 ہو مجبور بلعم در رب کے عجزوں غرض کرانی
 سی جیسی اودہ ویسی ہوئی تیری بلعم عورت سے
 حضرت یوشع پھر لے فوجاں عموامیصوں تلے
 اوتھوں جا کوہ اردی طرے شاہ بارستے تلے
 اوتھوں مغربا طرے گئے شہر اگول پھر آئے
 فتح انہاں پر پائی حضرت یوشع حکم عتقاروں
 ست برسوں وچہ شاہ اگلی مسلم فوجاں بارے
 کالوت نبی لوں حضرت یوشع دے کر پھر غلغائے

حضرت تھیں سن حکم خدا دا غم پیا اس تائیں
 ساتھ نشانیاں بانہیاں دے بلعم عورت وچہداں
 نفس اپنے دی مرنی مرنی چائی سر گمراہی
 باہر زبان مرنیں تھیں بکلی گئے دانگ دسائے
 کہے تیرے پر لگیاں رب نے بھینی عظمت میری
 کچھ نہ کچھ دیوے گاتینوں کیوں کسی رب خالی
 کہے عورت اک میں حق کر لوں جن دیوے تھتھے
 اک دفعہ تھیں جے رب فضلوں کو بخشے شامواں
 میں حق کر اک سوئی ہو لوں من ضروری مرنی
 دعا قبول ہوئی حق عورت عورت رنگ بدلیا
 بلعم عورت غضب بے تھیں بدلیا رنگ سیاہی
 من مرنی تھیں عیش کریدی دیکھ بلعم شرمائے
 عورت میری عورت بدلیں مرنے رنگ سیاہا
 بلعم پی مصیبت پہنچے نہ کر مہر کھلو دے
 خلقت حالت دیکھا یہ اس دی طعن اللہ کے کری
 بدل شکل مرن عورت میری پہلے جیوں کرائی
 ختم دعائیں تہنے ہو یاں حکمت رب غورے
 طرے شام شہر ایہ دو لوں اتھوں دین سکھائے
 مذبحے تھیں نہی مرنے ناسکھایا دین انہاں
 فوج اسلامی جے سنگ لٹے پہنچے حاکم دھائے
 مار گتیاں ہم گئے حاکم چاہڑے داروں
 احکام تورات دے کر جاری ہر اک شہر بازار
 پھوڑ حکم تھیں دنیا فانی جاندے طرے بقلے

و میت موجب حضرت یوشع کا لوت نی کم کرے یوسوش بیٹے کرن خلیفہ قائم کر گئے پر پے

ذکر حضرت حزقیل علیہ السلام

درمایا کر یا دجیا بسرہ مخلص آیا
حکم چہا و حزقیل نبی نے انہاں کر دسٹنایا
بھیج طاعون خداوند عالم مارے ساتھ قہاری
من کرک آواز گئے نر طاعون ہیبت کھانڈے
رحم آیا دل کہا خدا یا عرض کراں من چھٹا
نیک گھروں گئے ڈر کر موتوں کئی ہزار سنایا
وجہ دنیا دے اکثر لوکاں نائیں شکر بجا یا
کچھ قبول حکم نہانا تے کچھ محمول ہارے
حزقیل نبی وجہ شہر بابل دے شام ملک چلے
دجلہ کو نئے سے وچکاراں حزقیل نبی ننا یا

و الکفل بھی نام انہاں دارب قرآن بلایا
ہدایت اسرائیلیاں کارن پیغمبر رب بتایا
خوف سرق تھیں قوم نبی دی ہوجا ندی ہکاری
کچھ نہ بے کچھ ڈر کر دوڑے کئی کوہاں پر جانے
انگھانوں سے روزلاں پھول حزقیل نبی نے ڈٹا
ایہ مڑے کر زندہ مڑ کے حکم اپنی آیا
فضل الواسے پاک خداوند مڑ دیاں فیر اٹھایا
وراٹ اپنی آسمان گھر وچہ آکر سا ہے
کلیم اللہ دے دین تو را توں انہاں کچھ بھو
دنیا فانی چھوڑت پیغمبر حقے طرف سدھایا

ذکر حضرت الیاس علیہ السلام

اودہ مخاص بیٹی غیر اردل باپ ہارون نبی ہا
کیوں نہیں ڈر و مذاں بے حقن گوشش تھیں بھانڈے
اس خالق دی کرو عبادت جس نوں سب وڈیاں
انہاں ہدایت بھیجا رب نے نبی الیاس منوری
کہے اربیل عورت ہانپی دے بت لوں اس پوچھایا
سخت ناراض انہاں پر ہر کے عرفان رب سنایاں
قوم الیاس نبی نوں کہندی اسان مقیبت چلی
اقرار کر و گو حید اللہ پر کر سنی بخشش کاراں

الیاس نبی نام یاس پیڑ دا اودہ بیٹا نیتا دا
قوم اپنی نوں حکم نہانا حضرت بہت سنا دے
ٹٹا دے دادے باپ تے غلقال پیدار بکریاں
شام ولایت اندر ایہ بت بعلبک مشہوری
بادشاہ نام رجب اس قومیں شروع مسلمان آیا
نبی ہٹا دے پوچھا معلول مول نہ ہٹن بٹایاں
قحط پیارن برساں ڈاھڈا ڈاھڈی سختی آئی
حضرت کہے ایمان لیا و برین رحمت باراں

حق باطل صحیح جھوٹ تارن چاہو فرق کر انواں
 کون ہے بندگی لائق سمجھو سمجھتسا نوں آئے
 بُت توں ہار سنگار پتہا کر کر تعریف ستاندے
 الیاس نبی نے رب اپنے تھیں شکی حدود وعائے
 نصیحت بدے گمراہ زیادہ پہلے تھیں بھی ہوئے
 تنگ اُنہاں تھیں آکر آنور دعائی فرمائی !
 ہو یا حکم فلا نے دن نوں جگھ کے پر جساتا !
 وقت منظر حکم الاہول اُس مقامے آئے
 نبی اُمّیہ خلیفہ کر کے حضرت ہوئے غائب
 فرشتیاں ساتھ کرن پرواز ال چھوئے پیٹے کھانے
 وہیہ نصیحتات جنگل دے اپر غمخیزی درختے
 میت المقدس وچہ رمضان لیل اروزہ کھولن
 فرما تیر دار الیاس نبی پر بھیجے رب سلا ماں
 ایمان داراں دا تھوڑا حال اکھاں کھوڑیاں
 ظاہر باطن ہوئے صفائی جو کوئی حکم قبولے
 عالیاں تھیں رب خاص کریندے ساتھ اپنے اعمال
 فانی دینت دنیا والی نظر عشاقاں آوے
 دنیا تائیں عاشق سمجھن مکر دل حال لگایا

تیس دُعا کرو بت اگے میں رب پاک ستاواں
 ہورافنی من بات نبی دی بُت نوں عجز ستائے
 بیٹہ ہرسانوں عرضاں کر دے مول مراد نہ پائے
 وچہ درگاہ منظوری ہوئی چمچم ہار ش آئے
 الیاس نبی جھٹلایا اُنہاں رب عزلیں تھوئے
 بچا اُنہاں تھیں اے رب میرے اندر وحی کرائی
 جو کجہ ظاہر کرساں تیں پر ہوا سوار سدھانا
 فیروزی صورت ناروں مکی ہوا سوار سدھائے
 سب خواہشاں تھیں پاک کر دے رب دے سیر عجب
 ہو کر آدم دانگ فرشتیاں سیر زین سمائے
 وچہ عرفوں آئیں وچہ مل دے رب دے امر بجائے
 دلی جو اُمت سرور عالم ساتھ اُنہاں دے بولن
 میکال تے میکائیل اُنہاں دا اکھن نام کلاماں !
 خاص عبادت ربی کر کے چھیاں قتل لایاں
 ہر حالت ہے صابر شا کر رافنی رب رسوے
 ہر عالم وچہ رتبہ مدانیاں دیاں عسلا ماں
 رہے خیال نہ دوزخ جنت پار جڈں گل لاوے
 تہد جسم تھیں نکل پکارن اگواکت خدایا

مفت عشق دی بات بلیری واگ لیدی مڑاں
 تھوڑا تھوڑا اکھاں ضرورت ساتھ طبیعت دلاں

ہونا پاک پاک اندیاں باتاں حرموں جوڑ لکھسایاں
 برکت نور طفیل اُنہاں دے الشکرے صفایاں

ذکر حضرت جنظلہ علیہ السلام

جنظلہ نبی خدا دی طرفوں کرن ہدایت آئے
نبی اللہ دادن تے راتیں یام تھری پر چڑھ کے
نہ سوون نہ سوون دیندے دکن خوف ربانا
غضب الاہول وقت دوپہر ہو فوت ہزاراں
بادشاہ نام طیفور انہاں دچہ اس زمانے آیا
بادشاہ خوف مرمن تھیں ڈر کے گھر تو بے بنوایا
کہندا اس جاگوئی نہ آوے جے آوے تے مارو
اس دی موتوں اک دن پہلاں موت فرشتہ آیا
ملک الموت کہیا میں اوہو محمول مارن والا
عزرائیل گیتے شاہ لے چو کیسدار بلائے
پہرے دار کہن اے شاہ اسان نہ دیکھا کوئی
سورخ دیوار لوہے دی اندر شاہ نول نظری آیا
بے غم موتوں ہو گے بیٹھا جاں دن دوجا چڑھیا
غضب ربانے دریا چشمے پانی خشک کرانے
حضرت جنظلہ حکم ربے تھیں دنیا فانی چھوڑی
عما القہ شامول اسرائیلیاں انعام طے سن پائے
بعد اک مدت تصد کرادن اسرائیلیاں طرفے
اسرائیلیاں بد بختی تھیں غفلت وقت دیا

حکم اللہ دے اسرائیلیاں سن کر اثر نہ پائے
اللہ دی توحید سنکے اچھی اچھی کھٹر کے
جے نہ چھوڑو بیت پرستی تہر تہاں پہ آتا
خیر مویاں ی سن کر شاہ نول پیاں نہر گے چارل
بارہ ہزار غلام ادبلاسی لشکر بہت رکھایا
ارے گئے آپر اسدے محکم پہرہ لایا
رہو قائم تھیا ر پکڑ کے دلوں نہ حکم و سارو
دیکھ کیا شاہ کون کون توں کتھوں لنگھ سدھایا
شاہ کیا من مننت جاہن اگوں کراں سمجھالا
ملک الموت کیوں لنگھایا دیندا سخت منزلے
پنکھی خوف اسان تھیں کھاندا ہور کے کدھوئی
ملک الموت ایتھوں دی آیا بند سورخ کرایا
عزرائیل اوسے جا آکے جان اوہی کدھ کھڑیا
قسم بقسم مذاب انہاں پر نافرمانیوں آئے
درت گئی تقدیر اللہ دی ناہیں جاندی موڑی
عما القہ ولے اس جگہ تھیں مغرب طرفے سدھائے
ملک چھوڑا دن کارن لڑیے کرو نہ جانل ہرنے
عما القہ والیاں کر کے غلبہ انہاں زیر کرایا

دولت بال لیا لٹ انہاں کر کے قتل ہزاراں
مغرب طرفے آئے دل اپاں کر دغوش گفتاراں

ذکر حضرت شمول علیہ السلام

شمول نبی و پیر اسرائیلیاں الہ پاک کراٹے
 شمول نبی نول کہندے حضرت سردار مقرر کرنا
 شمول نبی نے کیا توقع ہے تسان تھیں سانوں
 کہن کیوں نہ حکم الہ تھیں کرسال اسیں لڑائی
 جال ب حکم جہاد کرایا پھر گئے رہ تھوڑے
 شمول نبی نے کیا انہاں نول سطاوت جڑائی
 کہن اودہ کیوں کراپا ساڈے کر گئے سردارشی
 حضرت کیا تسان سمحاں تھیں پند کیتا زبوں نول
 ملک اپنا میں چاہے دیوے الہ مالک سسائیں
 اسریشلی کہن طاوتے نشان کیا بادشاہی
 برکت جس دی فتح تسانوں ہوندی آہی پہلوں
 تساڈی ناقرا مانی تیاروں دتار ب کفارال
 حکم رہے تھیں راکو راتیں تاوت سکینہ آیا
 تاوت سکینہ کرن بے ادبی لے گئے ہبل کفاری
 ہور روایت عاصاسی اک محمول ملک لیب آیا
 اسرائیلیاں دیکھا یہ حالت شاہ طاوت بنایا
 طاوت خدا دا شکر بجا یا حکم جہاد کرایا
 طاوت کہہا سب شکر تائیں تسان الہ ازانے
 اُس داپانی جس نے پتیا اودہ تائیں ہے میرا
 اک چلو تھہ بیون کارن صرف اجازت ہوتی
 جو کوئی رہا حکم الہ پر اُس تکلیف نہ پائی

تیک لہیب جہاندے آہے اودہ ایمان لیاٹے
 بادشاہ دی تابع ہو کے حکم خدا تھیں لڑنا
 نہ لڑو گئے جے رب مالک بھیجا حکم تسانوں
 انہاں مال اولاد گھراں تھیں کیتی اسال جبرائی
 حال معلوم دلاندے الہ حکم جہاں نے موڑے
 شاہ مقرر کیتا الہ مشوں حکم تسانوں
 بادشاہی جس اُس تھیں زیادہ روزی کھلی ہماری
 کشائش زیادہ علم بلن چہ دتی ہے رب جس نول
 کشائش والا سب کچھ جانے سمجھ تسانوں تائیں
 پھینا ہوا صندوق لیا دے کیا نبی الہی
 بنیاندیاں افیانوں جس ویرہ تھیں جہاندی اہوں
 پاس طاوت تاوت سکینہ آدے رات اندھا دل
 دروازے طاوت شاہ دے محمول ملک لیب آیا
 شہر ویران انہاں کیتا الہ ساتھ تھاریا
 طاوت بغیر نہ ہو رکے دے اودہ ہما رہا یا
 جال رب اُس داتان بڑھایا سب حکم بجایا
 ساتھ اُس شکر چار ہزاراں کارن لڑن سدا یا
 پانی دی اک نہر تسانوں رستے دے وچہ آئے
 جو نہ پئے اودہ ہے میرا بھانویں بیاس گھیرا
 نہر آئی جال بیون بیتے رہیا چلو پر کوئی
 جس نفسانی خواہشوں چتا آ بھر پیٹ گیاٹی

کچھ مرے بیمار پیے کچھ رے نہ دے چہ لڑائی
 ہمراہ داؤد بنی چھ بھائی ستوں والد آون
 پتھر تن کریندے باتاں رستے وہر دساون
 داؤد بنی پڑھ نام اللہ و سنگ اُوہ پکڑ لیاے
 مسلم کہن طاوت شاہے لونے فوج گھیری
 بعض جواناں کہا انہاں لون ہون غالب تھوے
 ماہر لوکاں ساتھ ہے اللہ نہ کوئی کرے
 شکر و لوہے دُور نہ مرقاں تھیں لڑن مقابل ہوئے
 شاہ طاوت کفار دھڑی جاں فوج اسلامی تھوڑی
 اتنی فوج تائیں میں اٹکا کافی اگتے آفا
 بھاس ماسے اُس تھیں اپنی بیٹی قد کراساں
 ایہ کہہ کر طاوت چاہے خود لڑنے کارن جانواں
 لباس حریر دل چوب تھا نوچے شاہین جاساں
 شاہ طاوت کہا کس قوم ملنے کی تیرا ناواں
 چھ بھائی تے ہاپ اساطیر لڑاں ستائے
 شاہ طاوت اُس تھوں مری اللہ خبر بستاں
 توں پتھر پکچھے لکھیا مارا ہوں پکڑ لیاے
 رکھ ٹانہ اندر پتھر بنی داؤد خداے
 شاہ طاوت لگا اک ٹکڑا دو شکر لون لگے
 اک سنگ بڑا بٹھی پیشانی مرے جاوٹ لیاں
 ماہر طاوت کفاری تی داؤد الہی!

رہے حکم بہت سوتیراں گنتی غساریاں آئی
 جنگ کرن لون ساتھ کفاراں رب حکم بجاون
 شاہ طاوتے مارن کارن لے چل ساتھ بتاوں
 شکر شاہ طاوت کافر دے غیر مقابل آئے
 جنگ انہاں تھیں ہون سکے فوج ہے مٹی تیری
 بہت جگہ پر ہتیاں اُپر مکمل رب غفورے
 سہ ذنبو مال غازی ربے شہید ہوچے مرے
 کہن میں ہے اللہ مدد طاقت قدم کھوٹے
 آئی شرم حیرانی ہوئی کہے اگے کر گھوڑی
 شاہ طاوت کہے کوئی ٹوٹن لڑن آکر سنگ ہاؤ
 ادھی بادشاہی واسطہ بھی اُس نام لکھا ساں
 اُسے وقت جوان اک آیا کیا سلام سنانواں
 فکر نہ رکھیں حکم ربتے تھیں مار جاوٹے آساں
 کیا جوان میں اسرائیلی نام داؤد بتاواں
 شمول بنی اک زیرہ دتی ایہ جس نول پوری آئے
 داؤد بنی ہے بدن مبارک زیرہ اُوہ پوری آئی
 فوط بنی دی توں اُپر اللہ سن ہر ماسے
 پڑھ کر نام خداوند تعالیٰ طرف طاوت چلے
 گنتی دی لکھ فوج اُس خوفوں کہہ مرے کھینچتے
 شکست جاوٹن قومیں دتی حکموں اسرائیلیاں
 بدست داؤد بنی نے دھی طاوت لکھا ہی

داؤد بنی لون بعد طاوتوں غیر ملی سب شاہی
 بخشی نور نبوت انہاں نقول پاک الہی!

ذکر نبوت شریف داؤد علیہ السلام

یہود ابن یعقوب اولاد دل داؤد نبی سن آئے
 اتنی قوت بدن مبارک بخشی حق تعالیٰ
 الانبیاء نبی محمد تائیں رب فرمایا
 صاحب قوت روح کریمہ یعنی ذکر الہی
 بھی فرمایا حکمت دتی انصاف کرن لوں باتاں
 خلقت وجہ حق حکم کرانیں کہانہ من لسانی
 آواز نمرلی پاک خداوند بخشی اُس دے تائیں
 خدا آواز تا نیرول پانی وگ دا اٹک کھوٹا
 مست ہونے سب سن کر کھچھی کرد گریزاری
 میں عاجز ہوں بھی اے اللہ الہیں تن میں بھلے
 حلقہ بچھو درند چوپائے سن ہنجل برساون
 پتھر سینہ درختا نوالے سن کر ہونے پیلے
 لے پہاڑو جانور و سب الہ کرے خطبے
 داؤد نبی تھیں اندر موسم لوم ہر جاوے
 داؤد نبی اک روز مہربے عبادت ربی کرے
 کہن بندے داؤد نبی نوں نہ اسال تھیں ڈرنا
 تسال دہاندا کہ ہے جھگڑا پچھیا نبی الہی
 نثر توں دنیال پاس بدینے موت نبی اک میری
 حضرت کیا جے تیری زبانی زور دل پکڑ لیا
 زیادتی کرے بعض بعضاں پر اکثر ثمرت دے
 سمجھ لیا داؤد نبی تے رب منوں از مایا

چالی برس جاں گزے شاہی نبوت ہونے غلطے
 مقابلہ ساٹھا نہانے کوئی نہ شاہ کرنے والا
 داؤد اساتے بندے تلہیں کرنا یاد سنایا
 ہمد اک جگہ خدا فرمایا دتی قوت شاہی
 ہر حلیفہ کہانیں دا حکم کریں دن راتاں
 خواہش نفس گمراہ کریندی راہ دے تھیں جانی
 بھی کتاب زبور اتاری اس دا حکم سنائیں
 بہتر طرزاں پڑھدے بدن ہر سدا سن روند
 کوئی خیال نہ جان جسم دا پتہ نہ ٹراں تیری
 عشق تیرے دی اک جلاے زور دل سینہ کھلے
 بکری بھلے شیراں کھانی جودوں زبور پڑھان
 کنب پہاڑ تھنر گل جاوون سن کر بل بل سیلے
 پڑھو جو غول کر تھیجاں رل زبور کتابے
 زور بناون بھی سکھائی لڑے جو اوہ پہناے
 لڑ دیوار بندے دوائے دیکھا نہاں نوں ڈرے
 اسان دہاندا ہے اک جھگڑا انصاف تسال اوہ کرنا
 اک انہاں تھیں اکھن لگا ایہ جو میسر لہانی
 ایہ کہندو پہ ایہ ہی منوں کردا زور دلیری
 بے انصاف بڑا دیر اپنی دنیال آن لائے
 تھوڑے لوک ایماناں دوائے اپنا آپ سمجھ لے
 کر کرزاری توبہ کیتی گر سجدے وجہ آیا

بخشش منگی رب اپنے تئیں بخشیار فرمایا
 وجہ عدالت نبی داؤد سے جھگڑا اک دن آیا
 قیمت کھیت تے بکریاں دیں داؤد گناہی
 فصل عوف دلایاں حضرت بکریاں دھقے
 نبی سلیمان رستے دے وچے حیاں جاندا
 نبی سلیمان ست برس دی عمر مبارک آہی
 نبی داؤد کیا اے پٹا کر ٹول جینوں کر چاہیے
 بی ہدایت ساڈی طرفوں داؤد سلیمان تائیں
 عیاں بکریاں جو کھیتی کھا گیاں دھقے
 دھقانوں نوں کیا سلیمان بکریاں دودھ پوڑ
 جیوں کھیتی پلے ہسی ویسی جس دم ہوئی
 دیکھا انصاف داؤد نبی نے رب دا ذکر بجا یا
 اسرائیلیاں تھیں کچھ کنبے دریا پر آئے
 خرید فروخت ہفتے دے دن دنیا کار شکاراں
 نافرمانی کرنے لگے رب انہاں اڑایا
 مچھیاں ہفتے دن دریاے آپر کناکے دن
 دریا کناکے نہر نکالی مچھیاں ہرے آدن
 اک کہن کیوں کرو نصرت ایسیاں لوکاں تائیں
 اوہ کہندے الزام اتاراں حکم تہاں لکھوں
 سمجھایاں نہ سمجھے کھٹے پاک اللہ فرمایا
 بکڑ لیا پھر او گنہاراں دتیاں سخت منزائیں
 نافرمانوں نافرمانی بدے ہو بندہ
 عمر اخیر داؤد نبی دیوں ملک مندوق لیا یا

پاس اسادے رتبہ اس داخوت ملکا نا آیا
 اک کہے اس بکریاں تھیں میرا کھیت چرایا
 بڑھ گئی قیمت فصل دالے دی پھر یہ بات سنا
 گریہ زار عیالی کر دیا مڑیا اپنے خسانے
 حضرت پچھیا کیا حقیقت عیالی اکھ سناندا
 موڑ عیال پر رول اندا انصاف اتا ایہ ناہی
 میں دیکھا انصاف تیرے نوں جو دل وچ بتلایے
 تنانے کھیتی بکریاں وچہ کیا خداوند سائیں
 سلیمان تائیں انصاف سکھایا کیا رب رحمانے
 عیالی محنت فصل کردان پانی محنت دیتو
 بکریاں مڑ دیو عیالی عذر نہ کریو کوئی
 نبی سلیمان تھیں ہر کاروں فیہ صلاح پچھایا
 اوکھے رہنے کارن انہاں آسکان بنائے
 منع انہاں نوں وچہ شریعت ایہو عیالی کارل
 پچھتی دیاں لوکاں تائیں اللہ نے فرمایا
 ہفتے با بھول ہو رہا نوچہ ڈوگھے پانی جان
 دن ہفتے اوہ حال بگاڑن بکڑ اتارا لیا دن
 ہلاک انہاں رب کرنا چاہے یادے سخت منزائیں
 شاید کہے اسادے لگے بچن ایس سببوں
 بچایا انہاں جو منع کریند برے کموں بتلایا
 برصن لگے جہاں ہر نہاںیوں حکم کیتا سائیں
 تن دن زندہ رہ کر کے حکم رتبے تھیں اندر
 کیا فرشتے بیٹیاں پچھیں کی اس اندر آیا

تیرا تخت نشای تیں پھول جو دے سو پاوے
 ولی عہد تے نبی ہوے گا حکم خدا دا آیا
 کیا نبی سلیمان آیا حکم ہووے بتلاواں
 نبی سلیمان کیا صندوق جیراں تیں رکھایاں
 نبی داود صندوق کھلا کر نظر اوہدے وچہ پائی
 معجزات ایہ چیزاں تینے جبرائیل بتاوے
 اس چابک جومالک ہو سی حفاظت اسی کی
 جبرائیل داود نبی نول کہہ سا پچھ فرزنداں
 جو کچھ لکھیا خط دے اندر باہجہ نبی سلیمانے
 نبی سلیمان کیا خط وچہ چیزاں پنج لکھایاں
 فیر کیا داود نبی نے بات صحیح بتلائی
 کیا ایمان محبت دل وچہ اکھیتں شرم سمائی
 ہو روایت وچہ تغیرل میٹول نظری آئی
 بیٹیاں تیریاں تھیں ایہ مسئلے جو کوئی حل کرائے
 بیٹے سب ور بار ملا کر نبی سوال پچھانے
 سب چیزاں تھیں چیز جو نیشے اس دانم بتاؤ
 کون دو چیزاں نہ موافق کون جو دو ڈراون
 کس بُرے دا آخر مندا بہت محبت کس دی
 اہجہ حضرت سلیمان کوئی نہ کچھ جواب سنائے
 سب چیزاں تھیں موت ہے تیرے سلیمان نبی فرمایا
 روح بیت دو نہال بہت محبت مردہ بدن ڈرانان
 آپس اندر نہ موافق دن تے رات پچھاناں
 وقت غصے تھیں جو کم ہوتا بڑا آخر اوسے دا

ہے کیا چیز صندوقے اندر بیٹیاں نبی پچھو
 باہجہ سلیمان نبی الدردے راز صندوق نہ پو
 نبی داود کیا کرط ہر بیٹا آکھ سناوا
 اک انگوٹھی تے خط چابک حکم رتے تھیں آیا
 نبی سلیمان کیا جو اوہودہ گھٹ چیز نہ کا
 ایہ انگوٹھی جس دی انگل جو منگے سو پاوے
 صاحب چابک تھیں جو باغی جسم اوہودہ پرور
 کی خط اندر لکھیا ہو یا نبی پچھے دل بنداز
 سوچ رہے نہ خط دے حالے پن عقلد خانے
 عقل حیا محبت طاقت ایمان دل سنا یا
 مقام قرار انہاں چیز اندا بدن اندر کس جا
 قوت ہڈیاں اندر رہندی سر وچہ عقل رکھا
 حکم داود نبی نول آیا اوہ بھی لکھاں بھارا
 تخت تیرے دا اوہودہ وارث پاک اندر فرما
 ایہ مسئلے جو رب لکھائے دیوہ جواب کیا
 تے سب چیز نول ودر کیٹری اتے اوہ بھی بل سنا
 دو چیزاں جو قائم دین دو دشمن فرما و
 سارے لکھو جواب علیحدہ سمجھ آئے ایہ حید
 اجازت ساتھ داود نبی نول انہاں جواب بتا
 سب تھیں درر عمر جو گزری وقت نہیں تھھا
 زمین اسمان حکم تھیں قائم قیامت تیک رکھانا
 جیون مرن آپس وچہ دشمن اخیر صبر تھیں پانا
 رب دے لکھے جواب مطابق ہے سی سخن نبی

سب شہزادیاں تھیں ایہ عاقل تخت بیروں لہجہاں
آپ عبادت ربی اندر بے حد شکر سجایا
دور کعبہ نماز پڑھ دی نہ اجازت پانی

دریاری سرداراں کیا ایہ لائق مرتاجاں
داؤد نبی سلیمان نبی تول پر تخت بٹھایا
کچھ دن پھول حکم الامول موت ہی تول آئی

ذکر حضرت لقمان کا بیٹے کو نصیحت کرنا

حکمت علم دتا لقمانے کر رب فضل کمال
فائیدے بہت اٹھائے انہاں چہ اپنی بادشاہی
ایہ غلام نوبہ دے کا ہے وچہ کتاب حوالا
نوبہ شکوئل کہے تسال تھیں کون چوری داغادی
پانی گرم پلا اے آقا چیز اوہ باہر آئے
غلام دوجے پھرتے کرائی نکلی چیز پورائی
کہند اے لقمان میں تمہوں جا آزاد کرایا
کیا عیفر ہو تول حضرت لقمان جواب سنایا
شرمندہ ہوسال پاک خدا تھیں جہن پارس کھلویا
سینہ کھول تار رب عالم حکمت علم سکھایا
حضرت کیا عمل کریں تول جو میں بات بتاؤں
میں شک شریک بنایاں بے انصافی ہوئی
ساتھ بھلائی حکم کریں تول نفس روکیں بڑکاروں
معمولی کار نہ جاتی اس تول کار بڑی دل لانیوں
سجائی تے پڑھیں دیو چہ رکھیں سیر کمال
اپر زین حل نیویں گردن مجزول قدم نکالوں
شکراں لب کرے نہ دوست کجاھیہ لعا کھانوں
ہر دم خوت الہی رکھیں ہر اک حکم پیچھا نی

نبی داؤد نبوت اتری جال ہویاں تیرہ سال
لقمان حکیم حکمت علموں نبی داؤد الہی
حضرت لقمان حبشی قومل ہونٹھوٹے رنگ کالا
غلام دوجا اک نوبہ داسی چیز پورا اس کھادی
لقمان کیا اسال دوہاں تول تمے کرائی جائے
نوبہ تے لقمان کرائی نکلی چیز نہ کاٹی
لقمان حکیم دی حکمت نوبہ دیکھ خوشی وچہ آیا
بعد آزاد ہووندے انہاں ملک پیغام لیا یا
غلامت میں تھیں نہ ہو سکے جے انصاف نہ ہویا
بات حضرت نبی خوت درد دی فرشتہ سن پڑ آیا
حضرت باک چھوٹا بیٹا کہے تجارت جانواں
الہ تعالیٰ واحد جانیں کریں شریک نہ کوئی
قائم کریں نماز تے کرتیاں حمداں باہجہ شماروں
جو کوئی چیز پھچدب طرفوں چٹا صبر کرانویں
سقی زری محنت بیماری تنگی تے خوشحالاں
فخر حسد تھیں منہ تول مڑیں خلقت خلق کمانوں
جہل طریقے چھوڑ تمانی دل تھیں خودی گوانیں
نہ جلدی نہ بہت آہستہ چلیں چال میسانی

نرم زبانوں شیریں بولیں ہر کسے دل بھارتیں
آواز گدھے دی سخت بیہودہ بول کہا لقمائے
ہے حضرت لقمائے حکیموں ایہ نصیحت باتاں

فحش کلام آواز خشک تھیں روک بان ہٹانوں
ہے ایہ محکم قرآنی سائے منوں بنو سیاتے
خداوند عالم پاک نبی نول پھیچیاں غیب غاملاں

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام

دراشت شاہی بعد داؤد ول متھ سلیمان آئی
کہا سلیمان نو کو سانوں ہراک حالوراندی
جہاں شیشاں دی دنیا اندر اسال ضرور آئی
نہراں مناں لیا کریشم اک بساط بنائی
گرسیال گرہ سے کئی نہراں جتناں انساناں
سمیت بساط تمنائی چیراں تخت ہوا اڑائے
تخت اُپر ہر جنس پرندے اڑے ساتھ ہوائے
تا بجے چٹھر کھال و گایا اس کارن لب باری
زمین اندر موفون خزانے کرن آواز پٹاؤ
جواہر موتی جن نکالن لاغوطے دریاؤں
بادشاہ اتنے اعلیٰ ہو کر خود ذنبیل بنادون
جا کر بیت مقدس شامیں ساتھ فقیراں کھاوون
اک دن تخت سلیمان تائیں ہوا اڑائی جائے
بہا کیڑے شاہ کیڑا کہندا چھپڑ گھر دھپہ سائے
تساڑے کچلے جاوون والی انہاں خبر نہ ہوسے
پاس منگ شاہ کیڑے تائیں نبی سلیمان پچھے
قل جائے میں ظلم کندہ تے جو شکر میرا
شاہ کیڑے نول پھیچیا حضرت کتنا شکر تیرا

فالیشان پیہر ہونے تے وڈی بادشاہی
الہ پاک سکھائی بولی مادی اتے نراندی
یسے دتیاں سبب میرے تائیں میرے پاک الہی
کوہ اک لمبی کوہ اک چوڑی پٹھاں تخت پھائی
وزرا امرا جہاں نول ملیاں بین طریاں شانیاں
اک سینے دی راہ اک دن اندر سیر کرائے
پہاں اُپر دھپ چھلن سورج کرن تخت پرانے
قبسم قبسم بناوون برتن جن ماتحت بھاری
یا حضرت جیوں حکم ہے داساںوں خرچ کراؤ
مکان بناوون خوف رکھاوون کھلے کنیریاؤں
پیس جوا نذا آٹا روٹی آپ پکا کر کھاوون
روزہ کھوون موہوں بولن روتا شکر سناوون
سہائش کیڑا بندی میداں تخت نبی دا آئے
کچلے پیراں پٹھ سلیمان تے اس شکر بھارے
بات کیڑے دی سن کر حضرت اوتھے اٹک کھڑے
کیدل کہا سلیمانی شکر آئے چھپڑو کچھے
کیڑے کہا حق کہن دا ظلم نہ ڈھٹا تیرا
چالیس نہراں قیب سنایا اگوں کرے کھیڑا

چوٹ چالیس ہزاراں زیر قیاب اک اگے
 چوٹ کا کہ قدیم اساڈی شاہ کیڑے نے کہا
 خوشی رعایا خوشی مینوں ہے سن توں نبی الہی
 اک کیڑا نر جاوے او تھوں چکاس گھر پھینچا دل
 کیا تاساں نے ربے تائیں یہ مینوں اوہ شاہی
 گل دنیادی شاہی تیری تیں الدن مستلانی !
 ہے ہما وچہ قبضے تیرے سمجھیں رب کرائی
 معنے نام سلیمان زندگی دنیا والی آئی
 نبی سلیمان سن کیڑے تھیں کردے گریہ زاری
 پے سہسے پھر کیا تھا یا سب مینوں وڈیا یاں
 نور ہدایت بخش دے توں حکموں عمل کراواں
 میرے تے ماں باپ میرے تے فتن تیرے بھار
 مہربانی کوششیں مینوں نیکاں ساتھ ملائیں
 سلیمان نبی اک روز تخت پر کردے سیر ہوائے
 پسند آپو چو گری سوج کردے حادوں سائے
 کیا سخت عذاب کراں تیں جہانوں کوڑاں
 تھوڑی دیووں ہڈ ہڈا یا عرض سلام سنا یا
 کیا ہڈ ہڈ خبر اک چیزے شہر سا دل لیا یا
 کی توں خبر لیا یا ہڈ ہڈ پھر حضرت فرمایا
 اس مینوں میں اسنوں پیچھے اگد و سبکد چلے
 پھر اس ہڈ ہڈ شہر سارا مینوں حال سنا یا
 ہے اک تخت عظیم جہدے پہ بیٹھی حکم چلاوے
 لعل زمر و سرخ یا توں جڑیا سوئے پیاندی

نبی سلیمان کہا کیوں لکیو ظاہر یا ہر نہ وگے
 باہجہ خداوند ہر نہ جانے ساڈا راز اجیہا
 غم رعایا غمی مینوں ہے خیر انہاں دی چاہی
 عقل دتی رب میرے مینوں میں تہذبات پچھانوں
 جوں بعد نہ ملے کسے نوں توں بوجہ رکھائی
 انگوٹھی تیری سے نگینے نہیں برابر آئی !
 دانگ ہوا اڑ جاسی شاہی بعد مرن فرمائی
 کریں بھروسہ نہ دل لادیں موت قریب سنائی
 تے فرمایا توں ہیں دانا سمجھی گل ساری
 قدرت بے انداز تیری ہے کسے نہ سمجھاں لیاں
 نظر رحم دی بدلیں تائیں تیرا شکر سبحانوں
 ظاہر باطن جنہاں ذریعے ملے خزانے سائے
 ہر دم راضی رہیں میرے پرے میر رب سائیں
 بساط آپر سب جن انس بن اپنے ساتھ بٹھائے
 ماری نظر انہاں دل حضرت ہڈ ہڈ نظر نہ آئے
 یا کوئی خاص دلیل جاوندی پتہ دیوے کے چھوڑاں
 نبی سلیمان کہا کیسے گیا میں ہن آیا !!
 چیز اس دان اگے حضرت پتہ تاساں لے لیا یا
 ہڈ ہڈ کہندا شہر سب بادا ہڈ ہڈ نظری آیا
 حال تساڈا سن اوہ ہڈ ہڈ کردا خوشی کماے
 بقیس شہزادی دانہ کہندا راج او تھائیں آیا
 تربیہ گز لیا تربیہ گز چوڑا ہوا ہر صرع پاوے
 شہزادی تے قلم اسدی اے سورجنوں پچ جانڈی

اُس ہندو تھیں میں سن حضرت دیکھ آیا خود اکھاں
 ہندو بات کہی شہزادی تخت شہر دی ساری
 دیکھاں بچا ہیں یا جھوٹا لے خط میرا جانیں
 لکھ خط حضرت مہر لگا کہ ہندو نول پکڑ آیا!
 خلوت گاہ وچہ کھڑکی رستے ہندو اندر جاتا
 ہندو چھپ کر نکلیا اوٹھول پتہ کسے نہ پایا
 خط پڑھ لیا بی وچہ دربارے کے لیر و زریں
 ایہ خط بنی سلیمان طرفوں عزت والا آیا
 مہربان جو رحم کثرت لکھاں بعدت نول
 پھر بلقیس کیا سردار و جواب دیو کم ساڈے
 کیا انہاں نے زور اور ہاں جنگ بہادر ایتیں
 بلقیس کیا بادشاہ جس ویلے وطن کیوچہ بستی!
 ایسے طرح کریں اس نول یہ جو ملک اساڈا
 یعنی جے پیغمبر رسد اسال نہ اس تھیں لڑنا
 امیر وزیراں کیا شہزادی کریں جو تیری مرضی
 تے سمجھاندی جے پیغمبر پیش خلق تھیں اسی
 بن سوراخوں ٹھہرا متی و تادھاگا پاوے
 پوشاک اگڑے صورت اگڑ غلام کنیراں گھنے
 تے اک فیشی خالی بھیجی کہنا پانیوں بھر دے
 پیچے گھوڑیاں دے جو چھوڑے بھیجے نراں دیناں
 نہر کیا اُن جاڑ تیں جلدی خبر لیاؤ
 ایچی شہر سیاہیں طرفے نبی خدائی!
 ہندو تھیں بھی پہلاں تو کیا کہا آئے بردے

نہر ہاں سال سردار گئے اگڑے ج اگڑے اک لاکھاں
 سورج بدین دی گل سن کے کیا نبی غفاری
 اُس اگڑے رکھ پھسے مہٹ کے پتہ جواب لیا نول
 ہندو خط وچہ پیچ پکڑ کے شہر با وچہ آیا
 خواب اندر بلقیس شہزادی چھاتی خط لکھاندا
 خوابوں اٹھ شہزادی دیکھے ایہ خط کھول آیا
 اٹھ خوابوں میں ایہ خط ڈھٹا پڑھو کر و تدبیراں
 جس وچہ لکھا نام اللہ تھیں سے خط شروع کرایا
 مقابل میرے زور نہ کریو ملو مسلم ہو ساناں
 مقرر کراں نہیں کم کوئی پچھے بناں ساڈے
 کم تیریدی تیں مختاری کراں جو کہو تیتیں!
 برباد کرن تے و سدریاں تائیں کر دیندے پستی
 شخے بھیج انہاں از مالوال و دھمے نہ مول لگا دا
 تے نہ اُس نے لینے تحفے غرض مسلمان کرنا
 تاں پھر اوہ سو غاناں بھیجے ایچی نول سے عرضی
 تے جے ہر بادشاہ دنیا دا شخے مرمول چاسی
 بہت آداب بجالیا تا شہزادی سمجھاوے
 کہنا عورت مرد لکھ پڑے جو انہاں وچہ رستے
 نہ زین سے پانیوں بھرتی تے نہ مینہ جو درے
 چالاک مٹھے دیو چھانٹا سا نول کسے دیکھ لیتیاں
 دربار شہانے سے نذرانے کہے جو آن بتاؤ
 ہندو اگڑا نڈی آ کے ساری بات سنائی
 سونے چاندیوں ست ست آٹاں زر و زین پڑے

شہزادی نے کئی قسم دے تسال بھیجے نذرانے
 نبی سلیمان اگے اُس نے تحفے آن رکھائے
 بہتر اس تھیں رب دتا مینوں دلیں لیکر جاؤ
 ایہہ سو ہیں غلام کنیزاں سب دے ستھو دھلاؤ
 انگلیاں تھو اندر باہر دھوئے ہر دھچھلے
 کیڑے پاسوں موتی ٹہرے اندر چھید کر آیا
 جنہاں جلدی کھا دن کارن اپنا منہ بڑھایا
 پھر فرمایا نبی سلیمان گھوڑے خوب دوڑاؤ
 سوال شہزادی دے کر پورے نبی سلیمان کہیا
 ایچی پاس شہزادی آکر گزریا حال سنایا
 سلیمان نبی دا حکم بجایا کیتی سفر تیساری
 نبی سلیمان طرفے ٹہری جس دم شہر باؤں
 بلقیس شہزادی دے آو مدی خبریوں جان پائی
 تارے عقل نہیں شہزادی دیوالک کہ سنایا
 چھتیاں تے مرغابیاں تیرن پیشوں بھت پوآ
 نبی سلیمان دھیر دھاکے نیر گہیا امر او
 سن اک جن کہیا میں اڈھے دن تک تخت لیوا
 ہور کہاک سن کر اُس تھیں عمل کتابوں جس دا
 عاصف بیابرنیتا دا اودہ کہن وزیر نبی دا
 امت نبی سلیمان دی جاں ولی ارشان رکھائی
 پڑھدیاں خطبہ مسجد جامع حضرت عمر بتاؤں
 عمر ولی دار قعہ تک کے دریا ٹھاٹھیں آئے
 نور عمر دیاں اکھال والا سورج اک دن تگیا

ایچی کئی دن پھول آیا دھیر دربار شہانے
 مالوں نڈو دیہر مینوں دیکھ حضرت فرمائے
 ایچی کیہا سوال شہزادی اسال جواب بتاؤ
 ستھو سٹھیلی جو کوئی دھو دے عورت سمجھان او
 نبی سلیمان اس تدبیروں غلام کنیز سیانے
 نیچے گھوڑے گھوڑیاں اگے دانہ گھاس کھایا
 ایہا سست چالاک دو جینے حضرت نے فرمایا
 پسینہ گھوڑیاں تھیں جو نکلے شیشی ٹیکیں بھراؤ
 محنت دیہو تحفے موڑے جاؤ عذر نہ یہا
 سن بلقیس کہیا امر او میں جانواں فرمایا
 رکھ گھر محنت لگا کر چندرہ کہیا رکھو ہشیاری
 نبی سلیمان اوسی دے پائی خبر ہواؤں
 کہن نبی نول پنڈلیاں پر حث شہزادی آئی
 سن باتاں دھیر رستے اُس دے حوصل نبی بنوایا
 لنگھے جاں شہزادی ایتھوں ہورے جت لٹائے
 بلقیس آدن تھیں پہاں اُس دا کوئی تخت لیواؤ
 اس کم اپنڈورا درمیں لیا پُر امن دکھاواں
 کہندا اکھ جھمکن تھیں پہاں تخت لیاناں اُس دا
 النہ ذکر قرآن دھیر کیتا جس دانیک عقیدہ
 ولی جو پاک محمد امت شان انداز کیا
 نورج لٹے کئی کرباں اپنا تھوں ہی سمجھاؤں
 جواگے نہ چڑھدا ایسی باہجوں خون کر لے
 دھیر اسمان گیا چھپ فوراً ہرگز جھل نہ سکیا

کراں بیان کرامت دلیاں تے گل بڑھدی جی ندی
 جس نے نور محمدی تکیا خود نہ خود نوں پاندا
 آپ مشوق تے آپے عاشق آپ آپے دل تکتے
 جاولن آدن عاصف دا پھر پتہ کسے نہ پایا !
 جھمکداں اکھ نہی سلیمان بگے تخت دسایا
 کپھار ب میرا ازاد سے مینوں ایسی کاروں
 تبدیل کر دجھ چیرال تختوں بقیس آدن بھیں اگے
 کار گزار نبی دے مکرل پٹ جواہر جڑ دے
 اچال لوں پھر شہزادی پنہی حوض کنارے
 ایہ پانی سوار گئے تھیں تال پھر اُپر چائی
 حضرت کہہ فرشتے دا پانی ہے ایہ تاہی
 دواورہ تجویز کیتی پھر حجت پنڈلی دی کارن
 پاس حضرت سلیمان نبی دے بقیس شہزادی آئی
 سمجھے جھوٹ دیوانہ حضرت پاس شہزادی آئی
 کہندی ہے ایہ او ہو گویا مینوں معلم اگے
 حضرت سمجھے بے سمجھ نہ خوب اس لوں از مایا
 قیر کہے بقیس شہزادی میرے پاک خُدا یا
 مطیع ہوئی میں نبی سلیمان کارن اللہ تعالیٰ
 بقیس شہزادی ہو مسلمان رحمت بخش پائی

شروع والی گل اکن پاسوں جوش طبعیت کھندی
 بلال نہیں پر ثرن لگے دا کھڑک آسمانی ہاندا
 نور کا پر راہبر با بھول بات ایہ سمجھ نہ سکے
 بقیسی تخت سلیمان اگے کہندیاں سار رکھا یا
 خدا جن فضل رینی مونیوں بول سنایا !
 بے حد شکر خدا یا تیرا اس نعمت دے پاروں
 نبی سلیمان کہن از مانواں پتہ لگے نہ لگے
 ترخ بنرتے چٹے کالے ہتھال اُپر کر دے
 سمجھ پانی بھیت شیشے دینوں دے خیال گزارے
 دیکھیا نبی سلیمان جی نے پنڈلی حجت نہ کانی
 وجہ تفسیر ڈٹھا ایہ بھیا حجت پنڈلی پر آہی
 کیتیاں نقل رویتاں دونوں ترجموں لوک چارن
 پچھیا تخت تیرا ہے ایسا نظر شہزادی پائی
 پچھیا تخت تیرا ہے ایسا نظر شہزادی پائی
 ہو مسلم میں خدمت آئی تپے اصل دے لگے
 کہے شہزادی قتل خدا کر علم میرے دل پایا
 ظلم کیتا میں جان اپنی پر جو سورج پور جایا
 جو پالے گل عالم تائیں ہر اک دار کو الا
 شوق رے کرے عبات نکاح نبی وجہ آئی

لے تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اپنے دیوانخانے میں بیٹھے تھے اس میں عیشے کافر ش تھا بقیس کو پانی دکھائی دیتا
 تو اس نے اپنی پنڈلی کو لی تو حضرت فرمانے لگے عیشے کافر ش ہے پانی نہیں میں اس کی عقل کا قصہ اور اس کی عقل کا کمال معلوم ہوا
 اور جو دیوؤں کی بانی بنا تھا اس کی پنڈلی پر بال میں بکریوں کی طرح معلوم ہوا ہے دوا تجویز کی جس کو نورہ بیتراسی کا تھا
 وہاں احتمالات روایت معلوم ہوا ہے کہ بقیس کی سنان پر بال تھے یا نہ ترجمہ نے دونوں روایتوں کو نقل کیا ہے ۱۲

دچہرہ مشتے نبی سلیمان کفاداں کرن لڑائی
 لیاٹے گھوڑے پاس نبی دے وہندیاں عصر نگھائی
 نبی سلیمان گھوڑا بندے پھر پاؤں گردن کٹے
 پے سجدے پھر کیا خدا یا وقت گیا مڑ آئے
 نبی سلیمان لوں ادا مایا اللہ نے مستر مایا
 رجوع ہویا پھر نبی سلیمان پاک خداوند طرفے
 انگوٹھی نبی سلیمان اکدن لوٹدی لوں پکڑائی
 قضا حاجت لوں باہر جاوَن حکمت رب دی ہوئی
 اس خادم تھیں لے انگوٹھی بیٹھ تخت پر جاتا
 قضا حاجت تھیں فارغ ہو کر نبی سلیمان آئے
 انگوٹھی والے لے انگوٹھی چلا گیا دیادے
 گئے کچہری نبی سلیمان نظر تخت پر مادی
 نبی سلیمان کہن متھیرا میں سلیمان آیا
 بیت المقدس جا کر حضرت تن ن کر دے زادی
 نبی سلیمان کہن کسے جا محنت کچھ کراؤ !
 حال نبی پر بات نبی پر نہ کوئی غور کراندا !
 چھوڑ ٹھہر دیا پر جا کر ماہی گیراں تائیں
 ساتھ لکھایا ماہی گیراں روز بھی پکڑا دن
 اس حالت بھی نبی سلیمان نہیں اکیلے کھاوَن
 دے ریاضت مات عبادت پڑھ دے استغفار اں
 دیو مخروہ دادا لے پوشیدہ سمجھ لیا ہو شاید اں
 معلوم ہویا ایہ ہو کوئی ہے اس دا بڑا عقیدہ
 جا ایہ حال تحقیق کرایا بیبیاں خبر پوچھائی

گھوڑے لے انہا توں اوتھوں قسم جنہاں دریائی
 حضرت کیا مال محبتوں لب دی یاد بھلائی
 نماز گئی بھل شوق انہاں دچہرہ کذب پھر ہٹے
 سورج دب عصر پر کیتا نبی نماز پڑھاٹے
 دھڑاک اسدی کرسی دکھیا ذکر قرآن لے آیا
 ہویا قریب کیا لب سائیں پڑھ عجزیدے حرفے
 بسم اللہ دچہرہ لکھیا اسدے ادب رکھن ہر جانی
 دیواک بنیا شکل نبی دی نہیں پہچانے کوئی
 جیوں مرضی اس دیو مخروہ دی اپنا حکم چلاندا
 انگوٹھی طلب گولی تھیں کر دے اوہ جواب سنائے
 کون کوئی ایہہ تاں پھر گولی لے گئی دچہرہ چالے
 ہر کوئی تابع مخروہ دے دچہرہ کر دیا سر دای
 نہ پہچانے نہ کوئی منے حکمت پاک الاہا
 بھکے ستائے عاجز آئے ڈاٹدی نبی لاچار دی
 اس مزدوری تھیں دے اجرت کھانا مجھ کھلاڈ
 اک گھڑی دچہرہ لاہ دب تختوں عاجز کر دکھلاندا
 کہن تساں سنگ کا کر اسان کھانا دیو اسائیں
 دو پھیاں نت دین نبی لوں چالی روز دیہاؤن
 دے حصہ مسکین تھیاں رب دا شکر سجاوَن
 ہن مخروہ اسان حال کیا کریندا کالہاں
 عاصف ولی وزیر نبی دا اکدن کہندا یاہاں
 سلیمان نبی دیاں چراں پاسوں لیساں پتہ نبی دا
 کیہلا نہاں دن کئی ہوئے نہیں زیارت پائی

آصف ولی کے علما و اولاد نہ بود پڑھاؤ
 عامل عامل لڑکتاں لگے کھول پڑھاؤ
 انگوٹھی نبی سلیمان والی سٹ گیا دیائے
 حکمت رب دی نبی سلیمان اوہ بھی ہمتہ آئی
 کھاؤن کاملن پیٹ بھی دا حضرت جددول چرائے
 تخت ہوانے حاضر کیتا نبی سلیمان اگے
 نذر گزشتہ الملک ملازم جاں دیا دے آئے
 پکڑ لیاؤ دیو مکرہ لڑا نبی سلیمان بولے
 مکرہ تائیں کرن آوازے نبی سلیمان بولے
 پکڑ دیواں نے قابو کیتا دچہ دہ باد لیا
 دے قیامت تیک شکنجے نا فرمان نبی دا
 شیش محل دچہ اکدن حضرت علیؑ بھاگھلے
 نبی سلیمان دیکھ کھا اس کرن زیادت آیا
 آیا جان نکالن تیری مینوں حکم الہی !
 کھا فرشتے حکم نہ مینوں محبت دیاں نہ ساعت
 یا ہجوں جان وجود مبارک سال دینا اس حالے
 افسوس کرن جن پتہ نہ لگا سال ہے کم کرے
 مختصر حال نبی سلیمان لکھیا قصص الانبیاء

مکھڑ سبکی دیو تخت پر عمل سمجھے اندھاؤ !
 کھا لڑا دیو مکرہ نہٹھا نوت لگا سو آؤن
 حکم ربے کھیں مندی تائیں اک بھی منہ پائے
 اس مندی دی بکت پادوں بھی عظمت پائی
 مندی وچوں نکلی تے رب نے بخت جگائے
 جالو ڈال تے سایہ کیتا پڑھ حضرت گھرو گے
 کر دے خوشیاں دیکھ ہی لڑا عاشق پھر جلائے
 ڈھونڈن کاملن پر عفریتاں اڈنے کاملن کھولے
 سن کر مکرہ ادسے دیلے چھپیا ظاہر ہوئے
 نبی سلیمان اس دے تائیں دچہ شکنجے پائے
 چند دن خوشیوں غمی ہمیشہ جہاں بد اعتقاد
 حکم ربے کھیں حاضر ہوئے اوتھے ملک الموت
 یا لڑا قبض کریں روح میری ملک الموت سنایا
 بہت اچھا کہ نبی اجازت پانی پیون چاہی
 ایہ کہ جان نکالی اویں کھڑے سین جس حالت
 بعد اس کھیں کھن کھا گیا عاصا جسم گیا کرتالے
 بیت المقدس ہوئی مکمل بدست سارے امرے
 ذکر تمامی کتب اسلاموں دھونڈھ لکھاں کئی باڈوں

ذکر حضرت عزیر علیہ السلام

بادشاہ کافر بخت نصراک و ظالم آیا !	امراٹھیاں تے آغالب شہر ویران کر آیا
مادہ بندے اس ننڈیاں تائیں بندی دچہ پو آیا	طرح طرح دیاں دے تکلیفان بدادخون بھلایا
عزیر نبی دچہ قیدیاں پکڑے جددول یہاں آئے	میوے داد دخت نبی لڑا ٹیرے شہر دسلے

حضرت توڑ کھادے کچھ ہوئے تے کچھ جمع کھائے
 دیکھ شہر دیاں چھت مکانات نبی عزیز سنایا
 کراہوس ہوئے متعجب منہ کھنکھن سنایا
 حکم اللہ کھنکھن اوسے دیلے موت نبی لڑائی
 حیر اسل خدادے کون پاس نبی دے آیا
 اک دن یادن کھنکھن کچھ کھوڑا سن حیریل سنایا
 نہ اوہ شکست پانہ سڑیا دیکھ گدھا سواری
 نبی عزیز گدھے دی طرفے جاں پھر نظر کرائی
 جسم گدھے وچہ پاک خدادند جان دوبارہ پائی
 چڑھ کر نبی عزیز اس آپہ طرف شہر دی جاندا
 عمر جوانی حضرت والی کوئی کیا پچھانے
 کتب اسلامی بخت نصر جو انداگ جلا یاں
 نبی عزیز توڑات انہاں لڑن فیروست کرائی
 عزیز نبی ہو ظاہر ہو لہوں حرف نہ بانی پڑھدا

گدھا سواری دا بنھ لکھے ہوئے ساکھ ٹنگائے
 کدے ایہہ وسدا شہر ڈٹھاسی جو دیوان دسایا
 فیر آیا دہوئے ایہہ کیوں کر میرے پاک خدایا
 اک سو سال پچھوں پھر اللہ جان جسم وچہ پائی
 کتنی دیر لہیوں اس جانی نبی عزیز بتایا
 توں سو پس رہیوں ات تہیا کھانا دیکھ ٹنگایا
 خلق کا دن میں کراں نمونہ کبھاد ب غفاری
 جان بغیروں پنجر دیاں دیکھ حیرانی آئی
 زبان اپنی وچہ اللہ گدھے نے بدی حمد پڑھائی
 اجر یا ہو یا شہر باد ولق ڈٹھانی و ساند
 فرزند نبی دے بڑھے ہوئے چہرے سان بنائے
 وچہ شکوک پیٹے سن مسلم نہ آیتاں ہتھ آیاں
 تندرل لقین کیتا سب خلقت نبی عزیز اہائی
 میں جاناں رب قناد سب پر جو چاہے سو کردا

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کا

پاک محمد تائیں اللہ وچہ قرآن سنایا
 اپنے بندے زکریا آپہ دعا جہوں اس کیتی
 کمزوری پکڑی میراں ہڈیاں چٹے ہو گئے وال
 میرے مڑوں پچھوں بیوں ڈل کئیے دامادے
 دیلے بیٹا میرے تائیں ولادت ہوئے میرا
 دعا قبول کیتی پھر اللہ حضرت لڑن فرمایا
 ہے اس کئیے نام بتاواں تام کسے نہ اگے

رب تیرے دی رحمت دا ہے ایہہ جو ذکر بتایا
 دل اپنے وچہ کبھیا اللہ بہت عمر میں میتی
 منگ تیرے کھنکھن دیہا نہ خالی کسے اگے وچہ حال
 عورت میری بانجھ خدایا تے ہے بڑھے والدے
 ولادت اسرائیلیاں دا کراس تے فضل دھیرا
 خوش خبر دیاں زکریا تینوں لڑکا دیاں سنایا
 پہلاں اس کھنکھن کسے رکھایا ہے گامی وچہ جگے

حضرت زکریاؑ کیا کہا اسے ب کیوں کر پیدا ہوئے
 جبرائیلؑ کیا اب تیرے بے الوہیں نہ رہا یا
 توں کچھ چیز نہیں سال پہلے من حضرت نے کہا
 نشانی تیری رب فرمایا بات نہیں کر سکیں
 تن دن لاتاں بلول نہ سکيا کہ یا نبی دیا نا
 حضرت یحییٰ چھوٹی عمر سے بانا فقر پہنایا
 عمر مبارک ست برس و چہ ہانی لڑکے کہندے
 یحییٰ نبی کہا و چہ دنیا کھیلن نا ہیں آئے
 و چہ محبت پاک بیدی کر دے ہندے زادی
 اسے میرے رب نہادی اسدی کرے بے چینی تہا
 فرمایا اب صالح میٹا منگیا میرے پاسوں
 ایسے بندے پیارے منوں کن جو عشقوں نہادی
 حضرت زکریاؑ سن خوش ہوئے ایہ پیغام الہی
 خلقت تائیں کرے ہدایت نہ کر یا نبی دیا نا
 ظلم انہاں کھیں نکلے حضرت پناہ ددختوں منگی
 مامن دالے پھپھے پاس ددختے آئے
 شک کہ بندے باہجہ ددختوں جانہ چھپن دالی
 پھر بد بخت لگے لکھ چیرن آکہ سر پر آیا
 بے صبری کھیں نبیاں وچوں باہر رب گرا سی
 حکم الہی سن پیغمبر ہر گز اٹ نہ کیستی !

میں بڑھاتے عورت میری باہجہ کیا دعوہ دھوئے
 بہت آسمان بنا دن منوں وچوں کہ تہہ بنایا
 اسے اللہ کھڑا دے منوں کچھ نشان اوہا
 چنگا بھلا تن دن لاتاں یاد نشانی رکھیں
 لڑیں ہینے پیدا ہو یا یحییٰ نبی یگانا !
 عبادت بیدی اندر انہاں ن تے رات لنگھایا
 چلو کھیلن ساکھ اسادے پاس محبت ہندے
 پورا عہد کراں جو کیتا کھیلیاں ادہ بھل جائے
 دیکھ انہادی ایہ محبت نہ کر یا عرض گزار دی
 جبرائیلؑ خدادے حکوں کیا نبیا تینوں !
 جو اد و میری کرے اطاعت دتا کچھ قیاموں
 میرے باہجہ جو ہمد کسے دی دوانہ کھن یادی
 سجدہ شکر کیتا اب لگے ملی مراد جو چاہی
 بے فرمان نہ چاہن ہدایت کرن مامن سمیان
 لیا چھپا دخت نبی لڑل بنیا خاصہ سنگی
 حضرت زکریاؑ نظر نہ آئے ہو حیران سدائے
 دایاں کٹ سٹو لکھ پیر دے وچہ یاد کھ خالی
 منہ مبارک کھیں ات نکلی دھی پیغام لیایا
 سب توں رب بچا دے تینوں کیو نکر کھ بچا سی
 نور الہی نظری آیا وصل پیالی پیتی

ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا

عبادت مسجد کرنے باہجوں ہونہ خواہش چاہی

ذکر یا نبی و فات پھوں بھی یحییٰ نبی الہی

اہرانی قوموں بلکہ عورت نام مذالی !
 کئی بندے اس شادی خاطر ساتھ صلح لائے
 حضرت کیہ ایسی شادی منح اللہ فرمائی
 بات نبی بھی دی سن کے عورت غصے ہوئی
 عورت اپنی بھینس سن حاکم کہے سپاہیاں تائیں
 بچے نبی دے لے تائیں لے سپاہی آئے
 حکم کرو تاں شہر تمام غرق کر دیا جائے
 کی تقدیر میری وجہ لکھیا حاکم ہتھوں مرساں
 رَضِیْتُ بِقَضَائِ اللہ لَیَا نَبِی د بانا !
 حضرت بچے تائیں حاکم فرشتہ ہید کر آیا
 اپنی عورت دی دھی شاہد اکبر وچ نہاں
 بچے نبی گناہ کس پاؤں ہوئے شہید اس حالے
 کہن فرشتے یاد دست ایس طرح مرد آیا
 کیوں جے دشمن پاسوں پھر نہ خطرہ دہند اکائی
 میں ہاں کل جہاناں والے مال دست تائیں
 کچھ فرق خالق مخلوق میں ہاں بے پیدا ہا
 بچے نبی شہادت پچھوں ادہ ناجائز نکاحا
 غضب الہی نازل ہویا ناجائز نکاح والی
 شیر دھڑی کہیر امیر اکھا گیا اسدے تائیں
 سبحان اللہ کیا شان نبیاں اللہ نے فرمایا
 وقت پیدا کش وقت شہادت رب سلام بچایا
 بیابندے جو قدم بقدم عاشق چلن والے
 سائے حاصل ہوئے نہاںوں جہاں کم قبولے

نکاح ہے لڑکی پھلے خاوند پہلے خاوند والی
 نکاح پڑھاؤں کا دن حضرت بچے نبی بلائے
 خصم پہلے دی لڑکی دو جے خصم نہ جائز آئی
 خاوند اسد حاکم ایسی بات بتائی لڑکی
 جاؤ بچے لڑوں بنجہ یا و حاکم کردا بیتھائیں
 آجبریل خدا دے حکم حضرت لڑوں فرمائے
 حضرت بچے سن جبریلوں تے پھر سخن سنائے
 ہاں جبریل کہیا بھئی میں عرض بے مقصود کمرساں
 میں تقدیر اللہ پیدا مانی مناں اس دیکھانا
 سن بھینس میں علیحدہ ہو یا پھر بھی ایہ فرمایا
 کہن فرشتے پاک خدا یا تینوں حمد تائیں
 میں دوست لڑوں پاس بلایا کہیا فدا الجملے
 خلقت مادے دشمن تائیں اللہ نے فرمایا
 خیر چاہن نت دوست کا دن مدد اس لگائی
 بالال اپنے دشمن تائیں کچھ نہیں خوت اسائیں
 میرا بھلا برا کر سکے نہ کوئی شامنتا ہا
 کافر عورت دھی خاوند سنگ کردی لیر دیا ہا
 جرمی عمل کسے کم کا دن ہوا جھگل وچہ ڈالی
 خاوند اس واسن ہر امیاں مر گیا دونج جائیں
 حضرت بھئی باپ مائی د اعدمت گار بتایا
 تیجا وقت قیامت اٹھن سلام انہا نتوں آیا
 ناموتی ملکوتی درجے جبروت لاہوت نرالے
 دن تے رات خداوند تائیں کسے حال نہ بھولے

حق صفاتِ حقہ فی فضلوں ہم انہاں چہ آدن
دل لوندانی خودیوں خالی غرق و حلو چہ ہوئے
محض عدم میں پاک ہستیوں بجز دل کہ سنا لوں

غیر نہ کوئی نظری آئے حق ہی حق نکاو ن
اد ہو واصل ہوئے تہرے و چہ جہاں رہے
محکم ہو محتاج واجب و امکان صل و علوان

ذکر حضرت جبرئیل علیہ السلام

للسطین شہر و چہ شامے رہن نبی جبر جیسے
جو اہر سوئیوں بت بنا کے اسوں خوب سجائے
سجدیوں جو انکار کر اندا اندا گ جلائے
بت بستی چھوڑیں شاہا جبر جیس بنی فرمائے
باد شاہے تے ایہ گل سن کے جبر جیس بنی لڑن کہا
نبی کہا ایہ دولت دنیا نہیں ہمیشہ رہنا
ادہ کیا چیز جو طسی لگے پھر شاہ آکھ سنایا
جبر جیس بنی دیاں سنکر باتاں شاہ نے حکم سنایا
شاہ کہا جیوؤں الویں کیتا آگ و چہ نبی سنایا
لا الہ الا اللہ و چہ آگ دے نبی لکھا دے
چھ میخاں کر گرم لوہے دیاں شاہ کہا اس مارو
حکم شاہے بھتیں لڑ کر میخاں گرم نبی لڑن لا دن
جبر جیس نبی پھر زندہ ہوئے کہندے پڑھو تمامی
گھی گندھک کر گرم دیگاں و چہ ربدانی دکھایا
شاہ کہے کیوں دکھ میرا نہ اڑ کرے جبر جیس
زمینیاں پانی اڑ رکھیاں بن کھماں اسماناں
دادیا نہ شاہ ڈریا ایہ نہ پرستش بت ہٹا دے
ہتھیں پیریں ماریاں میخاں اندر قید چکایا

دادیا نہ شاہ اس جگہ دالو جے بت خبیسے
مشک عنبر بھتیں لڑ کر اسوں سجدہ پیش کرائے
جبر جیس بنی لڑن کھیجا رب نے انہاں راہ بتائے
کر لڑ جا اس خالق دی جس جو داں طبق بنائے
بت پرست غنی میں تے لڑن پوج حق عاجز رہیا
عقبے رہیں ہمیش سلامت جے کر منیں کہنا
نبی کہا ادوہ جنت جس و چہ کدی نہ ال نہ آیا
چڑھا سولی اس مارو پتھر جلاؤ آگ بتایا
جبر جیس بنی لڑن پاک خدائے کر کے فضل بچایا
پڑھو ایہ کہا نبی اللہ دے جو ہوس دے سارے
چار ہتھ پیریں اک سینے پر سر میرا ک ہٹا بارو
قبض ہوئی روح ربدے کھوں میخاں پلک پٹا دن
لا الہ الا اللہ مبارک اسم گرامی !
حکم ربے بھتیں آگ نبی لڑن قدامہ اڑ چکایا
کہا نبی بچاؤن رب لڑن مشکل نہیں خبیسا
راذق مالک خالق سب و اجو کوئی و چہ جہاں
رعایا اپنا دین سکھانہ میں بھتیں راج چھوڑا دے
پیٹ نبی جبر جیس ابراہیم پتھر بڑا دکھایا

پیٹ نبی دیوں پھر لاه کے کھانا فیر کھلا دین
 مہر کرین تکلیفیں ہوں فیر شہادت پاؤں
 شاہ کیا جو جیس کیا ہاں پھر شاہ آکھ سناندا
 نبی کہے اس قید تیری کھیں رب خلاص کرایا
 دو ٹکڑے کر شیراں پاؤں ہووے ختم پورا
 لاش مبارک کر دو ٹکڑے شیراں آگے پاؤں
 قدم چاؤں صدقے جادوں پہرہ لاش دکھایا
 فرشتیاں آن سلام سنایا کھانا نبی کھلایا
 کہیں ہدایت رب فرمایا توں اے نبی ہمارے
 چھوڑ دو جو جابت نکارے منوں لب سناندا
 کوں زندہ ہو پھر توں آئیوں حال سنانویں بیٹے
 عدووں کے تیار وجوداں وجودوں غم کراندا
 کیوں ایمان لیاؤ تاہیں ہے رب سچ سنایا
 تیرے اسیں مقابل کرماں بلا جادو گر سارے
 مار سکو جو جیس کیوں ہے گلوں ساڈیوں لہندا
 منصب دولت دیاں تسانوں انگ ہو سو لہندا
 جو جیس نبی توں مار دیاں گے فکر کیا توں لایا
 بسم اللہ پڑھ پیتا حضرت کچھ نقصان نہ کرایا
 پیندیاں سادہ مرے نہ بچد اتینوں خبر نہ ہوئی
 یا حضرت حق میرے اندر کہیو خیر دعائیں
 گلے مرگئی میں عاجز دی زندگی کو سنانواں
 کہیں خدادے حکم کھیں جیوے گی رب چاہے
 مردہ گائے زندہ ہوئی بڈھی مشکر سجایا

سے وقت خدادے حکم کھیں میخان پلک پٹاؤں
 سلام پیغام خدادا برساں مت نگھاؤں
 ہوئی دہ باد شاہی دچہ جو جیس نبی پھر جاندا
 بت مصیبت قید میری کھیں تینوں کس چھوڑا یا
 امانے حکم دتا اس تائیں چیر و مردھر آلا
 م شلہ کھیں بدن نبی داکھ سے ساتھ چراؤں
 کچھ بدن جو جیس نبی داکھیں ادب سجایا
 تپتی رب روح نبی توں دچہ جہم دے پایا
 ن فرشتے عید مناسن بھل کے کافر سارے
 ہوئی جو جیس نبی پھر پاس کفالاں جاندے
 ن کافر کل چیر آکھ کھیں دو ٹکڑے تیں کیتے
 ہانہی نے ایس طرح ہی میرا لب بناندا
 زندہ رب بھیجا میںوں پاس تسادے آیا
 فر کھندے کھیل تیرے سب ہیں جادو دے کارے
 ادیانہ شاہ ساحر مدے سحر کہ یسو کہندا
 بادودی کوئی حکمت کر کے حکم اس توں مارو
 ماطر جمع رکھیں توں شاہ جادو گراں سنایا
 ہندے پھر جو جیس اے پیوں ساڈا پانی پڑھیا
 بکھر دے تعجب ساحر کھندے ہو جے کوئی
 ک دن آک عورت کھندی جو جیس نبی دیتائیں
 لائے اک اوہراد دودھ دیچاں اپنی گند کرالواں
 حضرت کیا عاصا میرا لے لا مردہ گائے
 عاجز بڈھی جا کر عاصا گائے ہڈیں لایا !

معجزہ ایہہ جو جیس نبی دا خلق ہوئی مشہودی
 برحق ایہہ جو جیس نبی ہے قوم تائیں اوہ کہندا
 سنکر کافر اکھن اسدے اتھر تیں ہو سئے
 قریبی شاہد کہندا میںوں اللہ داہ دکھلائی
 چاہ ہزار بندے ہمراہی ساتھ ایمان لیاے
 پھر اک لشکر وچوں کافر جو جیس نبی لڑوں ولے
 ایہہ کہہ کر سی جو بیٹھن والی چاہ جو اسدے پاسے
 میوہ اس درختوں کھائیے تے ایمان لیاے
 حضرت کہہ بات معمولی ایہہ میرے لب اگے
 دیکھ کفاد کہن بد قسمت توں جادوگر بھاما
 دادیا نے شاہ موت گلے تائیوں اک بتائی
 جو جیس نبی لڑوں دکھ ادھ لوجہ پھر اس گ لگائی
 حکم دے بچھیں میکاٹیلے بھتی تاتے گائے
 پھر حضرت وچہ جاکفاداں کہن ایمان لیاڈ
 دیکھ ایمان لیا ساں انہاں پھر حضرت فرمایا
 مرے تساوے زندہ کرتے رہنوں مشکل تائیں
 بادہ ہزاراں مرے اسدن زندہ لب کراے
 بابا قیوں مرے لڑوں کتنا عرصہ ہو یا
 تو قل کہندا مذہب میرا بت پرستی والا
 جان کندن دادقت میرے تے ہے ہر شے دھندا
 پھر اک بڑھی عورت لڑکا حضرت پاس لیاٹی
 کرد دعائیں ہوں شفا میں منو عجز سنا یا
 اکھیں اندر لڑا الہی لب دی برکت پایا

اک قریبی بندہ شاہد ادیکھ کراست پوری
 تسال بدایت کالن شاہدیاں بے تکلیفیاں سہندا
 بت پرستش بھل گیلوں ہوش گئے نے کھوئے
 ایہہ کہہ کرا ایمان لیا یا کہندا نوح نہ کائی
 دادیا نے شاہ دے تکلیفیاں کل شہید کراے
 معجزہ اوہ جو کہاں کھائیے بت پوجن بھیں ڈولے
 چاہ دخت ہو دن جو نہ قسموں بھل پختہ لگ جلاے
 جے توں سچا نبی دے داب اپنے فرماے
 دعا کیتی جو جیس نبی لے دخت اگے بھل گئے
 امیں نہ سلم ہو دن کالن ہرگز کہ ساں چاہا
 عمر لفظ دغبن تے گدھک پیٹ ادھ لوجہ پائی
 حکمت بیدی مینا دھیری ادسے دلے آئی
 جو جیس نبی لڑوں امن سلامت دکھیا پاک خداے
 کہن کفاد جو مر گئے ساڈے زندے کرد کھلاڈ
 کن کہن بھیں میرے اللہ کل جہان بتایا
 بلکہ بہت آسانی آستوں مگیاں نبی دعائیں
 تو قل نام اک شخص آتوں پھر حضرت پتے پچھائے
 مذہب کیا تے کس دی پوجا کر کے سیں توں مویا
 چاہ ہزاراں دس دیہا مر یا حضرت سن لے حالا
 میں جانا یا اللہ جانے عذاب جیہڑا ہاں سہندا
 کہندی اندھا لنگا لنگا کنیں سنیں نہ کائی
 جو جیس نبی لب اپنے منہ والے اکھیں پایا
 کتاں دیو چہرا کم الہی پڑھ کر ہی پھو کایا

لو کانیں سنن لگاتے نبی کہا رب چاہے
 کافر بڑھی صحت بیٹے دی دیکھ ایمان لیا
 جو جیس نبی تے اس بڑھی لڑن گھر بڑھی لیجائے
 تم بڑھی دے گھر لکڑی دا جو جیس نبی دی دعاؤں
 دادیلے شاہ گھر بڑھی دا کہ کے حکم گم آیا
 بلا زمین جو جیس نبی لڑن دو ہتھوں دو پیراں
 اہم نکلنے پا کر حضرت کافر لوک کھیا دن
 غیب آواز اللہ دی طرفوں سنبا کل کھائے
 جو جیس نبی دیا ہتھیں نکل زندہ یا ہر آیا
 نبی عدادی ہر بانی ہتھیں آئے ساتھ کفالاں
 بت دے نام چڑھا دا چاہیں تیری عزت کیئے
 قبول کیتا جو جیسے سجدہ بت لڑن کافر کہندے
 دادیا نہ شاہ ساتھ خوشی دے جو جیس نبی منگو آیا
 یا لاپاس دہیں راج میرے آرام کرو کھا کھانے
 اسدن گھر دادیلے شاہ دے حضرت لات گزادی
 کلام بانی دے سن اٹھل شاہ دی عورت روئی
 پھر اوہ پچھلے گنگے ٹکڑے لڑکے حال سناواں
 ماں لڑکے دی پاس حضرت دے اوہ لڑکے آئی
 جو جیس نبی سن اس لڑکے لڑن لے کر نام بلایا
 پھر فرمایا جابت خلع میری طرفوں کہتا
 لنگڑا رہا نہ ٹریا لڑکا بتاں پیغام پہچا دن
 جو جیس نبی ہے تساں بلاندا لڑکے تہاں کیہا
 آبتاں جو جیس نبی لڑن ادبوں سیس جھکائے

پچھوں گنگاں گنگاں راضی کرنا ہے رب شاہ
 خبر گئی ہو دادیلے شاہ بڑھی پاس منگائی
 کھانا پیادیاں ناہیں بولہا بند کماندے
 ہو ہر ایک لگے یوے قسم قسم ہر داؤں
 طرف دشت نظر پھر کبیتی ادہ ہو تم دسایا
 آہنی میخاں چار لگاؤں دیدی لیون دیراں
 قبض ہوئی روح لاش جلاؤں سواہ دیاد بھاون
 لے دیا توں ساتھ حفاظت لالوں جسیم کناے
 کہن اہدے رب سداے تائیں زندہ نیر کر آیا
 کہن کفار پو جیس بت بنیا کریں نہیں اکلاواں
 نبی کیہا بت پوجاں ناہیں بے سچے ہتھیں دے
 سچا لٹی ہتھیں بھیا لٹا خوشیوں تن بن بہندے
 چم چٹماں جو جیس نبی دیاں تے پھر آکھ سٹایا
 بہت مینوں تکلیف دتی میں وقت نہیں ہتھ آنے
 نماز عشا پڑھ ساتھ محبت پڑھی تو مات پیادی
 کیے نبی دایں بے غیا جس شریک نہ کوئی
 کن کھتیں لے دتیاں جسٹوں کر کے نبی دعاواں
 کہے جو رہا لنگا لنگا اس حق کو دعا ئی !
 لبیک یا نبی اللہ لڑکے بول سٹایا !
 جو جیس نبی ہے تساں بلاندا چلو اٹ نہ رہنا
 ستر بت ہماک جس لڑن ناقلون بلادون
 میرے ساتھ چلو رب عکوں لڑے نہ کوئی دیہا
 کھو کہاں ملا نبی جو جیسے بت زمین دھسلے

مومن عورت بادشاہی دی دیکھ کفالاں بولے
 نہیں تے بتاں دانگ میں دچہ جاسو بھٹ
 دادیا نہ شاہ کہے پوی لڑن سالوں ستر سالوں
 معجزات اکتیں ڈکھا دیکھ ایمان لیاٹی
 مومن عورت کہندی شاہاں شقاوت ازلوں
 سعادت انہی میری ہے سی ایمان دولت پائی
 ہندی نکلی روح و جودوں مومن بی بی دالی
 مینوں گزریاں مت پرسان مصیبت سہاں کفالاں
 جو ایمان لیاٹے تیں پرکریں انہاں پر محبت
 اسالوں تری اک غلطی بجلی پٹی کفالاں
 حکم کر جیسی نبی پر دالہ کن تلوا دوں
 نہیں تے آگے مڑن زندہ ہوئے سن کٹی دالوں
 دن سہ شنبہ دے اسالوں آتش نازل ہوئی
 تابعدار نبی جو جیسے مومن تیس ہزاراں

اب جو جیسے نبی پر یاد ایمان کفالاں لڑے
 اچھے دیلا جے کو نہ کر سوتساں نبی بخشائے
 معجزات کئی دکھائے نے جو جیسے کمالاں
 ہزاراں معجزیاں داسالوں اثر نہ ہو یاد انہی
 ہے شقی ایمان نہ انداد دے کیتے لب فضلوں
 دادیا نہ شاہ سن گل پوی سولی پکڑ پڑھائی
 جو جیسی نبی نے کہا اے میرے لب عالی
 بخش شہادت صبر نہ طاقت کریں عذاب نکالاں
 دعا قبول نبی دی ہوئی کفالاں اتری زحمت
 کہندے بڑی دعا جو جیسوں پیاں غمیدیاں حالہا
 اپنی مرضی ساتھ شہادت نبی علی غفادوں
 قصص الانبیاء تے تفسیروں میں لکھیا اخباراں
 کفالاں آتش بھیں جل کر دوزخ گئے نہ بچیا کوئی
 لب دے فضل کریم بھیں بچ گئے کرے فکر پکالاں

ذکر حضرت شمعون علیہ السلام کا

حق پرست دلاور دے شمعون پیغمبر لب دے
 بدن انہاں دچہ طاقت بے حد اللہ صاحب پائی
 عموذ یہ نام شہر اک آیا دیاد دم کناہ سے
 دچہ محلاں جشن کہیندا ڈاکا فر بھالدا
 کئی ہزار ادب داسی لشکر لڑائی نبی سنگد کرد
 حضرت چاہے چھینے گھر و چہ کرن عبادت لبدی
 کافراں اپر غالب دکھے اس لڑن حق تعالیٰ

کہن زیادہ دال انہاں دے سن عضا پر سب دے
 وقت بہاد مقابل انہاں آدے تاہیں کائی
 یاد شاہ فوطہ نام اد بھتہ اشوقوں محل اساکے
 سال دچوں اک چارہ چینی کرے لڑائی چالدا
 کئی نبی بھیں نہ غمی ہو دن کئی روزانہ مردے
 چاہے چھینے کرن ضیافت خلق خدا جو سب دی
 کافراں انہاں بھتوں دے ہندے تنگ سخت پر حالدا

شمعون نبی دی یوی دیول عورت بھیجن کافر
 شمعون نبی دی یوی ستا بنھ لیا پیغمبر
 کہے یوی میں بدھاتینوں تعد تیرا اذناواں
 فضل الہی میرے آپر کون میوں بنھ سکے
 کافر عورت آ صبح لوں چکے بنی تائیں
 کہے نبی دی یوی بدھامیں اسوں کل داتیں
 بادشاہ قوطہ تائیں کافر عورت حال سنایا
 لیا نبی دی یوی دتے سنگل اس نکاراں
 شمعون نبی نے پرتیا پاسا ٹٹا سنگل لوہے
 بہت تعدا اعلیٰ میں توں حضرت میں تیلوں اذمایا
 چیز جنھن دی کیوں توں جنھن حضرت نے فرمایا
 شمعون نبی نے کہا میرے والا ندی دٹ دتی
 سن یوی دچہریتہ نبی دے وال بدین کھیں کٹے
 میر ہتھ جسم نبی دا بدھا کر کے بہت دلیری
 فرمایا کس بدھامینوں میں یوی نے کہا
 شمعون نبی نے یوی تائیں کہا کھولیں میوں
 شمعون نبی دی یوی جا کر کافر عورت تائیں
 بادشاہے لوں کافر عورت جا پیغام سنایا
 سندیاں سارا اس مرد تعدا دیتی تتر سواں
 پیر ہتھ نک کوکن اسدے اکھیں حیث نکالو
 بادشاہے دے حکم مطابق انہاں عمل کرایا
 محل اچا دریا کنارے اس دے آپر چڑھاڈ
 شاہی حکم مطابق انہاں شمعون نبی دیتائیں

کہندے بنھ نبی لوں ستیاں دیواں دولت وافر
 بدھا دیکھ اکھ پچھیا حضرت کس والا کٹر
 سالوڈ کہا پیغمبر یوی نہیں سمجھاواں
 ہر ہرجائی حاقظ میرا تاں ہی دشمن جھکے
 خبر نہ دتی بنھ نبی لوں میوں خبر سنائیں
 پاسا موڈ توڈ یاں دتیاں اسنے کچھ نہ جاتیں
 منکر شاہے سنگل بھیجے بنھ اس جنھن سمجھایا
 نبی بدھا دچہریتہ نبی یوی خوب ہو کے ہوشیاراں
 پچھیا نبی کہا پھر یوی یوی تیری جو ہے
 پر کوئی ایسی چیز کیا جو جنھن اکھ سنایا
 کہن لگی کوئی آپر تسادے ہو د بھی غالب آیا
 جسے کوئی جنھن توڈ نہ سکناں ہو جاندی یوی
 انہاں والا ندی اپنی جنھن بی بی دتی دتے
 مڑے نہ پاسا نبی الشد اکشش کن بہتری
 دتی دت تسادے والوں توڈ جو ان اجیہا
 اس دتی توں توڈ نہ سکناں سچ بتاواں تینوں
 کہندی کہنا بادشاہے لوں بدھامیں لیجائیں
 اسے شاہا ج دشمن تیرا قلوب دے دچہر آیا
 بھیجے دشمن پکڑیا و محبوب ہو کے ہوشیاراں
 کرا یوں شمعون نبی لوں میوں لیا دکھا لو
 لیا دکھلایا بادشاہے لوں پھر اس حکم چڑھایا
 پھر اس لوں اسدے تائیں دیا دچہر گراڈ
 دریا دچہر محلوں سٹیا بچا لیا لب سائیں

پیر متھ تک زبان اکھیں کن لب لڑیں نہ لڑے
بے حد طاقت بخشی تینوں انہاں شہر محلاں
نبی شمعون نے پکڑے ستونے انہاں مکان گرا گئے
پاک خداوند کفاراں دے نام نشان مٹائے
پھر گھرا پئے جابیوی لڑاں ماناں دل و چہ آیا
بیوی اپنی لڑاں نہ مایں نہ تکلیف پچا لڑیں

جبرائیل نبی لڑاں کیہا اللہ حکم سنائے
سمیت کفاراں پٹ دیواں سلودون خ گھلاں
پٹ بنیادیاں گھل آباداں دیا وچہ نہ دھلائے
شمعون نبی پے سجدے اند لب دے شکر پکڑے
حکم خدا دا جبرائیلے حضرت لڑاں بتلایا
بے کھجی کھجیں غلطی ہوئی گناہ معاف کرا لڑیں

ذکر پیدائش حضرت مریم علیہ السلام

اسرائیلیاں کھجیں اک عورت حنہ نام بتاؤں
نبی سلیمان دی اولادوں بی بی حنہ آہی
بھین حنہ دی گھر نہ پٹے بعض صاحب فرماؤں
میرے پیٹ اند جو لڑکا راہ تیرے وچہ چھوڑاں
حکمت دیدی نالڑیں ماہ وچہ لڑکی پیدا ہوئی
کہے خدا یا پتر جانے جی لڑکی مینوں !
پناہ تیری وچہ دیواں اسنوں تے جو اس دلادوں
غیب آواز حنہ لڑاں آئی مریم اساں قبولی
نبی لڑکیا کریں جو لے حنہ خبر سنائی !
بیت المقدس آ حضرت لڑاں گزریا حال سنایا
بیت المقدس رہنے والیاں نبی لڑکیا کیہا !
ہر اک آن کہے میں پالاں پھر حضرت فرماوے
پانی برتن دکھ قلم لڑاں ہر اک پیا لکھا
پھر ادھ قلم نبی لڑکیا پانی اُپر نہ کھاٹی !
حجرہ مسجد ساتھ بنایا لڑکیا نبی دے باسنے

نام عمران خاندن سی اسدا بن لاثان سناؤں
نام اشیاخ اک بیٹی اسدی لڑکیا نبی بیاسی
آخر عمر حمل وچہ حنہ لب لڑاں عرض کراؤں
بیت المقدس وچہ کسے عبادت کم نہ ہواں لڑاں
مریم لکھیا نام نہ دل لڑاں ہوئی تسلی کوئی !
لڑکی لڑکے جیہی نہ ہو دے عرض سنا لڑاں
نہاندی خود کریں حفاظت مرد و شیطان فساداں
لڑکے کھجیں ایہہ اچھی لڑکی سمجھ نہ بات معمولی
حنہ مریم ست برس دی لڑکیا پاس لیاٹی
تند قبول کیتی لب میرے جو میرے دل آریا
کون تساں کھجیں پالے مریم ہے جو لڑکی ایہا
قوات لکھی جس قلم لڑکے دی پانی اُپر نہ لڑاں
کسے نہ تندی قلم پانی پر ڈوب تلے بہہ جائے
تدی پانی پر دیکھ کہیں سب تیرے ذمے آئی
نبی مریم کسے عبادت بیٹھ اند اس خاتے

اک دن خیال نہ آیا کہ کئی جند سے اندھا تھا میں
 آئی یاد نبی دن جو کچھ کہیں کھلے ہو مردی
 رنگ برنگے بے بہار سے میوے سن من بھالے
 مریم کہہا اللہ پاسوں جو سنبھال دے رہا
 کل جہان دیاں عودا توں چنیا تیرے تائیں
 کہیں لکڑی جو کون لکڑیاں ملکر ساتھ انہائیں

نات حضرت گھروں لے جادو بی بی مریم تائیں
 تن دن تائیں بی بی اندھ ہی عیادت کردی
 جادو دا ڈھ کھولن بھرے اندھ دیکھن کھانے
 سے مریم ایہہ کتھوں آئے کھانے حضرت کیہا
 کہن فرشتے مریم تینوں پاک کیتا دب سائیں
 کہیں عیادت رب اپنے دی بھرے شکر کرائیں

ذکر پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عین السواوی چٹے جا کر غسل کرے سویلے
 بعد غسل تھیں کپڑے تھیں پہن کاہن پھردی
 جبرائیل خدا سے حکوں بن انسان دسا یا
 اسان اپنی روح صورت کہے بھیجی مریم طرفے
 کہندی ساتھ رحمان میں تیں تھیں بچاں پناہ پڑ
 مینوں بھیجا دب تیرے نے آیا دین سنیہا
 کیہا بی بی مریم لڑکا ہو دے کہیں سنا توں
 جبرائیل کیہا دب تیرے بات ایوں فرمائی
 باہر پو پت پیدا کہ کے نشان لڑکاں لٹی دھراں
 دے انعام چلا توں سدھے داہ انہان نشا لوں
 حضرت عیسیٰ پٹے شکم وچہ حکم کنوں رب بادی
 خشک کھو پانی میٹھاں پیٹھ بڑھا وچہ جاندی
 اچھا ہوندا ہے پہلوں مردی یاد کسے نہ ہندی
 لڑا الہی کرے جو چاہے چارہ پیش نہ جاندا
 خشک کھو پانی پھر تازی بھری پھلاں تھیں ساری

بی بی مریم چو داں پر ساں عمر ہوئی تھیں ویلے
 اپنے چادہ فیرے پودہ کہ بی بی وچہ وڈدی
 اجنبی اک مرد بڑا ہی سوہنا نظری آیا
 جیوں فرمایا پاک خدا ند وچہ تر آنے جوئے
 صورت خوب جوان زودا مریم دیکھ گئی ڈر
 پرہیز گاد کھالوئیں توں آیا سن حیریلے کیہا
 اک لڑکا پاکیزہ تینوں اسے مریم سے جالواں
 مرد مینوں کسے ہتھ نہ لایا میں بدگاہ نہ آئی
 کیہا ایہہ آسان ہے مینوں میں اس تائیں کہ ساں
 سچ اس تائیں چہرے جانن انہاں بگم کما توں
 بی بی مریم سے منہ اندھ پھو کہے جی نے مادی
 مدت حملوں وقت پیدائش بی بی باہر سدہ اندی
 زہ دادد ہو یا اس جگہ بی بی مریم کہندی
 پھر ایہہ وقت نہ آندا میں پر نہ کوئی طعن کراتدا
 حضرت عیسیٰ پید ہوئے چشمہ ہو یا عیادی

پیرا ہن پانی حوض کوثر داحواں لے کر آون
 نہ نغم کھائیں بی بی مریم آواز فرشتے کیستی
 شاخ کھجور ہلا دی اپنے کھا کھجوراں پکیاں
 اے مریم تیں ملے جو بندہ دودھ میرا کہتا
 گو دانہ لے حضرت عیسیٰ بی بی مریم آئی
 بدکار نہ مائی باپ تیرا سی کہن ہاں دیئے بھینے
 ادھ آکھن کی پچھے اس کھیں بولن نہیں ایانے
 کتاب دیتی تے نبی بنایا یمنوں برکت والا
 رب سرکش بدبخت نہ کیتمائی لڑن خوش کھاں
 کہن نصیحت اپت دلے دا بہتان چھو لاں لایا
 حضرت عیسیٰ کھیں سن باتاں ہوئے جو دھیرائی
 حضرت عیسیٰ بالغ ہوئے دھی نائل رب کیستی
 کرن نصیحت حضرت عیسیٰ جو نکر حکم الہی
 ہو بیزا شہر کھیں چلے عیسیٰ نبی دیانے
 کفر ترک دی دل اپنے کھیں دھو کر میل اتاد
 حضرت کہا لا الہ الا اللہ دے اگے
 دل دی میل اتان کا دن ایہہ کلمہ اک والی
 دہم جو ابی ہستی والا اللہ وجہ سہایا
 حضرت عیسیٰ کامل مرشد سبق تو حید پڑھایا
 فیرا ہتاں کھیں چل دیا دے اپہ گئے کنا دے
 لب شاخ حید حق نبی میں تیں ایمان لیاؤ
 اتی اخلق لکم من الطین حضرت لے فرمایا
 حکم مائی کھیں اندھے کو پڑے پیرے پیدا ہوئے

حضرت عیسیٰ لڑن تہا کر گلے پیرا ہن پادان
 چشمہ پاس تیرے رب کیتم اپنی قدرت سیتی
 پی پانی لکھ مٹے اپنے طرفوں ٹھنڈیاں اکھیاں
 میں راج بات نہ کراں کسے کھیں علم رہے وچہ رہے
 دیکھ ہو دی کہن ایہہ تحفہ چیر کھیں توں پانی
 مریم انگل کرے عیسیٰ دل پتہ پدے کھیں یسے
 نبی عیسیٰ سن کہن اتہا توں میں بندہ رحمانے
 تاکید نماںد کو توں میں جاں تک ندگی غار
 جمن مرن جزا دن میںوں تن سلاماں دساں
 انما یألفہ کثر لکد ہاں پاک اللہ فرمایا
 کہن تہمت ناحق لگائی پیغمبر ایہہ رحمانی
 اسرائیلیاں کہہ ہدایت چھوٹن بریاں دیتی
 بدقسمت نہ کیہا من نہ ہدایت چاہی
 دیکھے دھو بی کپڑے دھوون کیہا بنو سیلے
 دھو بیاں کیہا دل دھوونڈی ساں سمجھ وچاؤ
 عیسیٰ صرح اللہ پڑھ لینا کفر ترک کھج وگے
 صدقوں پڑھیا نفس شیطانوں جانے ٹٹ پیاری
 جو دھیں طہقین لڑا الہی غیر نہ اس دا آیا
 مرید صادق ہو دھو بیاں پڑھیا ہاں حقیقت پایا
 یکمل ماہی گیر چھی لڑن حضرت دیکھ پکارے
 نشان نبوت کیا تساد اکیہا انہاں بتلاؤ
 پرندہ خالوں میں بنا کے مادی پھوک اڑاؤ
 حکم اللہ کھیں میرے ہتھوں ہوندے ہن نمونے

حکم اللہ تھیں مردیاں تائیں نہ رہ کر دکھلاؤں
 میں آیا اس کا دن اس تھیں حلال کیاں کٹی پیراں
 میں تہاڑے دے دی طرفوں لے نشانیاں آیا
 ایہ راہ سدا پکڑ عبادت پاک بیدی کرلو
 حوایاں کیا عیسے بیٹے مریم سے لڑن اکھیں
 بیٹے مریم حضرت عیسے کیا دے اب اسدا دے
 اسماں پہلیاں پھلپاں عید ہوئے ادہ نشانی تیری طرفوں
 رب فرمایا خوان اتاواں کر منظور د عاتیں
 ادہ عذاب جو ہو کر کسے لڑن کران نہ د جو جہاں لے
 رہے کھاندے ادہ تین دن راتیں بعض کہن ن چالی
 معجزات ایہہ دیکھ نہی د بعض ایمان لیا دن
 منکر سب دی شکل بدل کرین گئی دچھ تھڑیاں
 حضرت عیسے قوم اپنی دچھ اکدن د عظم سنادن
 صرف عبادت کرن اسدن حرام مین ہو کاراں
 منسوخ ہو یادن ہفتہ اسوچہ اتوار ہے برکت والا
 مین بخیل احکام قبول منوں میں اکہتا
 اکھن حضرت موسے پچھوں کٹی پیغمبر آئے
 کرن صلاحیں مارے اسنوں بن موسے ہے جادی
 کہن کفارتہ ٹلاں خیالوں فکر مارن دا کر ساں
 کیا تیسے جاں بن مریم پاک اللہ فرمایا
 کراں سچا جو میں تھیں پہلاں تورات کتاب خدائی
 اسم مبارک احمد جس دا دچھ فرشتیاں کیا
 قیامت تیک شریعت قائم رہے انہا ندی جاری

جو کھاؤ مکھ کھروچہ آڈادہ بھی تساں بتاؤں
 بعض حرام جو آپر تہاڑے سمجھو ساتھ تمیزاں
 رب تہاڑا ادہ ہوساڈا منوں ڈر د سنا یا
 انعام ملے پھر غمی نہ کوئی دو ہیں جہانی تہہ یو
 رب تیرے کھیں جے ہو سکے خوان اتا سے سا تھیں
 بھر یا خوان اک بھیج اسالوں بندے کہن تہاڑے
 دیہندہ دی تول بہتر سالوں بان پڑھے ایہہ طرفوں
 جو کوئی کھا کر شکر نہ کرسی عذاب کراں اس تائیں
 بھیج دتا پھر خوان خداوند کٹی قسم دے کھالے
 خوان تائیں سب لوکین کھاؤن ہوئے نہ برتن خالی
 رکھت بیدی ہوئی انہاں پر بعض انکار کیا دن
 سخت عذابوں سرے ناشکرے سہہ کر دکھ سریاں
 دچھ تورات مبارک ہفتہ دن لکھیا سمجھاؤن
 مین کتاب انجیل اسالوں بھیجی رب ستاراں
 دنیا کم حرام اتوار سے عبادت کر و حق تعالیٰ
 امر اشلیاں مین کر مسئلے کینہ دل دچھ بہنا
 منسوخ احکام تورات نہ کیتے ایہہ مین ہو سناے
 مومن کہن نہ کرنا ایسے عذاب کرے رب بادی
 مومن ساتھ نبی جے رہندے کہندے پھر نہ ہرماں
 لے اولاد یعقوبی میں ہاں بھیجا رب دا آیا
 تے خوش خبر دیاں میں پچھوں آدے رسول الہی
 دنیا اند نام محمد صلے اللہ بہت ملایا
 سن یہود نبی عیسے دی مارن کرن تیار دی

آکھن عیسے دیہا چے زندہ مومے دین مٹاسی
سن کر یون کہندے حضرت حاکم دشمن ہویا
عاطر جمع دکھو دل اندہ نبی عیسے فرمائے
دین اپنے پردہ ہو پکے تے بعد احمد دے دینے
عین السلوک جو ایانہ گھرنی عیسے پھر جانے
میراثیل خدائے حکوں حضرت عیسے تائیں !
مردانہ ہودی نام شیوع اک اس گھرانہ جاندا
ڈھونڈھ دیاں کچھ دیر ہوئی جاں بہت ہودی آئے
یہودی سمجھ شیوع لڑن عیسے باہر پکڑ لیا
کہن یہودی ہیں توں عیسے شکل شیوع بدلائی
شیوع لڑن عیسے سمجھ شہید چہ پٹے یہودی سارے
وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ الشَّدَنے سرمایا
معنی ایہہ جو مادیا ناہیں نہ چڑھایا پھہا ہی
حدیث شریف اندر ہے لکھیا قریب قیامت آئی
نیت المقدس اندر مسلم ہون ہمدی سنگ سارے
مشرق مغرب دیاں کفالاں لعل کرادہ مادن
کرے قبول جو دین محمد مادن نہیں ضروری
چالیس برس رہے بادشاہی فوت ہمدی پھر ہدی

بادشاہے لڑن جا کر کہندے چاہے عیسے لڑن بھاپی
لعل کافر مادن کادن سب تیار کھلایا
ڈھونڈھ دشمن کی کر سکے حفاظت رب کرائے
دینا ثابت بخشے جاسو پاسو سب خزانے
اس گھرتائیں چاہو فیرونی یہودی گھیرا پاندے
صحبت دھچھ فرشتیاں دکھیا جو تھے عرش انہا میں
نبی عیسے توں پکڑن کادن بہ نہ نظری آندہ
شکل شیوع دی عیسے والی الشد پاک بنائے
کہے شیوع شیوع ہاں میں تے جھوٹو دھجھ سنا
جے بالفرض شیوع من لیٹے عیسے کدھر گیا
نہ شیوع لڑن جھوٹن کی ادہ سمجھن رب سارے
وَلَكِنْ شَيْئًا لَهُمْ ذَكَرَ قَسْرَ آتَا
لیکن ادہ صودت بن کے پیش اتہاندے آہی
گمراہ دجال کریگا خلقت لعین کافر خناسی
نبی عیسے اسماؤں اترے ہمدی لڑن پیادے
عیسے نبی محمدی امت کلمہ خود پکا دن
ہودی مسلم کل زمانہ ہووے عدالت پوری
دفن محمدی ساتھ دفن کرے ہر کوئی مسلم تھیں دوسی

ذکر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت در پشت ہوتا بی بی آمنہؓ پاس آنا !

اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ لَوْ دِی پاک بی فرمایا
اوسے لڑوں کل فرشتے الشد پاک بنائے
حضرت آدم صلی اللہ لڑن پیدا رب کرایا

سب بچیں پہاں لڑا میرے لڑن پیدا رب کرایا
کئی عرش قلم لوح جنت چوداں طبق اد پائے
کرامت لڑ محمد جسم اوہدے و چہ پایا

پھر اودہ نور محمد حضرت شیت نبی دل آیا
 درجہ بدرجہ شامل ہو ہو غلیل نبی نے پایا !
 عبد المنان طرقت آ پہنچا پھر ہاشم دل آیا
 یہودی عالم دیکھ ہاشم نول نول قدم چمپندرے
 اہل کتاب جو لوگ عرب سے عالم خبراں والے
 ہر قل شاہ خود دھٹی اپنی دامقہ پیغام بچا یا
 ہاشم تھیں پھر عبد المطلب اندر نور سجاد سے
 تات سح انجیس اندر رہے لکھیا پیدائش مطلب پہلاں
 عبد المطلب کہا جبکہ میں دس لڑکے پاساں
 اتھیں حضرت مطلب ہو یا دو یا زہ زمزم جاری
 باراں بیٹے حضرت مطلب ناموں قرعہ سٹایا
 سب بچا یاں تھیں سی عبد اللہ سونہا مکملوں
 دس شتر دل سے بیج سوتائیں گرد تا قربانی
 انا ابن الذبیحین سرور نے فرمایا
 حضرت مطلب سے کہ پھر پھول عبد اللہ خانے
 سال پوری نور شیر وال شاہ توں ہی کڑیاں آیا
 خیر ہو دن دی وجہ ایہہ آ ہی سفید تمیض لکھا یا
 کتاب یہوداں دی وجہ لکھیا مجبہ جوان یہاں سی
 بگل خون ہو یا زنگ چٹا اس دن گڑے والا
 کہن عبد اللہ لے بابل میں کن آواز اں پاواں
 خشک رخت یا خشک نیسے میں بیٹھاں جمن جائے
 حضرت عبد اللہ والد سرور چٹا نول جاون
 لے عبد اللہ تیرے اندر نور محمد والا

پھر ادریس نبی دل بعداں طرقتے نوح سدھایا
 اس تھیں اسمعیل نبی دی نسل بہ نسلے آیا
 رزقانی شرح مواہب تھیں اک ہو روحاں پایا
 رکھ جناور ہر ہر چیزاں سجدہ ادب کریندے
 نکاح دی خاطر بیٹیاں حضرت ہاشم کرن حوالے
 لے پر حضرت ہاشم سب نول صاف جواب شایا
 مواہب الدنیادے وجہ لکھیا خوشبو جہول آنے
 خشک ہو یا چاہ زمزم پانی مشکل ہوئی اہلاں
 زمزم چاہ آباد کراں گا اک ٹربان گماساں
 کہا حالت قل وراثت مطلب ہوئی تمہاری
 نام عبد اللہ والد سرور قرعہ بگل آیا !
 قربانی دی خاطر مسئلہ حل ہو یا اس حالوں
 حضرت عبد اللہ دی خاطر نذر کیتی رحمانی
 ذبح مہیاں دودھ دھول میں لاتاں ہی اکھٹایا
 چکیا نور محمد والا لائی کو جہاں سے
 شام بگل وجہ سب یہوداں پتہ پیدائش پایا
 نبی کیجی دے خون اثر تھیں لہو رنگ دسایا
 نبی محمد باب عبد اللہ تدول پیدائش پاسی
 کر یودین قبول محمد اشارت جیسے حالا
 امانت نور محمد والے تدرہ سلام سچاواں
 گھاس رخت خشک ہو تارسی سبزی رنگ ڈٹائے
 لات عزیزی تے بت تمامی بول آواز ہتا دن
 کرے شکستہ ساٹے تن نول دتساں تدرہ حوالا

مایل نور نکل میں پشتوں پھر ہر جا پھر آیا
 عبداللہات وہیب دایا اک دن پوری کہندا
 آمنہ بی بی ساتھ عبداللہ مکالم خواہش میری
 اک دن حضرت عبداللہؑ سے چکر چائے
 اچانک نظر نی جاں ڈٹا اُس نے نور نظارا
 عاشق ہو کر عرض کریندی خواہش عقد رکھا دل
 کہن بغیر صلح مال یا پول نایں عقد پڑھا دل
 اونٹ نہ اڈتاں والی عاجز خاطر تلے لیا نے
 آمنہ بی بی دچہ نہرا فت زناں اندر سرداری
 جس سے پیٹ مبارک وچوں پیدائش سرہانی
 فاطمہ اک نہ دھی ترہ دی نور دل حرم لگائی
 رحمت عالم ہی محمد پیٹ مائی دچہ آئے
 رعب ہینہ رات جمنہ دی رحمت اندازے
 خبر زیں اسمان پچا دیں کریں بلند آوازہ
 برکت والی رات مبارک جس دا شان نرالا
 وُجَّعِلَ الشَّمْسُ مَرَاتِبًا الْمَدَنُے نسر مایا
 جانورال نے گھر گھر اندر خبر حضور پچیا یا
 پیلاں قحطوں شور جہاں چہ ہے سنی بھاری
 وقت اُس عمل عورتاں جہاں اللہ خوشی دکھائی
 شیطان دامنہ کالا ہویا قسمت دتیاں ہاراں
 بادشاہے تخت اٹائے گئییاں ہویاں زباناں
 آمنہ بی بی خود فرما دن خبر حمل نہ مینوں!
 بی بی توں کچھ خبر رکھا دیں مینوں آکھے کوئی

من کر باپ کہا اودہ میں تھیں تیرے دچہ سمایا
 عبدالمطلب تائیں جا کہہ چائے دار سندا
 مطلب من نکاح عبداللہ کر دا خوشی گھیری
 فاطمہ نام ترہ دی بیٹی قبیلوں ختم ستاندے
 چہرے حضرت عبداللہؑ بجلی دا چمکا را!
 اک سوادنٹے مال اسباباں دیاں ٹر دیے پاں
 دے جواب حضرت عبداللہؑ جانے چھوڑ پچھا دل
 امانت بی بی آمنہ والی کیڑا ہورے جائے
 ساتھ نکاح حضرت عبداللہؑ جوڑو تار باری
 اُس دی شان بیان کرنی کس نول طاقت آئی
 بلکہ اک تر نور حرم دچہ عورت ہوئی سودائی
 جہاں خاطر رب العالم چوداں طبق بنائے
 حکم کیتا رب ملک جنت نول کھول سپور دوار
 نبی کریم جو برحق ہادی پیدا ہوگ شہزادہ
 سرور حمل آدن دے ہاروں گھر گھر اُجالا
 جیوں سورج تھیں ہر گھر دشمن ساتھ شالیا
 عمل مائی دچہ سرور انہیا صلی اللہ ہے آیا
 باعث عمل آدن دچہ سرور مہٹ گئی اودہ ساری
 سال اُس لڑکے پیدا ہوئے طفیل حبیب خدائی
 بت شکستہ ہوئے جہا نول برکت شاہ ابراہاں
 دن سارا کچھ بول نہ سکے خوف پیا دچہ جاتاں
 پئی آواز خوابے دچہ میزل دیاں خبر خوش قینوں
 سردار دد عالم پیٹ تاسے قینوں خبر نہ ہوئی

روشن ہو گیا عالم سارا کیا نیلے کیا دُوری
ہیٹھاں پیرا دن تھیں پہاں موم لاگوں گل جاوے
دگ دگ کھوہ سے کنڈھیاں اتوں پیرا چانی
پھر پانی مٹر کھوہ نول جاندا دیکھو حیران ہو جاوے
رہندی ٹھنڈا طفیل نبی دی جس دا عالی پایہ
وقت پیدا کیشول پہاں بی بی دیسی نور دکھانی
رکھیں نام محمد اُس دا جدول پیدائش پانی

پیٹ میرے تھیں ظاہر ہویا پھر اودہ نور حضرتوری
حمل دناں وچہ ٹردیاں پیراں وڈ پتھر جے آوے
کھوہ پر جاواں پانی لیون نیکے آپے پانی
جتنا مطلب لے کر پانی واپس قدم اٹھاواں
اک نورانی بدل چٹا پس پر کر داسا یہ
حضرت بریدہ کرے روایت آمنہ خواب دسانی
شام تک روشن ہووے ایہ نشانی آئی

ذکر ولادت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

بہ دے درد اندر آوازہ خوفوں مینوں آیا
ٹہر بہت دودھ سفیدی وانگوں اس وچہ نظری آیا
نہ کوئی زیرہ مادر در پہاں سی فضل کیتا رب بھارا
انتظاری سرور دار دو عالم آون تے نہلاون
جن شیطاں بد نظراں پاسوں امن حضور رکھایا
طلب دیداراں خدنگاراں رکھن فوق کمالاں
آمنہ بی بی دی چہ خدمت سال حاضر اُس ساتھیں
گھر آمنہ دے ہماروں طرے نور ہونی رشنائی
سر سجدے وچہ رکھیا حضرت کرے حمد خدائی
پیدائش سرور عالم دے دن جو سی نور نظر دا
کر سجدہ بھر کرے آوازہ اکبر رب یگانہ
طفیل نبی دی رحمت کیتی سب توفیقاں مینوں
منفاس روہ بھی خوفوں لزلن تے میں بچو الزواں
جاں میں آیا گھر اُس دے پر کرن پرستے ساسا

ولادت سرور آمنہ بی بی حال بیان سنایا
لڑیا بدن کے از غبوں پیالہ ہتھ پھڑایا
جاں میں پیتا اُسے ویلے خوف گیا ہٹ سارا
جنی کو تر دے فرشتے لوٹے لے کر آون
پر داسا تھ پہاندے کر دے حجر اُنہاں چھپایا
سب فرشتے نوری آئے کارن استقبال
عثمان بن العاص دی مائی کہندی میں اُس راتیں
جدول جناب رسول الہی سی پیدائش پانی
پیدا ہوئے سرور عالم کہے نبی دی مائی !
دادا مطلب کہے نبی دا طواف کعبے میں کر دا
ابراہیم مقدس طرے جھکیا کعبہ خانہ
شرک نجاست بتاں پاسوں ک کیتا رب مینوں
نبی شہیدے دروازہ تھیں نکل پہاڑے جانان
آمنہ دے گھر جاوے کارن خیال میرے دل آیا

پہنچ گیا دروازہ ہال میں اندر خوشنوساے
 جاگہ نور محمد والی خسالی نظری آئی
 کرال سوال اُوہ نور محمد ابرو والی چکاسے
 اسمہ بی بی کہندی حضرت نور محمد والا
 مطلب کہند امیر نہ آوے مینوں جلد دکھاویں
 فیصلوں شخص اک مینوں کہہاتن دین کوئی دیکھے
 کچھ توار کے اُوہ کٹھے منع کرے جو نوروں
 اسمہ کہہا گھر در تیرا دیکھیں آ کے اندر
 مطلب کہہاتن محمد دیکھاں بیگا کیسا
 مینوں کہن لگا کت جانائیں کہہا لڑکا دیکھاں
 ہے اچے اُس دے پاس فرشتے بیٹھے خدمت لہری
 لڑیا بدن سنی گل اُس دی توار تھمچوں چھٹ جاندی
 چاہاں حال قوم اپنی نول میں ایہ اکھ سداں
 عاشق مطلب نور بنی بن اک ساعت گزے
 طالب صادق تائیں کال دیکھن نور سکھاوے
 میں تول کہتا بھل سدا سے ہر جانور الہی
 سقندر مراتب سے رو دو نول گھاں جلے پتنگے
 درو شدائے سخن ہو دردی سمجھن درد نولے
 روشن لقا حق ملک میں وجہ عالم نام بلا دن
 درخت پہاڑ کریندے سجدہ عام نظری آئے
 کہند انیت اڈیکان جس نول اج تشریف لیا
 پتہ اُس قیاس با مال کرسن جین دو پہاڑ اشاراں
 اپنی ادرت تائیں کہند اول بھی تندی میں باتاں

آسمندی پیشانی دیکھی ابرو والی چکاسے
 غم تھیں کپڑے کرال لویاں ہر بادا نگہ سوداں
 اسمہ بی بی کت گیا اُوہ دسین نہ چکاسے
 گھر ساڑے اچ پیدا ہر یا جس داشان نرالا
 اسمہ بی بی کہہاتن دین دیکھن ناپیں پاویں
 ابہر گلشن کے مطلب کہہا بگل کے نہ دیکھے
 لیا انہوں یا مینوں مارال دکھائیں نور حضوروں
 شتاو چہ صفت حریبے کپڑے لڑکا سندر
 لگے مزدور ونی صورت ڈٹھا کدی نہ ایسا
 کہے مینوں نہ دیکھاں اس ویلے اچے نہ دیکھن لیکھاں
 تال تک منع دیکھن انساناں مینوں خواش جسدی
 صبر نہ آوے دیکھن با بھول جان میری گھبرندی
 زبان گونگی ہو جائے میری جدول تباہ جادواں
 عشق محمد جس دل اندر ہو جانے بے عذرے
 دچہ ابرو والی نور چمکے خودی خود وں تال جائے
 دچہ زمین آسمان اکتو ہی وحدت کثرت آہی
 جی آپ جلے خود علمیاں جا لے تائیں ننگے
 پڑھ پڑھ تیز ہون اک لٹاں تن من سارا جا لے
 وقت تولد ہی محمد اُوہ بت خانے جادوں
 جس بت نول اُوہ پوجے گریا سجدات سائے
 نبی محمد سرور عالم عالم اندر آئے
 عامر سن خیران ہویاں یوں سن گفتارال
 مژدہ بت پکا مال گردا مائوں اج حیاتاں

عورت کہندی میں ہاں میں دیتی تھیں تیں اس تائیں
 افضل الانبیاء نام محمدؐ بت لے آکھ سنا یا
 عامردی اک کوٹھری لٹکی عاجز بہت بیجاری
 وقت ولادت سرور عالم نور اس نظری آیا
 عامردیکھ حیرانی ہوئی بڑھیا شوقی کما لوں
 آمنہ بی بی دے در آتے عجزوں کرے سوال لال
 لبتہ کرم کریں توں بی بی میں سرچا پھر لہجہ سال
 ابو دے دے دیکھار عامردی نظر جدول سی وگی
 عشق دوکان سہراں سودا پھر بھی سستا کہند
 عشق چھری تھیں وہم اتی توں چائے قیل کرایا
 قیامت تیک اس دنیا اندر جمال حضور کر اس
 بے نصیب ازل دے جیٹھے اندھے وہن جہانی
 ذکر حضور کرال پھر مڑ مڑا پھر پلے میرے
 سب تھیں پہلاں پاک نبی داعامر عشق کما یا

ہم کیا کث پیدا ہو یا کھٹھے شہر گرائیں
 لکھ معظم جاگھ پیدائش صفات انت نہ پایا
 بی بی رہے اوہ اکٹھے جاگھ درد دکھاندی ماری
 برکت نوروں محبت ہوئی ملیا حسن سوایا
 مکے معظم جا کر ڈھونڈے پھٹے حال حوالوں
 اپنا صاحب زادہ مینوں دستو نور جمال لال!
 حضرت مطلب نے دکھلایا سرور دوہاں جہانناں
 فوراً اکھیاں تائے لگیاں جان گئی سو ٹھگی
 عام کی خاصاں تائیں جانش جو غم سر پر سہند
 ساقی مست قلندر مرشد ہے ایہ سبق پڑھایا
 عاشق عشق کماندے رہن جانل گھول گھاسن
 رحمت نورور ہے دن راتیں پاؤں نہیں نشانی
 فرض ہوئے اک دیکھ کھنا مشکل بہت اگیرے
 وہندیاں سار ہو یا قرانی سدا حیات سدایا

ذکر رضاعت مبارک

اہمست سرور کارن رب لے راتوں دوئیایاں
 واہ واہ شان رسول محمدؐ بیان نہ کہتا جاوے
 معراج النبوت دے وچہ لکھیا کر کے نقل لکھیا یا
 گھاس بھڑحال کڈھ جنگل وچوں کھاؤں لئی لیواں
 زہ دارد فاقے دے پاروں میں نہ خبر کھاندی
 او سے حالت پیدا ہو یا لٹکاسی گھر میرے
 اتنا جہنہ لا طر میں نہ دیکھ سکال اسماعیل نے

بہت فحشیت رات ولادت شب قدر نایاں
 شان جنہاں وچہ سنے فرشتے رب کو ڈھچھاوے
 طیمہ بی بی خود فرماؤں ایسا تحط ستایا
 تن تن دن کچھ کھان نہ بٹھے ایسی عاجز اول
 آخر ہو بیہوش جالال میں جان میری گھر اندی
 نام مہر دتا رکھ اس دافاقے اؤں ہتیرے
 حال ایسے وچہ خواہیہ اندر ڈھچھا بزرگ شانے

اٹھا مینوں اک نہرا پر دل سی پانی اُس پلا
 نایتوں گھاس لیا دل کارن ہر کوئی چنگل جانے
 قوم قزیشوں ہے اُوہ لڑکا بزرگ مکے جایا
 بنی بعد دی قوم عورتاں حال یہ سن آوازاں
 میں بھی ساتھ اُنہاند سبلی ہمراہ اپنے سائیں
 ڈاچی جو گھر دودھ دی خاطر اُوہ بھی لاغریا
 لڑکا میرا رو نڈا رہا شیر کی دے پاروں
 ساتھ میرے جو دایاں ہے من پہلوں مکے آیاں
 غیب آوانہ میں اک سنیاطالع نیک حلیماں
 رحمت عالم برکت والا ہے حدشان کمالاں
 ہو را کہ شخص درازی قدوں بے برچھا سٹھایا
 پیر بھی کہ پہنچ نہ سکے رات پئی ویرا سٹے
 سعد قبیلوں کل عورتاں پاس میرے کھڑیاں
 دن دو بجے میں کہ آئی لڑکا پئی دھونڈاواں
 صرف میرا اک پوتا باقی مینوں مطلب کہندا
 میں کیا اُس ساتھ خوشی دے اپنا شیر پلاس
 سخن میرا یہ سن کر مطلب خوشیاں دلوہ پاوے
 آمنہ بی بی نے جاں مینوں نبی حضور دکھایا
 ریشم چادر تلے بچھائی مہک مینوں سی آبا
 ہوئی ہوئی سینے اُپر جاں میں ستھ لگایا
 مجھ سے دچوں چورھیں طبقیں گور اُرجان لایا
 لے گودی دچہ سنجی طرفوں خوشیوں دودھ پلایا
 بی کر مرضی تھیں جاں تھن طرف کبھی میں کر دی

دودھوں چٹا شہر دل مٹھاسی اُوہ پانی آیا
 لیا و فیلت والا لڑکا غیب آوازاں
 مال مال دنی وچہ عشقے جس اُس شیر پلایا
 خاوندان ساتھ جادوں سب مکے واقف ہو کر ازاں
 گدھا سواری سا ڈالا غرہ گئے اسین بھائیں
 چمڑا خشک دسا دل بڈیاں ماری بھکھو پاری
 نہ سوندانہ سودن دیندا دن تے رات پکاراں
 بکھن پنچے زرداراندے حرماں مال لگایاں
 سینہ تیرا دودھ پلاوے سرور نبی یتیمال
 اُس طفیلوں دوشیں جہانیں میں ہو خوشیالاں
 گدھا سا ڈا اُس نے تھیں اپنی خوب بھکایا
 درخت کھجور ڈٹھا دچہ خوابے شاخوں ٹھال پھرتے
 کھجور داناک گریا میں پرکھاواں لذتاں ٹریاں
 دایاں کل امیراں لڑکے لے گیاں اکھنساواں
 اُوہ لڑکا جسے چاہیں لے جا باپ مویا ہے بیتدا
 کر دعائیت دیہ مینوں انعام جو قسمت پاساں
 آمنہ بی بی دے درگتے لے کر مینوں آوے
 اونی کپڑا رنگ سفیدی اُپرا اُس دے پایا
 کیوں جگاواں نیند رچوں خوش لیموں پایا
 دیکھیا سرور میں دل اس کے مینوں گور دسایا
 محراب الحق دا چم نبی دایں پھر پکڑا اٹھایا
 منہ لگن تھیں خشک چھاتی وچہ زور بڑا دودھ پلایا
 سرور دو عالم پیرون تائیں حکمت باکبر دی

جاں تک شیریں رہی پلا ندی نہ اس طرفوں پیند
 کردی نہ پیلے سرور کو لوں دودھ بیٹے منہ پایا
 ۴ منہ کہا ساتھ حفاظت میرے پت رکھاتا
 گوداٹھا کپاک نبی نوں لے حلیمہ آئی
 ڈاچی دودھ پلاؤں والی قاتلوں سختی حال
 جاندی بیٹھ زین پر جس دم اٹھن تائیں چاہی
 برکت سرور سر بہ ہوتی نہ پچھاتی جاوے
 عاجز گدھا سواری والا گریہ اٹھ نہ سکتے
 نبی سعد عورتاں دایاں اک دن پیلوں ٹریاں
 ساتھ میرے ہمراہ گھراں تھیں جو آیاں سن دایاں
 میں بھی پاک نبی نوں لے کر بچوں اکے پہاٹے
 دیکھ سواری چال نرالی ہو حیران پچھاؤں
 مردہ جانور اندیاں شکلاں ہوراج نظری آیاں
 کھا کر کسم وہ گدھا انہاں لوں پھریہ بات سنا د
 دن اندراک دارقار وہ کرے سرور عالم
 دودھ پلا کر دھپہ پینگوڑے جاں سرور لوں
 پچیاں ساتھ نہ بچیں اندر سرور عالم کھیلے
 وقت معصومی ہوں جسے تنگے سون سوون دیندے
 دونہر ہینیش رڑھدے تیجے ٹرے پڑا دیوارے
 انسان حیوان بیماریاں والے کہے حلیمہ آدن
 عمر چھوٹی دھپہ چاؤں دودھ دیاں کھایا نہ ہر ہے
 رضاعی بھائی پاک نبی دے اک دن دوڑے کٹے
 کہے مائی کی ہویا بیٹا کہن کی دیشے ماسے

پت میرے نوں سمجھن بھائی عقدہ شیر رکھیندے
 ادب لحاظ خداوند عالم بیٹے نوں سکھایا
 اے حلیمہ دیکھ کرامت غیروں راز چھپایا
 مکہ معظم وچوں باہر خیمے وچسہ لیاٹی
 دودھ کی دے پاروں مزیا بچہ ڈاچی والا
 حال اُس گود حلیمہ اندر ڈھٹا نبی الہی
 جنہاں تھناں دھپہ دودھ نہ قطرہ برتن کی بھرے
 ہر جا چلاک خوشی بھٹیں اچھلے جاں سرور نوں تنگے
 گود حضور حلیمہ پچھوں ٹردی خوشیاں ٹریاں
 چھوڑا گلی میرے تائیں لڑکے لے ٹر آیاں
 آئی دھپہ رستے انہاں بھاگ جنہاں لے مارے
 قدم قدم تے گردی ہے سی جس نوں پکڑاٹھان
 حلیمہ تیری قسمت کھلی کینڈل کوشاناں پایاں
 برکت نبی محمد ول الدین دھپہ طاقت پاوے
 کر دیاں سار حلیمہ کہندی خشک ہو جائے سالم
 پنگھڑا لے باہجہ بلایاں جس ویلے میں تنکاں
 ذکر الہی بیٹھ کنارے کر دے سن ہر دیلے
 جاں تک کپڑا دیاں نہ اٹے لے نہ سن پیندے
 اٹھویں ماہ دھپہ سرور عالم باقول کرن پکارے
 ہر اک مرضوں صحت پاوے پنجہ سرور لاؤں
 مال چراؤں لٹل خوشیوں جتھ چارن چر دے
 وقت دوپہراں رد کر آکمن بہت بدن لرزائے
 بھائی کی نوں پکڑا دوندے کرن شہید دسا

کہے علیمہ سن بچیاں تھیں میں دیکھن تول جادواں
 پچھیا حال کیا سرور نے جیوں کر ہر یا جیوں
 خاوند علیمہ کیا اس تول گھر اس سے چھڑا یہ
 کہ معظم بیچ دو دین پھر مطلب کرن حوالے
 بعد علیمہاں تھیں جاں سرور پاس مائی دے کئے
 آمنہ بی بی پاک نبی تول لے پیکے گھر آندی
 ست برس اچھے عمر نبی دی فوت ہوئی جاں مائی
 اکٹھ برس دا چھوڑتی تول فوت گیا ہو دادا
 رہندے پاس ابوطالب دے پاک محمد عالی
 خوش رسول اللہ دے چول خدیجہ بی بی نامول
 دے کرمال اسباب لوکاں تول کرن تجارت گھٹے
 ستر کنیزاں خدمت کارن بنجہ کر لکھلرون
 کہن برادرزادہ میرا محمد سرور تاناواں
 کیا خدیجہ بی بی رکھاں پاس اپنے اس تائیں
 بالا خانے آپرول اک دن نظر خدیجہ پائی
 کہندی میسر ساتھ نبی تول کرن تجارت جاؤ
 سرور عالم شام ملک وجہ کرن فروخت مالان
 شامل واپس آیاں تائیں خدیجہ پچھیاں باتان
 بلا سرور تول کہے خدیجہ کل مومن دی مائی
 حضرت کیا با اچھا اجازت نہ چھتے دی کرساں
 سن حضرت تھیں بی بی تحفے ابوطالب دل گھٹے
 چاچے کیا سرور تائیں کرے بیٹا شادی
 دولت مال جو سارا تیرا رب دے نام لٹا دیں

سرور دو عالم تائیں اگول پھنگا بھلا پاواں
 سینے میرے تھیں دل کڈھدھوون پاسنے پھر سون
 ملے جو قسمت دے وہ لکھیا تھوں مطلب پائے
 مطلب مال اسباب عرض اس دے قیمت والے
 تھوڑے ہی ن پاک نبی تول مائی لاڈ لڑائے
 رہ دو برس آئی دل کئے فوت راہے ہو جاندی
 چار سالہ شحم مائی وجہ پڑ دی کیتی موت جڈائی
 سرور سوئپ کیا ابوطالب کریں نہ گھاٹا وادھا
 وہیہ سالاندی عمر گئی ہو سرور عالم والی
 بیہ دولت متدبری اود کرے تجارت کامول
 وانگ شہزادیاں یہ تخت پر تخت بڑے سن بھٹے
 ابوطالب اک دن حضرت تول پاس اوسکے لکھلرون
 رکھ نوکر کچھ درم جمع کر شادی کرنی چاہنواں
 کراں خیال تے مال دیاں کی فکر کرد کچھ نائیں
 پاک نبی پر سایہ بدل دیکھ میسرانی آئی
 تول مختار پوشاک شوبہ میں بدن اپنے پہناؤ
 اتنا نفع نہ کرے اٹھایا پچھلیاں اندر سالال
 میسرہ شانناں کرے بیاناں سرور دیاں مٹھان
 نکاح کرن دی مینوں خواہش ہے تیرے سنگ کی
 خود پیغام پچا اس تائیں میں سرور نہ دھرساں
 بیٹھے دی کر شادی میں تھیں ہون کرم سوتے
 خدیجہ تائیں کیا سرور چھوڑ عسرت دی وادی
 غلام کنیزاں کر آزادی خود فقیر ہو جا دیں!

بیوں سردار دو عالم کہاں تو میں خدیجہ کیتا
 شعل چہار دہانہ سردار اندر ہر خدیجہ
 بے حد بارش برسن ہاروں دیوار کعبہ پھٹ جاتی
 فرغے چار عرب وچہ ہے سن اندر اس زمانے
 حجر الاسود رکھ دیئے جھگڑے کئے چارے
 سردار عالم شصت ہو کے جھگڑا اُنہاں مٹکایا
 چھت در واریاں کارن بکڑی شاہ نجاشی گھٹی

تَنْ مِّنْ دُحْنِ قُرْبَانِي كَرَكِي پاك محمد ليتا
 منہ جو کوئی مہر نہ ملیسی ہر سی بُرا نتیجہ
 گر اگر دنیا بناون کارن قریشاں نیت آمدی
 بناون اک اک طرت کیسے دی ہے نشان جہاں
 اپنا اپنا حق جتاون کوئی نایں ہا رسے
 رکھ چادر وچہ حجر الاسود چہاں پھیں رکھوایا
 حج بیت المقدس کارن جو شوقن اُنہاں قسمت بھٹی

خلیہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض خصال

اور ذکر حدیث مبارک تدابیر میں سنانے
 محمد رسول اللہ وچہ مکہ یا مہر نبوت اُتے
 دولہاں بھولواں بار یک بی بی یاں تھوڑا فرق چاکے
 صفت میں نور مبارک دی کی اک منہاں سادوں
 والی مبارک کنڈل دارال دلون کنڈل پاون
 خوشبو مثل کہاں کتوری بے انصاف سداواں
 میں مبارک اندر سرمہ ہر جہاں سے پایا
 حوریں پریاں داری جادوں ٹکڑوں آسمانوں
 پتلا ٹکڑا چاتے لعل نیرے دانگوں ستے
 دند مبارک مہتوں چٹے کدے جے ظہر ہون
 گھمن گھیری وچہ ٹھوڑی دے دھن لیاں گھیرے
 گردن دی کر نقل کاریگر پانی گھٹن صراحی
 چھاتی پھیں بے نات تائیں اک دالال الفت لکھایا
 کندھے زانو گئے ٹہریاں قمر بہ رب بنایاں

مہر نبوت دانگ کبوتر اُٹھا دواں دھپہ شائے
 جس دی قسمت دیکھن ہر یا بھاگے اُس ستے
 اُس جانور بناں تلواروں ہوندا دیکھو تھالے
 منہ کل خلق ہون سب مینوں پھیر بھی انتہا ہاں
 دیکھن ہارے جانورے مالیت مرنندہ ہوجاوان
 ہر خشیو وچہ خشیو اُس دی کس کن نام لکھاواں
 نیویں نظر ہمیشہ رکھن جے کر کھیل اٹھایا
 چھوڑ شاہی شاہ کرن فقیری اکھنڈے تیر کمانوں
 ہونٹ رنگے بن رنگوں رہند کرن دلال پرہے
 عرش فرش دی کل خلقت ہے اُن رول مین بہن
 سورج پھیں دھپکے چہرہ ہر دے اُن چوہرے
 چوڑا سینہ پاک نبی داجیں دھپہ نور الہی
 ہور نہ چھاتی کندھیاں اُپر وال نبی پر آیا
 پھرے ہوئے ہتھ پیر گوشت پھیں میدان صفا

بہت شیریں گفتار نبی دی اثر دلاں پر پائے
پچھلیاں چیراں اگے دانگوں نظر نبی نول آون
قدر معلوم ہو عاشق سرور دید دیدار دل چکھتی

جسم مبارک اطر نور ربیب نہ بھلیا جائے
پیاں فلتے وجہ سرور عالم کی نہ حال بتاؤں
جوں نہ کپڑے اندر پندری بدن نہ بیٹھے نکھتی

ازواجِ مطہرات و جایہ و اولاد حضور پر نور

پہلا هرم خدیجہ بنتی نبی سرور پاک جہاں
اس تھیں بعد زمرہ دی بیٹی سودہ نام نکاحی
حضرت ابوبکر دی بیٹی صدیقہ عائشہ آتی
بہو تھی بیٹی عمر ولی دی حفصہ نام بتاؤں
پنجویں زینب دھی خزیمہ بعد شادی تھیں جدی
ام سلمہ سہیل دی لڑکی چھیویں عقد کرانی
دھی سفیان حبیبہ اٹھویں جو میرہ تاویں آہی
جی بن خطاب جانی سی اودہ ہارون اولاد اں
جایہ پنج نبی گھر آیاں ماریہ قبطیہ پہلاں
بیٹی زید ریحانہ دوجی گھر وجہ خدمت گاراں
برصوی سی چہ خدمت پنجویں جامع التواریخ لکھایا
دو بیٹے عبداللہ قاسم سرور نبی سو ہارے
قدیمہ کبریا تھیں ایہ چھویں اولاد رسول گرامی
فوت ہوئے چھ بیٹیاں بیٹے حضرت وچہ زندگانی
عبداللہ قاسم قبل رسالت پاک نبی تھیں دوویں
ابوالعاص بیچ دا بیٹا خدیجہ دا اے جینیواں
عتبہ بیٹا ابولہب تھیں رقیہ نبی بیساحی!
ابولہب دے عتبہ تھیں پھر ام کلثوم نکاحی!

ہجرت کیوں جانوں پہلاں فوت کئی پنج سالان
اس دی زندگی اندر صدیقہ عائشہ نبی بیساحی
فوت ہوئی پھر سودہ نبی بی جنت البقیع دفنانی
سرور دو عالم ساتھ اہلے پھر اپنا عقد کرادوں
دو تہ ماہرہ فوت گئی ہوجت اندر چل دی
ستویں زینب دھی حبش دی شادی لڑرائی
ایہ عارث دی بیٹی تھی دسویں صفیہ بیساحی
گیاراں سنے میونہ عارث گھر سرور آباد اں
اسکندر یہ حاکم نے بخشی کارن سرور ٹھہلاں
تہی ام مین سی بھو تھی سلمی نام پیکارال
کتب اسلاموں قصص الانبیاء تھیں میں ایہ نقل کرایا
فاطمہ ام کلثوم رقیہ زینب بیٹیاں چارہ سے
ماریہ قبطیہ تھیں اک بیٹیا ابراہیم سرنامی
فاطمہ الزہراء بعد تیاتی چھوڑی دنیا فانی با
ابراہیم دو ماہاں ہو کر چھوڑی دنیا اوویں!
اس تھیں زینب دھی بیساحی سرور پاک دینواں
کم عقلی تھیں چھوڑ دی اس پھر عثمان نکاحی!
رقیہ فوت ہوئی عثمان گھر موت عتبہ بھی آہی

مرد و رام کلثوم عثمان سنگ سی پھر عقد کرایا
فاطمہ الزہرا ساقد علی دے سرور پاک نکاحی

زندگی و پھر رسول اللہ دی ہویاں فوت لکھایا
بیٹا ابوطالب داجس دی وجہ ہسراں بادشاہی

سیدہ مبارک کے سرور دو عالم کا چہرہ تہہ پیری اترنا نبوت کا

چہرہ یاسینہ گھریں حلیمہ سرور واک واراں
تیجی وارنہ توں پہلے پاک نبی سرور دے
اعتکاف مہینہ کرساں کہن سرور اک داسے
سی رمضان شریف مہینہ پاک نبی اک راتاں
سلام علیکم کیسے بلایا پاک نبی سرور مایا
میں سلام علیکم سنیا کہساں خدیجہ تائیں
پھریں نکلیا غار حرا تھیں کارن کم مزدوری
اک پر مشرق دو جا مغرب خوف مینوں پھر آیا
ساتھ میرے جبریل مجتول کرے شیریں گفتار
صرف اگلے حاضر رہنا تاں میں رہا اگلا
مینوں زین لٹا دل کڈھن چہر کرہن سینہ
درست کیتا پھر سینہ میرا کچھ تکلیف نہ آئی
ادھوں آپھر بیت اللہ و اطراف کیتا ستار
پھر میں غار حرا دھپ آیا عبادت کرن خدائی
آنزدیکہ کے اودھ مینوں سرور پڑھو پڑھاواں
پھر کہندا پڑھ میرے تائیں زور دل بکھڑ دایا
ایں طرح تین داراں کر کے تے پھر مینوں آہندا
بعد اُس تھیں میں کہندا کہنا کھڑے دل آیا
ورقہ بن توں سی بھائی خدیجہ چاچے جایا

دو جی واری ابوطالب گھر پھر ایہ ہویاں کاراں
چہرہ سینہ دل دھوڑ کہ سیدوں محمول پاکیرے
خدیجہ الکبریٰ بھی میرا ہے اعتکاف کر لہو فارے
غار حرا تھیں باہر نیلے نمبروں سنیاں باتاں
سمجھیاں کوئی جن ہرے گانہ فوں غاسے آیا
کہا خدیجہ فضل کے رب ہرگز خوف نہ کھائیں
دیکھیا تختے اُپر بیٹھا وحی فرشتہ لوری
جاواں دوڑ چھپاں وچہ غاسے پوہ اگے پایا
دمہ کر گیا وقت فلانے کریں میرا انتظاراں
جبریل تے میکا تیل نیرے دل بھجوتے پھر اللہ
دھوڑ دل رکھن پھر مڑ سینے خودی رہا کہینہ
فہراری پھر پشت میری پر چوٹ نہ لگی کاٹی
بعد اُس تھیں گھر جا کر اپنے گھر دیاں کیتاں کاراں
شخص نورانی چہرے والا مینوں دے دکھلائی
میں کہیا میں صورت حرقان ناں نہیں سناواں
سنگ کیتا اُس میرے تائیں بہت پسینہ آیا
اقرأ باسم ربک الذی خلق محمدا پڑھا ندا
خدیجہ چھپیا میرے تائیں میں سب حال سنایا
واقعہ سی تو رات اچھیلوں بڑا عالم اودھ آیا

سرور عالم واکل حالاً خدیجہ اُس سنا یا
 جے تہ صبح کہاں تال ایہ ہے نبی محمد صریح
 تورات انجیل زبور صحیفے پہلیاں کل کتاباں
 جے ایہ دعوت دین اپنے دی ظاہر اعلان کراندا
 اُس دے تہے لون نہ اس دی قوم تمامی جانے
 اُس دیتے مکہ زندہ رہندا تال میں مدد کراندا
 تھوڑے روز رہا اُفہ زندہ خیر خواہ سرور والا
 خدیجہ الکبریٰ حرم نبی دا واقف سرور حالوں
 سرور پاک نبی شگ حضرت علی ہے ہر ویلے
 صدیق اکبر دی پاک نبی شگ بہت محبت آئی
 پاک نبی پر شخص اُنسانی سن ایمان لیا سے
 چچے ابو طالب نول سرور دعوت دین سنا دل
 ابو جہل اک شخص زور اور قوم اندر سی آیا
 کہنا پاک محمد اُپر جو ایمان لباسی
 کفار مکہ جو اُس دے ساتھی ظلم بے ادبی کرے
 اک دن سرور نبی پیارا مسجد کے اندر آیا
 کچھن بگا پاک نبی نول دیکھ صدیق چھوڑا یا
 محبت ربی جدوں ترقی اہل ایمان پائی
 میں کفار کفار اُن میںوں بھیجا ہے دل تیرے
 سے تیں خواہش کیسے عورت کرے اُس تھیں شادی
 ملک حکومت چکر چاہیں بادشاہ تال بنائے
 سن کر اُس نول سرور عالم پڑھ قرآن سنایا
 عقیم کفار اُن تائیں بنایاں سرور باتاں

دیکھ حضرت دا حال کہا اُس فکر تال کیوں لایا
 پھیلے گا اسلام انہاں دا وچہ ترقی تے غری
 صفت مبارک رکھی انہاں دی ہر ہر اندر باہاں
 قبول کراندا دین اسد نیول پہلاں میں فرماندا
 دیون گے تکلیف تال پھر جاسی چھوڑ لگانے
 خدمت دے وچہ حاضر رہندا عالی درجہ پاندا
 بعد مرندے خواہے سرور ڈٹا شان کمالا
 کہندی میں ایمان لیا یاں پہلاں ہی سب حالوں
 دین قبول عبادت ربی کرے شام سویلے
 اُس بھی دین قبولیا سرور کردار و قدرانی
 قوم تائیں نہ ظاہر کرے رکھے راز چھپائے
 باپ دادے دا دین نہ چھوڑاں ابو طالب فرماون
 باز پوشیدہ دین نبی سن اُس نے شور مچایا
 پتھر مارا ویدے سرور چوں مغز نکالیا جاسی
 مارن مسلم مکیناں نول شرب عین اوہ ڈرے
 ابی معیط دے بیٹے عقبہ گزوں پلکا پایا
 ابو جہل اک روز نبی پر ٹوکرا مٹی پایا
 ربیعہ بیٹ عقبہ کے سرور عرض ستائی
 کہندے مذہب چھوڑا ندا ویاں طعنہ کرن بہترے
 دولت مال جے چاہیں کیسے بیٹے بہت زیادہ
 تے جے خل دماغ حکیموں تال علاج کرایے
 اکا خاقی پوجو جس نے مجھ رسول بنایا
 سن کر دشمن دین اندا میں اندرون تے لاتاں

مردودو عالم تھیں لے زہمت صدیق اکبر کوئی
 صدیق اکبر سے بازو آپ ضرب کفاروں ماری
 پکڑ اس جاؤں اہل ایمان صدیق پہنچے توں
 مردودو عالم رحمت بھریا دست مبارک پھیرے
 دین اسلام نبی مابوٹا خون اصحابوں پلیس
 نبوت مردودو عالم دی تھیں پھول پنجال سالال
 کہا عمر نے پاک بنیا تھیں دعوت اسلامی
 کہہ دے حضرت عمرؓ سوائے سب لے لے گفادال
 سن عمر دایا پ عمر توں ہو یا تھیں کہے دیوانال
 حضرت عمرؓ کہے اے بابل نبی محمدؐ مائے
 باپ عمر توں خفتے ہو کے کہنداشت آئی
 بات یہودہ نہ کر ایسی میں تہجد جانوں ماراں
 کٹ دتا سر باپ اپنے دادیکھیا سب کفارال
 خوشحالی دا وقت آیا پھر اہل ایمان تائیں
 اوسے دن عثمانؓ ملی بھی سی ایمان لیاندا
 دس برس تک بعد نبوت قوم ہدایت کراون
 ہدایت کرن طائف والیاں کچھ ایمان لیائے
 پھر جبل منترل ہو کا خطہ تھیں نخلرات گزاری
 حکم دتا رب بنال تائیں سکھو دین نبی دا
 توں شخص اس عزمے اندر قوم جنال تھیں آئے
 مردودو عالم بنال تائیں دین اسلام سکھلایا

ساون خطبہ اہل ایمان سا تھا آپ تے سوزاں
 ہو پہوش گئے اس ماندوں چوٹ لگی سی کاری
 لیا گھر نبی تمیم کراندے دوا بے ثمرت گئے توں
 ہوش صدیق اکبر توں آئی کہن گئے دیکھ میرے
 دین اسلام نبی دیاں قدراں ہو کوئی عشقوں جلیا
 عمر خطاب ایمان لیائے پڑھیا دین کمالاں
 گلی محلے کہہ سچاں فوہ ہو کوئی خاص عوامی
 ایذا مسلم تے نبی جو دیوے میں اس تائیں ماراں
 جاؤ دیکتا پاک محمدؐ چھوڑیہ مذہب سہرا تائیں
 لیا ایمان انہاندے آپ کہہ اگورب والی
 کہیں سچا توں نبی محمدؐ کریں بٹاں رسوائی
 عمر ولی سن بات پوری کر دے تیمنوں ماراں
 سمیت ابو جہل دے دوسرے خوفوں موت ہزاراں
 آذان جماعت ہر دن لگی تہجے وقت سدائیں
 دن دن بڑھن لگے پھر مسلم دین ترقی پا ندا
 بعد اس تھیں پھر مردو عالم طرف طائف جان
 اکثر ایمان لیائے فیرا حکاظہ آئے
 نماز پڑھی پھر ساتھ اصحاباں عبادت کرن غفای
 جنت ملی کرد اطاعت جنہاں نیک عقیدہ
 پیدائش مردودی تھیں پڑھنوں مشغول منع کرائے
 تے کہہ سکھلاؤ دو جیاں جو میں تسال پڑھایا

حال معراج نبی مردودا تھیں کچھ ذکر کھاواں
 طفیل انہاندی دگتہا رب تھیں بخشش پاواں

ذکر معراج شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پچاس برس تے تے مینے عمر نبی دی ہوئی!
 چوتھی وار اس شب دے اندر چیر یا سرور سینہ
 رات ستانویں رحیب مینہ جبرائیلے تائیں
 کرو عذاب نہ قیرال اندر دوزخ اچ بجھاؤ
 کہر منوان جنت دے تائیں حورال غلمان تائیں
 لے براق جنت تھیں اُس پر سرور چاٹھ لیا تیں
 حطیم اندر میں سوتا ہوا پاک نبی فرمایا
 زبیرم آبول و منوکر ایا پھر دو نقل پڑھائے
 دیکھ براق نبی سرور نول یاد امت پھر آئی
 قیامت دے دن امت میری اسے میر ربی
 قبروں اٹھیاں راہ قیامت برس پچاس ہزاراں
 مشکل منزل کیوں کر ٹریاں ختم ہوئے گی پیریں
 من کر حکم رہا تا سرور لگے کرن سواری!
 بہت براق خداوند عالم کیتے خاطر تیری!
 سرور دو عالم کہیا تیں پر روز قیامت پڑھساں
 سوار براق ہوئے پھر سرور آقا دہاں جہاناں
 میکائیل سچے تے کہتے جبرائیل وحی سی
 محمد سرور کھڑے جے ہوؤں ایک عرض ساداں
 خیال آواز نہ کیتا سرور جان دے چلے آگاں
 اُس دی بھی سرور دو عالم کچھ پرواہ نہ کیتی
 آواز ہوداں سچی لہر نول جبرائیل بتایا!

ہو یا معراج ملی ہو عزت ہو رکی جانے کوئی
 دیکھ سکتی ہو نور الہی مخفی ظاہر خرمینہ
 اچ عذاب نہ کرو کسے نول فرمایا رب سائیں
 تے جو دکھ کیا کیسے قسم دا اچ اُس خوشی دکھاؤ
 بنا سنگار کرن سب اپنا خوشیوں چائیں چائیں
 کہیں بلایا ہے رب تینوں محبوب پیار یا آئیں
 جبرائیل تے میکائیلے ادبول آن جگایا!
 مسجد دے دروازے اُپر پاس براق لیاے
 منجوں غم تھیں جاری ہوئے تے دعا فرمائی
 بوجھ گناہوں جھکیاں تیاں ہوگی لا چاری
 بھڑا دوزخ پر پیٹا تیں ہزار شماراں
 رب فرمایا صبح بڑا قاتل میں لکھا ساں خمیریں
 کیتی عرض براق نبی نول عرض میں اک بھاری
 میرے ہاتھ نہ پڑھیں کسے تے عرض میں ایری
 کہا براق جھنول تک طاقت چڑھ حضرت میں کھڑاں
 ستر نزار فرشتے اللہ کیتے سا تھرواناں
 اک لحظے گئے بیت مقدس کسے آواز کی سی
 سچے کہتے دوزخ طرقات تھیں اہوا دن بڑاواں
 آگے سو تھنڈا عورت کہندی کرونگا ہاں
 پھر پھپھیا ایرہ میرا ایسا بات بتا جویتی
 کبھی طرفوں نصرا تیاں دا جو آوازہ آیا

جواب آواز اُنہادی دا جے تیں جواب ندے
 بنا سنگارال والی عورت دُنیا گے آندی
 اس تھیں پھول تن پیالے شیر تے شہد ترپوں
 نر اپیا لیوں دین اسلے جبرائیل بتایا
 چڑھے براق پیدائش حضرت عیسیٰ ہالکھ آئی
 مردارو دوعالم اقلی اندر اتر براتوں آئے
 نبی تمام تے عام فرشتے حکم بے یقین آون
 عجیب عجائب پیراں نکیاں کیسے ساز آئے
 آفریں باد رسول اللہ نول سب فرشتے کہندے
 بعد اہل تھیں حضرت آدم اکول نظری آندے
 بل اُنہاں نول اگے چلے مرغ اک نظری آیا
 مردارو دوعالم کہن وحی نول ایہ کیا بھیدر بانا
 پچھلی راتیں ایہ پرچھنڈے ربی حمد پاکے
 اس تھیں لنگھ اگیے ڈٹا ہر فرشتہ عالی
 برفانی جُستہ ناری تائیں مرد نہیں کر سکے
 بہت فرشتے بستے کیتھے اُس دے نظری آئے
 حضرت ایہ ہے ہر فرشتہ جبرائیل بتا ندا
 مردارو دوعالم لنگھ اس پاسوں پچھے یحییٰ کھیتی
 مردارو پچھیا جبرائیل ایہ کیا بھیدر خدائی!
 محتاجاں نول دیندے ہیں خود تکلیفاں کر کے
 دیکھ ایہ حالت گئے اگیے پاک محمد عالی
 جند فرشتے آدمیاں دے مرد پر پتھر مارن
 ایہ ایہ ہی ہر وقت کرندے مردارو دوعالم کہندے

اوہ تسادی اُمت ہندے جو آواز کراندے
 جے تکیندوں اُمت اپر پھر اوہ غلبہ پاندی
 مردارو دوعالم کہن میں پتے لذت دودھ جیالوں
 طور سینا پر پہنچ حضرت پھر دو گانہ ادا کرایا
 نماز دو گانہ پڑھیا مردارو اقلی دے دکھلائی
 سلام اول آخر مردارو اکول آواز ستائے
 پچھے کھڑے ہوئے سب مردارو ہوام ٹرھاون
 پہنچ اسمان اول تے مردارو بڑا کھلوائے
 اسمائیل ذبح اللہ دے حکم اندر سب ہندے
 باغ رضواں تھیں لٹے آئے آفریں نول شانڈے
 رنگ سفید بڑا قد آور شرق نول مغرب چھایا!
 وحی کیا ایہ ہے فرشتہ اس داکم جگانا!
 مرغے جاگن دُنیا والے اس دے ساٹھ اشائے
 ادھا برف نول ادھاناروں جیم اُس دا اس حالی
 تے اک ساڑن سکے برفے رب سلامت رکھتے
 کر دے ذکر الہی ڈٹھے مردارو حال پچھاٹے
 ایہ حاکم ہے بدل اپر رب حکموں برساندا
 اک دانے تھیں ست سودانہ ہودے او سے سیتی
 جبرائیل کیا ہر ہندے راہ رب دین کماٹی
 مسکین یتیم دین کھانے اللہ پاسوں کر کے
 صلے اللہ علیہ وسلم شان بے انت کمالی!
 سر پچھیں پھوٹ ہون سلامت فیروز فرشتے پاڑن
 جبرائیل ایہ تکلیفاں ہیں کس باتوں سہندے

جبرائیل کہہ بیج ذی سستی کرل نمازاں
 لگے ہر جماعت تائیں حیواتی وانگ لیجولن
 سرور دو عالم جبرائیل انہاں حل پچھایا
 گئے آگے پاک محمد ڈٹے مرد عورتاں
 قیمت چھوڑ کھول مردار ال تکتے شاہ ابرار
 جبرائیل کہا ایہ بندے اپنی چھوڑ زنا فی
 پٹے انہاں تھیں سرور عالم جماعت ہر رکھول
 پچھیا سرور جبرائیل ایہ کیوں ملے مارل
 ہر جماعت سرور عالم جا کر آگے تکتے
 پچھیا سرور ایہ کس کا لعل انہاں بھار چکائے
 ہر جماعت ڈٹھی سرور خود خود تائیں کھاندے
 چلی حدایہ کردے بھایاں جبرائیل بتایا
 آگ دی قہچی ساتھ فرشتے کٹن ہونٹ زباناں
 کیا جبرائیل ایہ حرموں وہ مسئلہ حق کردے
 فرقہ ہواک پاک نبی لول آگے نظری آیا
 نیلیاں اکھتیں تے رنگ کالے موہنوں پاک یہاں
 جبرائیل کہا اے سرور ایہ شرابی گندے
 خنزیریاں وانگوں شکل انہاندی جگہ اندر زاراں
 جھوٹ گواہی دیون واسے جبرائیل بتایا
 بڑے بڑے سن پیٹ انہاندے پھرے زرد سکا
 سب پچھو وہ پیٹ انہاندے باہرول نظری دن
 ساڑے آگ انہاندے تائیں سرور دیکھ پچھایا
 فیر گروہ عورتاں ڈٹھے پاک نبی فرمائے

جماعت دی پرولہ دکرے سن آذین کا دلزاں
 فرشتے کیج منزع دے کٹے روز خوب کھولن
 لول لول مسدے قرانی دیون آکر سنایا
 قیمت ایک ملن تے دوجی مردہ آگے واماں
 سرور پچھیا جبرائیل کیوں کھولن مردار ال
 خواہش فصول کرن زباناں عورت ساتھ گانی
 انہاں تائیں آگ دی مولی فرشتے ہر رکھول
 جبرائیل کہا ایہ یہاں کرن مٹولی کاراں
 اتنا بوجھ انہاندے سر پر نہ لرون مڑ سکے
 دیر ہانت کرن خیانت جبرائیل بتائے
 سرور پچھیا کیوں انہاں لول انہاں کٹ کھلانے
 ہر گروہ اک حضرت صاحب گول نظری آیا
 ثابت ہون پیرا وہ کٹن پٹھے نبی جہاناں
 نہ خود عامل کہن لوکاں لول تاں ٹھیکال ہر دے
 بچلا ہونٹ قدم پرا تلا سرورے آپر چایا
 سرور پچھیا جبرائیل کس باتول دکھ پائے
 ٹے انہاں تھیں سرور عالم ہر ڈٹھے کھبتے
 سرور پچھیا جبرائیل کیا انہاندیاں کاراں
 ہر گروہ نبی سرور لول آگے نظری آیا
 تھیں پیریں آتش سنگل گردن طوق لگائے
 کرن ارادہ آٹھن کارن فیر تھے گر جاوون
 رشوت خود بیاجی ایہ نے جبرائیل بتایا
 رنگ سیاہ تے نیلیاں اکھتیں کپڑے آتش پائے

فرشتے گوزاں لگ دیاں مارن کتیاں ^{والتی} مارن کتیاں ^{والتی} مارن کتیاں
 جبرائیل کیہا ایہ خصمال گردیاں تا فرمائی
 ہو رگروہ پھر ڈٹھا سرور ٹنگے وچہ ہوائے
 سرور پھیا جبرائیل کس گنا ہوں مارن
 ہو رگروہ اک فرقہ سرور جل دے اندر نائے
 سرور دو عالم نے فرمایا جبرائیل تائیں
 تا فرمان ایہ مال پڑو دے نے جبرائیل بتایا
 سرور عالم گئے گیرے سوئی خوشبو آئی
 سرور پھیا جبرائیل خوشبو کیہی بتائیں!
 اللہ صاحب جنت تائیں آواز جواب سنائے
 گئے گیرے تے پھر بدو سرور عالم آئی
 وعدہ پورا کریں جو کینا میرے پاک خدا یا
 پھر اسمان دوجے دے درے سرور عالم آئے
 سرور دو عالم نبی محمد ﷺ آئے
 سلام علیکم کہن نبی نول نبی جواب سنائے
 حضرت عیسیٰ یحییٰ دو نہاں بہت آداب بجائے
 آگے اک فرشتہ ڈٹھا نظر جاں سرور نائے
 ہر منہ ستر ہزار زبانوں رب دی حمد بکائے
 جبرائیل کیہا ایہ قاسم روزی باطن والا
 اسمان ترتیبے داد روازہ سرور اگول آیا
 وعلیکم پھر سرور کیہا آگے قدم بڑھایا!
 پھر اگول اسمان چوتھے پر سرور عالم آیا
 بہت درونی صورت والا لاکھ لاکھ آئے

جبرائیل حال سناوین پاک نبی فرماون!
 مرنی اپنی ساتھ پھرن ایہ وچہ دنیا زندگانی
 پیرا پر سر پنجے ہے سن آگے گوز لگائے
 کیہا وحی منانق ایہ سن مارن ایسے کارن
 کوٹھریاں وانگ انہاں دیاں جمال خیم دساوین
 کوٹھرے زخمی جلدے آتش نہاں حال بتائیں
 احساناں بدے دکھ بچائے اس وابدلہ پایا
 وعدہ پورا کریں عدا یا تے آواز سنائی
 کہند ایہ آواز جنت دی آون جو نرائیں
 نیچ تر کول لہان لیاوے اُفہ تیر پوچھ دے
 تے گریہ زاری والی اک آواز سنائی
 سرور پھیا ایہ کی دھیا وحی دوزخ بتلایا
 کون بزرگ فرشتے بچمن جبرائیل بتائے
 کھول دتا دروازہ نکال ادب آداب سجایا
 عیسیٰ روح اللہ تے بچے نبی نظر پھر آئے
 مرحبا کہن محمد سرور یمینوں رب وڈیائے
 سری ستر ہزار سر سر منہ ہے سن ستر ہزارے
 جبرائیل نام کیا اس پھیا نبی سو ہارے
 اتنی اتنی دے سمناں نول کہے جیوں خوش تھائے
 کھول دتا دروازہ نکال سلام علیکم سنایا
 حضرت یوسف صالح دو نہاں ادب سلام سنایا
 ادیس نبی نہیں مل کر حضرت قدم اگیرے پایا
 ہو رگروہ ایک سچے سچے چار منہ سمناں آئے

دو نہ گئیال پر زمیں انبرسن سرور نظری آیا
 نعمت بڑا اک انہاں آگے دیکھ حضور چھایا
 سلام علیکم کیا سرور ملک الموتے تائیں!
 حکم خداداد ملک الموتے اوسے ساعت آیا
 جو پچھے بتلاویں اس نول میں تیرا کھنڈا
 وعلیکم اسلام نبی جی کہہ ادبوں بھلاں را
 کیوں کر ماریں خلیقال تائیں پاک نبی فرمایا
 موت قریب جاں ہووے کوئی تے پہلاں چلی
 طرف سجی دریاں نکال مومن میں روح کراں
 مٹے کیوں چار تسانوں لگے پھر سرور فرمایا
 قبض کراں روح اس تھیں مومن بن سرور حالان
 کیسے مٹے تھیں روح منافق مشرک پھلے موبہوں
 یمنوں میں خوش خبر تانوال اے حبیب خدا سے
 تسانڈی امت جان آسانی نکالیں بنایا
 عزرائیل کیا تن وقتوں قدم اس جاؤں چایا
 قبض کرن نول دوجی واری اس ی روح سدھایا
 اسمان پنجم دا پھر دروازہ سرور تائیں آیا
 پھر حضرت ہارون ملے سن کرن سلام دعائیں
 خدا اسمان فرشتے کھولن بول سلام سادوں
 بعد سلاموں حضرت موسے سرور نول فرماون
 نیز درونی صورت اگول نظر فرشتہ آیا
 ڈرونی صورت گرد فرشتے اسے نظری آئے
 مالک نام فرشتہ دوزخ جبرائیل بتا دے

اک تھو مشرق دوجا مغرب دیکھ تعجب پایا
 ایہ ہے ملک الموت فرشتہ جبرائیل بتایا
 پر اودہ کار خیال اپنے دچہ لگا سندا تائیں
 جواب سلام حبیب میرے نول بیہ تیرا کھنڈا
 فرشتہ سن کر حکم الہی نظری دل پا ندا
 کہے نہ فرمت جہد دایمنوں پیدارب کراندا
 اس کیا اس رکھ دیاں قتیال سبیا نہم کھایا
 پشازرد ہووے دن نترے گرد تانول ڈالی
 کبھی طرف لایکال دیواں جو کفار مٹے کالے
 مٹے نوری جو آگے میرا عزرائیل بتایا
 سچے مٹے تھیں او گنہاراں دی میں جان نکالال
 حکم بے تھیں کراں میں سختی سا تھا ہنڈے مٹوں
 امت تیری آپر رجب کیتے فضل زیادے
 جیوں لڑکا دودھ پیوے مانی تے اس ہنر نہ آیا
 مٹی لیون حضرت آدم جس دن جسم بنایا
 قیچی وار حکم الہدی جان نکالن آیا
 بعد دعا سلام لایکال ادب حضور سجایا
 پھر اسمان چھو بندے درتے چنچے سرور سائیں
 پھر سرور نول حضرت موسے اگول نظری دن
 کہتا پاک خداوند تائیں امت نول بخشا دن
 دو نہ کندھیا نو چہ راہ برس داپاک نبی فرمایا
 سر دار دو عالم جبرائیل انہاں پیے پچھائے
 حکم الہ تھیں دوزخیال نول ایہ مذابہ پچھائے

فیلمیں اتارن چاہے حضرت کنیا عرش بانا
 عرش الہی اُپر سرور نظر مبارک پائی
 ممبر اک عظیم جو اہرول بائیں طرف دسا یا
 دانے ممبر میال ہورال الدہ پاک بتا یا
 بائیں جانب ممبر تیرا دوزخیال دل تیکت
 سردار دو عالم تائیں سن کر خوف دے دھپہ آیا
 رہی نہ دہشت جس دم پتیا سرور پائی تائیں
 پھدے ستر ہزار نورانی طے سرور جاں کیتے
 نور الہی ظاہر ہوا سر سجھدے دھپہ دھریا
 دوست میرا میرے کارن تحفہ کیا لیا یا
 حکم ہو یا میں تیری خاطر جو داں ملن بنائے
 سرور دو عالم سر دھر سجھد کہا اے رب باری
 گنہ تہائی اُمت تیری بخشاں کیا مخفا سے
 اُدھے اوگن اُمت تیری بخشے رب فرمایا
 جہاں کسری صد قول کلمہ بڑھے کیا حق تعالیٰ
 کافر مشرک کدے نہ بخشاں دوزخ دیال سنائیں
 شفاعت تیر یوں روز شہر چہ بخشاں دکنہاں
 سردار دو عالم کیا خدا یا ہے اک اُمتی میرا
 قسم میثول ہے ذات تیریدی رافعی ہوں تائیں
 تو سے ہزار کلام خدا دند ساتھ نبی دے کیتی
 پاک خداوند نے فرمایا اپنی اُمت تائیں
 سر رکھ سجھدے سرور عالم کدے گریہ زاری
 رب العالم نے فرمایا روزے تن مہینے !

رب فرمایا سن جو ریدے عرش اُپر چڑھا نا
 ممبر تن سو بارال دتے طرف جودا ہی آئی
 پچھیا سرور یا رب خالق راز انہاں کی آیا
 جنت بھی ہے ایسے جانب دوزخ بائیں آیا
 اوگنہار جو اُمت تیری کرسفا رش سکتیں یا
 عہد اٹھا پائی الد حکمت نال پلا یا !
 بلکہ اول آخر سارا علم دتار ب سائیں
 قاب قوسین دے اندر پیچھے جام محبت پیتے
 سردار دو عالم تائیں الد فیر آوازہ کریا
 سرور کیا میں ہاں حاضر میرے بار خدایا
 تنگ پیار یا جو تول چاہیں موڑیا تائیں جانے
 ند نہ اُمت بخشیں میری عرض ایہائی بھاری
 اے رب بخشیں حضرت صاحب کیا فیر دہلے
 بخشیں تجھی وار کیا پھر سرور نہ شرمایا
 میں اس بخش لوال گاہانوں ہو گنہاں لوالا
 مجھو ماہر دونوں باتاں اُمت تول سمجھائیں
 رافعی کرسال تیریتائیں کیا نال پیساراں
 ساتھ گناہوں گیتا جنت دوزخ کرے میرا
 جاں تک کر کے فضل اسوں بخشیں نہیں بنائیں
 راز نیاز تے امر نبی دی سب سمجھائی رہتی
 پنجہ نمازاں چھ ماہ روزے ہوئے فرض تبتائیں
 کمزور اُمت تے عمر پھوٹیری فرض تدا بھاری
 نیچی وقت نماز گزارو خالص نال یقینے !

دل و چہ سوچیا سرور عالم ہر دن پنج نماز ال
 پاک منزہ خالق عالم را دولا ندے جیسے
 تربہ روزے جو پنج نماز ال شوقوں پرھے پڑھا
 بعض کہن حال پاک محمد سرور ربی گرامی
 حضرت موسے کیا عبادت کیسا حکم بتایا
 کیا شکل امت آپر اے سید سرور ال
 سن کر حضرت پاس خداوند پھر عرض سنائی
 کلیم اللہ دے پاس آئے پھر دیا حکم رُبانا
 رب العالم رحمت عالم کر دے گفتار ال
 کلیم اللہ نول پاک محمد آپ پیغام سنایا
 پاک محمد پاک خداوند آکھتے ہوئے
 پاک خداوند تے تربہ روزے نماز ال پنج سنایا
 حضرت موسے کیا جانوں پھر مٹا اللہ پاس
 آدے شرم کہاں کی مٹا مٹا موسے نبی پیارے
 بھائیو کرو محبت دل دی حضرت موسے والی
 نور الہی نور محمد نوے ہزار کلاماں !
 تربہ ہزار کلام بھال نول کر کے ظاہر بتانی
 تربہ ہزار نہ کریں کہے بقیہ دا زادہ تیرا میرا
 کر سجدہ شکرانہ سرور رخصت ہوئے الہول
 کر کے سیر زمین اسماناں گھر تشریف لیاے
 اٹھے وقت صبح دے سرور فجر نماز گزارے
 سن کر کیا صدیق اکبر نے صبح رسول خداے
 ابو جہل سن ذکر معراج ہول سمیت اپنے ہمراہیاں

اک مہینہ روزے ہون رکھئے نال نماز ال
 فرمایا جو دے جینا اسال قبول کرانے
 پنجہ نماز ال چھ ماہ روزے اجر ساتھیں پاس
 نبی موسے دے پاس آپس دچہ ہوئے آکھامی
 پنجہ نماز ال چھ ماہ روزے پاک نبی فرمایا
 اچے دیلا ہے فیر کہیں جابو چھ خدا یا بھارا
 تن مہینے روزے پنجی وقت نماز ادائی
 کلیم اللہ نے کیا شکل نول حضرت پھر جاتا
 ڈیڑھ مہینہ روزے ہوئے وقت نماز ال نال
 سن کر حضرت موسے کیا جانوں پھر فرمایا
 اچے بھی شکل امت آپر حکم تساڈا جوئے
 حضرت موسے پاس آئے پھرتے ہاتھ تلالیاں
 پاک محمد کیا حضرت موسے ہن نہ جاسال
 کیا کلیم میں اپنی امت ازمانی شکل کاہے
 اس حال دے پارول اکھوئے دے رب عالی
 آپس اندر کیتیاں تے نکل پالئے انعاماں
 تربہ ہزار کہیں جس جاپیں خاص بالخاص پہچانی
 اس قبول کیتا سرور دے جس داشان اچیرا
 رقت شکر کے سدرہ پہنچے تے پھر اقصیٰ اول
 بستر گرم بوے دائنڈا بل والنظری آئے
 اصحاباں نول ذکر معراج ہول کی حقیقت ہماری
 برحق نبیاں کل اصحاب طہن درود زیادے
 کہن ایہ جھوٹا ٹھاراں برسوں کے رات لگتیاں

کرن سوال جو بیت مقدس ڈٹھی ہے تول کیسی
سن کر پاک نبی دے اُپر بہت ایمان لیا ئے

سوار دو عالم کہندے ویسی ہے سی جیسی جیسی
اُوہ نہ نہیں جہناں دلال پر الدھر ٹھکے

ذکر جنگ بدر و حیر کا

کہ شریفوں وچہ بدینے سردار دو عالم آئے
پنجویں سالوں بدر الصغریٰ ایسے طرح دس برسے
انہاں جنگاں وچہ سردار عالم خود نہ گئے لڑائی
سبب لڑائی بدر الکبریٰ حکم الہی آیا
جمع ہوئے تیرہ دسواں تھیں لے استھیا راں
ابو جہل خود لڑنے آئے لے کر فوج کفاراں
جنگ اُحد میں لکھاں حوالا جیوں کر کتبوں پایا
اسلامی شکر مسلح ہو کر ہر قاب نبی دے
تیر انداز زبیر عبد اللہ ساتھ تتر ہر انبیال
دو نہہ طرقات تھیں لڑنے کارن لشکر کھٹے ہوئے
بجائے سے چمکائے دانگل پھر فتمشیر چلاوے
مسلم کافر خودیش اُگڑ سن دیتوں صرف لڑائی
فوج اسلامی فوج کفاراں اُپر غالب آئی
لیا موقع فوج کفاراں اُپر چڑھے پہاڑے
دند مبارک سرد عالم دے پر پتھر لگا !!
اک اصحابی یگ اپنی تھیں پُر خیمے خون حضوروں
پہی آواز کفاراں طرفوں ہوئے شہید محمد
مسلم فوج اُپر پھر کافر خوشیوں حملہ کرے
غم دی خبر دل تل ہوئے کھٹے کھٹے غم تھیں دوڑے

سال دوجے وچہ بدر الکبریٰ جنگ کفاراں
پنجویں لڑایاں ہویاں سین بھی وچہ تھوڑے عرصے
طریقے دین احکام سکھاوے جیونکہ حکم خدائی
ہو سی فتح و جنگ کافر لڑ غنیمت مائی
اُگے اکت تیرا سگ لو کافر گن شماراں
سمیت ہر اہل نریا کافر سگ کھاوے ہاراں
ابوسفیان کفاراں لے کر لڑنے کارن آیا
ساتھ کفاراں لڑتے آئے جہناں نیک عقیدے
حفاظت لشکر جیل اُحد پر مسلم کرن نگاہیاں
اُگے وچہ ول تیر چلاوے ذرا نہ اُٹک کھوئے
اُگے وچہ نول مارن کارن ذرا دینے نہ کھاوے
بھائی بھائی نول باپ بیٹے نول کھے دانگ تھائی
دند پاک خداوند گیتی مسلم لوٹی پائی !
کچھ شہید ہوئے کچھ زخمی مسلم لوگ پچارے
دند شہید گیا ہونوری خون ضرب تھیں وگا
ایر وہ دند جو چو دھلی طبقاں روشن کردا نوروں
سن اصحاب کباب گئے ہو کارن دید محمد
نومین سن کر اس غم اندر نر نول اُگے مردے
کچھ اُٹے دل سرد عالم کے نہیں کچھ اُڑے

یا بھول دید شہید ہوئے سن حضرت حمزہ عالی
 ہو رہی دو اصحاباں بولے ٹکڑے کرن ٹکڑے کالے
 جہاں اصحاباں سرور عالم ظاہر نظری آئے
 دند شہید ڈٹھا جس دیے جوش پیئے پہ سینے
 مارے غرے پیگئے سارے کیتے قتل کفارے
 یکہل پیارے عرض تمہارے دشمن کرساں ہارے
 ساتھ شائے ذوالفقارے ٹکڑے کرن تہرا کر
 یار پیارے جادون دلمے کہن علی سردارے
 فتح نصیب ہوئی سرور نول دریا شکر بجایا
 سنت بھری وجہ خیر دا جنگ کیتا ساتھ کفار
 شاہ بنجاشی ہویا مشکاں شلج پارس تھیں ہوئی
 کفار خبر دے کثرت فوجاں لے مقابل آئے
 سرور عالم شاہ علی نول اپنے پاس بلایا
 لب مبارک اکتیں اندر سرور عالم پایا
 بہادر نامی فوج اسلامی بہتا زور پایا
 خد خیر نول شاہ علی نے استخیں بکڑاٹھایا
 داخل ہوئی توج تلے وجہ فوج اسلامی ساری

کفاراں ظلموں ٹکڑے کیتی لاش نہا ندے والی
 گن نکت ہتھ کٹن اوہ ظالم کافر لوگ رزلے
 دل مردہ پھر زندہ ہوئے سب غم دور ستھائے
 اکھن بدلہ لال نراں یا چھوڑے نہیں کیتے
 علی ہشتائے حمزہ یارے ڈٹھے ٹکڑے جہاں لے
 کر کے خالچے ستر مارے شاہ علی اہل ہارے
 دلدل چائے کردا بجائے کتے کافر ہارے
 نبی ہمارے کرن پکارے بش کریاں ہارے
 لاش شہیدان پڑھے جناں فیہ انہاں فنا یا
 حج یقین آئے سرور عالم جعفر کبھا طیارے
 بعد اس تھیں پھر سرور عالم فوج خیر نول سعدی
 دوندہ طرفاں تھیں صفایاں سواراں برچھے تیر چلائے
 تے انہاں دیاں دھڑکیاں اکتیں سرور نظری پایا
 صحت ہوئی پھر لڑنے کارن جاو حکم سٹایا
 کافر ڈر کر ڈٹے تلے وجہ بوجہ ہند کرایا
 تلے دیواراں کثت گیاں سب بوجہ دور ٹایا
 دتی فتح انہاں نول الدردلی غنیمت بھاری

ذکر وفات سردار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ذالحج دی تاریخ اٹھویں تے پاک محمد پیارے
 دین کامل ہویا تساڑا دھی پیغام لیا یا
 سمجھ گئے سردار دو عالم دنیا چھوڑ سد ہاساں
 سنا مصحاب کریدے زاری کھن جاتل ناراں

دور کعت عرفات گزارن ساتھ مصحاب کہاں
 ائیوہم الکنت لکم حکم آخری آیا
 حج ادا کر کہن آیتہ شریفہ شام نکلاں
 اک پل تھن جدائی مشکل کیوں کٹر گزاراں

صفر مہینہ دن بدھوارے میمونہ گھر آئے
 پھر وچہ بھرے عائشہ بی بی سرور عالم آون
 سن انہاں دیاں آہیں سرور صبر کرد فرامہ
 پکڑ کندھے اصحاباں سرور مسجد اندر آئے
 مشتاقاں حالہ دیکھ نہی دا بھول میٹہ برساتے
 با بھجوا نہاں زندگانی نایاں جان اسادی ایہا
 اس نول تک تک کدے نہیجے ہر دم شوق سوا یا
 حال ایہ صورت ساٹے تاپاں ظاہر نظر نہ آوے
 نور الہی ایسے خاطر چو داں طبق بستائے
 اس دمی تابعداری با بھول کوئی نہ بخش پائے
 سرور دو عالم کرن وصیت سب اصحاباں تاپاں
 حلال حرامزل نیکی بدیوں واقف ہو گئے سارے
 حضرت ابو بکر نے کپہا راتیں خواب دسایا
 سرور دو عالم کپہا بیوہ عائشہ خاتون ہوئے
 عاصا عدل گیا ٹٹ خوابے عمر دلی فرمایا
 ورق قرآن اڑ بندے دیکھے خواب عثمان سنائی
 علی اسد اللہ خواب سنائی ڈھال گئی ٹٹ میری
 مدیقہ عائشہ خواب کپہا پھر اے رسول خدائی
 سرور دو عالم کپہا اجہا سفنہ جہیں نول آوے
 اہل البیت غمی تھی روندے ہوئے پریشاں سارے
 وچہ بیماری بھاری سرور پاس بلال بلایا
 قیامت دے دن حق اپنا کوئی میں تھیں شگے تاپاں
 جنگ اُحد وچہ کمر میری پر چابک تال لگایا

سرور نول درد بخار بدن تے لہد پاک چڑھائے
 اہل نبی تک حال نبی دا گریہ زار کراون
 خالق خلقت ساری تاپاں ذائقہ موت چکھوے
 ابو بکر صدیق گم تھیں جہنم جماعت کرائے
 کہندے اچھے دیکھند ظاہر پھر کیا میری پہلے
 نہ کوئی ہویا نہ کوئی ہوسی اس تھیں بعد اجہا
 مال پیو خوش قبیلہ سارا اس تھیں گھول گھمایا
 کر کر یاد جدا یوں نہیے وچہ ایس دیہا وے
 پاس بلا کر ایسے تاپاں بھید سارے سمجھائے
 جنت اس دیاں یاراں خاطر دشمن دوزخ جائے
 حکم ہو جبہ پاک خداوند تلے کل تپاں
 میری ال قرآن دوشال پر چلیو کر کے چائے
 کپڑا سرور عائشہ بی بی سرور ہوا اڑایا
 سن کر خواب تعمیر اصحابی زار و زاری روئے
 عاصا عدل میں کراں جدائی سرور پاک ستایا
 ورق قرآن میرا روح اڑسی سرور کپہا بھائی
 تعمیر کپہا سرور دو عالم ڈھال پیساں میں تیری
 تحم اساتے گھر دا گریا میں ڈاڈا گھبرا ئی
 دارشاہ تھیں خاوند اس دادار بقا نول جائے
 اسکن کیونکر زندہ رہاں اسیں اس با بھجوا دیکھے
 کپہا کہیں آواز اچی تھیں حق لڑے جس آ یا
 کہے عکاشہ سرور نول حق میرا دے جائیں
 اس چابک دا بدلہ دیو میرا مطلب آ یا

سن اصحابی کہن عکاشہ خاطر سرور پیارے
 کہے عکاشہ بدلہ سرور نہیں کساں تھیں لیواں
 سرور دو عالم اپنی ہتھیں خود چاہک پچڑایا
 اتار پیراہن سرور عالم کمرنگی پھر کیتی !!
 چاہک چھڑ قدم پر گریا کہندادیدو معافی
 سرور کیا عکاشہ تہیں پر حرام دوزخیاں تاراں
 رومانیخ ربیع الاول ۳ ہا پیر دیہاڑا
 شکل اعرابی ساتھ آہستہ بولے نرم کلاموں
 فاطمہ بی بی جنت خاتون کہندی لے اعرابی
 اودہ اعرابی کچھ نہ سن دا اوویں بولی جاندا
 حضرت کیا جنت خاتون اس نول گھر میں بلاویں
 ایہ حور تان بیوہ کر دا بچتساں کرے تہیاں
 عزرائیلے پاک نبی نول اسلام سٹنایا
 سرور دو عالم تیرے تائیں اللہ کے فرمایا
 سرور کہا عزرائیل سلا کی مرنی حق تعالیٰ
 سنوار یا جنت تیری خاطر دوزخ سرور کرائے
 کیا سرور مرنی میری جو مرنی رب والی
 جبرائیل خدادے محمول پاس نبی دے آیا
 پچھیا سرور بعد میرے نول آویگی کے تائیں
 پہلی واری میر دوجی پھر نرم ایتھوں لیواں
 برکت پنجویں چھیویں سخاوت ستویں صدق تہا دل
 پھر اتار قیامت ظاہر ہون محبوب الہی !
 پھر فرمایا جبرائیل اُترت مینوں جاں آدے

چاہک مارا ساڈے تائیں حاضر ہوئے سائے
 سرور دو عالم کہن یاراں نول میں خود بدلا لیاں
 کہے عکاشہ کمرنگی میں جاں کساں چاہک لایا
 عکاشے مہر نبوت مجھی صاف دلے دی تیتی
 دوزخ تھیں ڈر حیلہ کیتا لے عشرت شانی
 زیارت مہر نبوت پاروں بخشے رب غفاروں
 عزرائیل نبی دے دے دے مجزوں کردا ہڑا
 تال بھی گونجوں کندھاں لرزن کیا بچتہ کیا خاموں
 والد میرے ساتھ بیماری ہے بیہوش جیانی
 آواز اودی سن دچہ بیہوشی ہوش نبی تے آندا
 ملک الموت آیا جبرائیل بیٹی سمجھاں پاویں
 بھائی وچھوڑے بھائی نول محمول رب رحماں
 دانگ غلاماں کھڑا ادب تھیں رب دا حکم بتایا
 پیار یا عمر چاہیں یا اوتنان کیا ارادہ آیا
 کیا ملک الموت کساڈے شوق اُس پٹنے والا
 حور اں غلمان چڑاڈیکال ہار شنگار لگائے
 اپنی خواہشوں اُس دی مرنی ساری عمر و طالی
 بعد سلام کیا جو خواہش ہو لیں سخن سنایا
 جبرائیل کیا دل داری آواں کہاں تساہیں
 پیچی وار محبت کھڑاں چوتھی عدل اٹھاواں
 اٹھویں حلال علم نانوین دس برکت قرآن سنواں
 اسرائیل پھپھ کے کرتا ہے سب جگ ہرن فنا ہی
 کون نہا دے کفن پٹنہا دے جنازہ کون پڑھاوے

کس جگہ وچہ دفن ہوں دا حکم کیتا رہ سائیں
 عایشہ بی بی کفن پہناسی مدینہ منورہ کرسی
 وقت اخیر سیر سرور عالم کرن وصیت لگے
 حجاز زکوۃ ادائی کریو نہ یتیم ستائیا
 حاضر مجلس پاک نبوی سن دروا ندیاں گلاں
 اہل عیال نبوی سے روندے دید چہاں ندگانی
 قاطعہ بی بی بیٹی سرور آہی بہت پیاری
 ماں گھڑی ہے دیکھے تائیں چہنہ دلتوں آوے
 سردار دو عالم کہیا بیٹی چھٹے جیتے تائیں !
 پھر پڑھیا عزرا یس کا رس کا سے آیا
 آہ بیری سردار دو عالم تے پھر سخن سنایا
 ایسی ہی تکلیف من دی ہوئی امت میری
 فیرو کہیا سردار دو عالم عرض امت دینوں
 میری امت وقت نزاع دے نہ تکلیف پچاویں
 محکم رہتے تھیں عزرا یسے من فرمان سنایا
 اس ہی ایسی جان نکالاں کراں مثالوں ظاہر
 سردار دو عالم رحمت عالم مجزول عرض سنایا
 وقت اخیر سیر کرن نصیحت کستوے میرے یارو
 عرض کرن اصحاب نبوی کدوں قیامت آوے
 انگل اشراں کرن دھاراں کوئی کہے اک سالاں
 کوئی کہے اشارہ انگل الد طرف کرایا !
 سردار دو عالم شرق الاہل فیروز کھڑ سنایا
 نوری جہوں روح نورانی کیتا فیرو کستارا

جیزائیل کہیا نے سرور نہاوے علی تسائیں
 دفن ہو سو وچہ عایشہ مجرے درو امت گل پڑی
 حرام حلال پچھانیوں یارو نہیں تے شکل لگتے
 ہم سایاں تے میرے تائیں تائیں سچ کرایا
 گرڈ زاری کرے ساسے کھا غماندیاں سلاں
 کیا کراں گے جال نہ دے ایہ چہرہ نورانی
 غش اتے غش پین ڈٹھی جال میوئی موت تیری
 کہے حیاتی میری بابل تیں بن کیوں دیہاوے
 آئیں گی میرے تائیں فانی چھوڑ سرائیں !
 عزرا یسے اذن حضوریں سینے شہ نکایا !
 معلوم ہوا جہوں سینے میرے اپر پڑ رکھایا
 عزرائیل کہیا آساں نکال رہا رخ تیری
 تکلیف نزع دی جو سبائیں دیوں کھل تینوں
 امت پیاری منوں جاتیں نہ ایہ بات بھلاویں
 آیت الکرسی بعد نمازوں جس اک وار پڑھایا
 یتیم پتے وچہ منہ تھیں مائی سخن کدھ لیندی ہر
 خلیفہ امت میری رائے سونپاں تھدھ خدایا
 کیئے شرکوں پاک کرو دل نہ ایمانوں ہارو
 کچھ جواب نہ دتا حضرت انگل اپراٹھاوے
 کوئی کہندا اک ہزاراں برسوں کرن خیالاں
 یعنی خبر قیامت والی بھید الدنوں آیا
 صوف توجہ الد طرفے اپنا آپ بھولا یا
 نور الہی طرفے جاندا نور محمد پیارا

دیکھیا یاراں رہنیاں نہ سارا کہن کی ہویاں کاراں
 تون ہاراں میں غمخواراں دے گیوں لہج ہاراں
 پھریاں تہاراں شہر بازاراں گیتاں نور نظاراں
 گریہ زہاراں کرن ہزاراں ہوئے جان تہاراں
 روون ظہاراں اندر باہراں جدایوں شاہ ایراراں
 پایاں واسہراں یاراں غالاں صدیق اکبر سچیاراں
 کار گزاراں ہوئے بیکاراں غمیاں ہجہ شماراں
 بہت کفاراں سمجھ اسراراں چھوڑے کفر انباراں
 رنگ تاراں ہوئے وساراں فحشاں غم تلواراں
 لکھ اشعاراں انتظاراں درد نہیں دوچاراں
 انا للہ وانا الیہ راجعون پکاراں !
 ختم کتاب ہوئی رب فضلوں سب منوں ڈیالی
 اوگتہاریاں پر کر شفقت اپنا عشق لگا دے
 میں کوئی بات نہ اپنی طرفوں چہ کتاب کھانی
 کچھ تفسیر قرآنوں حالا کچھ اسلام کتابوں
 ہر عرفان کلام نرالی عامان سمجھ نہ آئے
 سمجھیں والیہ کرو درستی بندہ ٹھٹھن والا
 سن انی سوچو قسط بھائی انگریزی جاریہا
 اپنی عقل موافق بعضے لوکیں طعن کراون
 جواب آئندہ تیک تیاہنت میں نول خالق باری
 رواج زمانے دی گل کر کے دنیا نول خوش کریے
 پاک محمد سرور اہل پاک قسا لے !
 آیت حدیثوں اکثر عالم اپنی اپنی واری

واہ سہواراں توڑ پیاراں کر گیوں لاچاراں !
 کرن چہاراں جاناں داراں اے ساٹے سکاراں
 رحمت باراں تے گھزاراں چلے گئے دلداراں
 آہاں ماراں کڈھن ساٹاں ٹہن جہاں ناراں
 پیالی بیاراں دیاں لاراں ہوش کئی ہوشیاراں
 عثمان پیاراں عمر جباراں حیدر ہے اقراراں
 یحییٰ ماساں اٹکل اشاراں چلے کہن سزاراں
 شرم ساراں تے ایمانداراں گیتاں بحر کلاں
 درویداراں کہہ حصاراں غم ویدہ شاہ اسواراں
 واک جھلاراں ہجول ہاراں غم ویدہ کرن کاراں
 غسل کفن دے ٹہن جہانہ حوالے رب شاراں
 زندگانی تہرستی دے کر عقل دماغے پانی
 ایسے دروول گزند لگے جس بحرول شعرباؤ
 زیادہ قصص الانبیاء و جہول ہے ایہ نقل کرائی
 شک ملے جس دیکھے مشرکہ کھول کتاباں بابل
 لکھی پیر قلندر کیسے جو مینول فرماوے
 معانی منگاں فضلوں بخشے مینول حق تعالیٰ
 نور ہدایت قصص انبیاء و سی تہول میں کہا
 کہندے بہت کتاباں ایسیاں بات نی کچھ ہوں
 طاقت دیوے تے کی بکھے باہجول حکم غفاری
 لائق نہیں دتاواں تائیں پستے تھیں دریسے
 انہی پاک کلام اتاری کل بست یا حالہ
 حکم خدا ہے بکھے سنت نے جو کتاباں جاری

ہات ایہا ہوریات نہ کافی باہجہ رسول خدائے
وقت اوہو ہوجو وقت الدوہہ گزرجائے سوچکا
علم عقل تندرستی دے کر جس انسان بنایا
اگر اگر نور الہی دوحہا کہتھوں آ یا
مال پیڑ شوقوں نور الہی میرا نام رکھایا
لاج رکھیں تول نام اپنے دی پھیں کجہ میتوں
فعلی نبیال ولیال دی وجہ تیرا را خدا یا
حال تول بچھے ہوئے بچھے سرور عالم پارل
وقت ترمہ کلمہ طیب زبان لے رکھ جاری
بس کسک تول نہ دل کردا پہاڈرک بس ہونی

بھاون کل زمانہ لکھے اس دا انٹ نہ پٹے
بے غیر ہوا اپنے آپوں ہو جائے یک رنگا
حکم اوہرے وجہ جان جسم تول چاہیے شمع کرایا
تجلا اپنا نور الہی وجہ نہرے چمکایا
سمجھ گیا میں نام ایہ اس دار از جدول ہتھایا
رحمت تھیں پا پردہ اوکھن کچیں شریال تینوں
پان وسیلہ نبی محمد تول معاف کرایا
میں مذہب دا بھی بن بلی بخش طفیل اس پارل
اپنا آپ نہ یاد رہے میں عشقوں جا پڑھ خمار
بس ہون تھیں ہو بس پہاں آخر قلم کھلونی

خاتمہ الکتاب بفضل خدا و ہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

کتاب ہذا کے جملہ حق و حقوق حسب ضابطہ مصنف
سے حاصل کر لئے ہیں۔ کوئی صاحب طبع کونیکا
قصد نہ کرے۔

طلوع
اس

چند اشعار و جملے یادداشت بغیر بھنگیے و سرت نور محمدی

پہنچی دوست نور محمدی میں ساتھ کھائی
چھوٹی عمروں شوق شعر اندے پاک خداوند لائے
جواب شعر انور پہ دوست بھیجیں بڑھ شوق لائے
کراں نہ رنج کسے اُپر میں تھیں سارے چنگے
گھولے تھیں بھائی ملتے ہمیشہ نول آیا
وجہ نور داسی منول اُس نے گہا شعر بناویں
میں نور کرسال رخصت آیا پھلی بات لکھا وال
یار اُس دے نول جال خط اُس دامیا اُس پڑھایا
جواب اُنہاں دے خط دے اندر منول اس لکھایا
پہلے یار رہے اک پاسے اپنا حال سنایا
نہ اُدھ منول نہ میں اور منول پہلاں میں تھیں مال
ڈھکیاں باجمہ لگانی یاری سینے بھر جلائے
میں اُس دے اُس میریاں شعر الٹ پڑھ کر شوق لگا
کنا رخصت میں کہنے اُس دے خط لاہور وں پایا
کشمیر ٹیٹ گریز علاقے منشی سال اُس ویلے
اُن ڈٹھے اُس یار میرے تھے پھر اُسے جانی
شعر میرے پڑھ منول اُس نے صرف اکو خط پایا
عمر کو اٹیل باجمہوں شادی کوئی پتہ دھیاں
مطلب میرا یار میرے دے سخن جو درداں والے

میں سلامت شعر اُدھ رہے بھی ہوئے لطف خدائی
کئی خطوط شعر انور پہ بھنگے کے ایدھر اُدھ رہا ہے
کئی شعر انور پہ بھیج خطاں نول طعنے پئے بھنگا ہے
سدانہ رہتا دنیا اندر کیا چنگے کیا مندے
رہینگن درد ہوا اُس تائیں علاج حکیم کرایا
یار میرے نول بھنگ خط میرا ساتھ محبت پاویں
لکھتے دتا خط اُس دے تائیں محقر مکا وال
نور محمد پڑھ کر اُس نول بھنگ جواب پچایا
بھنگ خط بھیجیں میری طرف شوق سخن دا آیا
بن دیکھے ہی نور محمد منول یار بستایا
داس میرا میں اُس داد دیکھیا پتہ لگاناں
وقت نہ بلیا ملتے والا نہ رب دید کرا ہے
ملنے کارن حکمت ربی نہ کوئی ڈھوڈھو کائے
کمپنی سپینڈنگ دفتر ایتھے سی کچھ روز لکھایا
کم شہتیراں پاس کرن دا جاواں جھنگل بیلے
بھنگ جواب اُس خط میرے دار چھوٹی منول پائی
جلدی فوت ہو یا خط پھول میل نہ رب کرایا
چھوٹی عمر سے یار میرے لے عشقوں ضرباں تھیاں
قیامت تک خداوند عالم فغلول کرے اوجاے

لکھاں شعر اُدھ رہے میں پڑھ میں بہ کوئی غور کرا دے
دوست نور محمد دے سخن فاتح بخشہ چا وے

خط نور محمد اکبر کا

پہلا صفت رب دی میں لکھاں پیار یا
خلقت پیدا کیتی اُس گونا گون جی
پانی اُتے زمیناں نوں دتا تار جی
دوجی نعت رکھتی میں رسول پاک ہے
جہدی آشفاعت عاصیاں نوں تار دی
شان اعلیٰ اصحاب تے کبار دی
پھینا یا دین جنہاں جاناں نثار جی
سلام لکھاں حسن حسین تے
دونوں جنتاں دے سن سردار جی
پیر پیراں دین نالے دا بھوایا اے
بس مکر نور محمد پیکار یا

تھما بابا بھجڑ جس فلک نوں کھلایا
حکمت نال پال دا اے ہر جون جی
بکھے کی صفت اُہدی گنہگار جی
جہدے حق وچہ آ یا لولاک ہے
بکھے کی صفت اُہدی گنہگار جی!
صدیق عمر عثمان حیدر قرار دی
بکھے کی صفت انہاں گنہگار جی
بی بی فاطمہ دے دونوں نوراعین تے
بکھے کی صفت انہاں گنہگار جی
کہہ کے حق باطل مٹایا اے
کی کر سکتیں صفت او گنہسار یا

بطر دیگر

وچہ حویلی کھڑا ہو یا سال میں چپ چاپ نما نا
اچراں نوں جلال دین تے آنو شہر سنا
میں اُس کیہا تلو بسم اللہ کیتا یا دغریساں
نوازش نامہ کڈھا بس جلدی ہتھ میرے پکڑایا
بڑی خوشی وچہ دل دے ہوئی بیان کیتا جاوے
جلدی قلم دوات منگا کے لکھیا خط لٹا نوں
نامہ اللہ دے من عرضی دیوں درس پیا اے
فصول نہ بچیں زاری میری اے میر دل جانی

ار او داسی چور کیتے سی ہو یا حال نسا نا
پتوں وانگ جو یا تیرا ہے چھٹی اُس تے پائی
دھن دھن بھاگ عاجز دے ہوئی داد نصیب ل
میں پکڑا شہابی اُس دے کولوں سینے نال لگایا
کھلیا پھل وجود دے والا جامے وچہ نہ آوے
اے پرچین قرار نہ آوے وچہ فراقی اسالوں
عشق میرا وچہ ہر گناہ دیندا جوش ہمارے
عشق تیرے نیچے کمانوں ڈاٹھی لائی کافی

اک افسوس رہا اسے دلبر ڈنڈا لگانوں
 فروری کی تاریخ اٹھاتی میں عاجز ہے چارا
 ضروری کم آہا ایک مینوں وہ کچہری بھائی!
 آزار طبیعت بہت میری سی کی کچھ حال سناواں
 آخر کم کچہریوں کر کے گھر لوں واپس آئے
 نوازش نامہ آیا تیرے محسن تے محرم دا
 نال باواں سترلی عاجز پڑھ کر خط سنایا
 مینوں بچپن لوکس سبھے ایہ خط کس نے پایا
 افسوس مذکور ہے جو لکھیا اودھ دس سال مینوں
 کر کے ڈھونڈتے تلاش تیری میں قدم بوسید کریندا
 منظور خدا کون ایوں اے میرے دل جانی
 تنگ ملاپ المددے گولوں ہوئے میلنہارا
 صد قربان محمد رہا جلدی میلیں یاراں!

سارا قصہ وہ عرقیے تحریر کراں مینوں
 لاہور شہر وہ چہ گیا ہیاں اے میرے دلدارا
 جس کارن میں گیا ہیاں نامے وڑا بھائی
 ڈر داوڑے بھائی گولوں کر کھریں نہ جاواں
 صبح ہوئی جلال دین نے آپ بیاں سنائے
 مینوں بھی خط سناویں اپنے مخلص یارا گرم دا
 عورتی ہوئی سب عقل سن کے نامے حق ہمایا
 میں کیا ایہ یار میرے لے ایڈا احسان بچھایا
 نوازش نامہ تیرا جے کر پھسول بلدا مینوں
 مراد میری گل حاصل تھیندی غم اندوہ ونجیندا
 بھید ہوئی کوئی رب صاحب دامن شکر جانی
 میں بھی دعا کراں رب اگلے میرے دلدارا
 گل گانے دیں دلبر کرے رحمت باراں

دیگر لطیفہ

بالو ساڈ یار بعد اسطانی میرے خط لکھتے لکھا دونوں
 لکے جانیاں کول سونہا ہوگے فتر باہر آواز بکادوں
 کئے رستہ پچھال پت آئے سبھارتہ کول انہوں کھارے
 شکل لکھی نہیں مول میں سچا ندی جاکے سطر دیان چھپے
 شبوانس دی دی دس چوں پختہ تہا دیان چھپے
 قدم بوسی کریں ہولن سچا ندی فیر کہیں سلام عا چھپے

مینوں بی قسم ہے من ہاڑا جلدی نال تاکید سچا دیوں
 لائیں وڈنبر و فتر سٹ کرکھی وچہ شہر لاہور سچا دیوں
 نور محمد بیکر موت تکیلیں بھیس کے انہوں جگا دیوں
 نال عقل شعور پچھان لینا میرا یار نور شید و ماہ چھپے
 رسی نال کسے یار میرا حسن مائل تہا کید وانا چھپے
 سبک بار و احوال احوال سارا روکے میں سنا چھپے

کے گل دا کریں لگانا میں تیرا سان دامن خدا چھپے

نور محمد نے کیتی عرض جہڑی تہا بھیکے دیں تہا چھپے

بطرزدیگرا

احقر عباد احقر مکیں جے کے گل عرفی دربار پیار یا او
بہت شوق وصال دی باگشت گل عابد لہار یا او
اک جان ازلے تنگ کیتی دھماشت دھم تار ہیا او
اسدی نیدی عید و چیل دیال ہرم خیال دیکھار ہیا او

بیمار ہوں کر کے ہوئی براتی سال منہ دل سار یا او
تیرے بھری گوچر مگر راد میں دید جلدی غموار یا او
مے نور محمد انور الہی باہجہ دیندیہیڑا گھار ہیا او
بھاری پریت دی جس دے گل اندر بھجن کئی تیر ہیا یا او

بطرزدیگرا

گوریا سیال سارا صحت نہیں بول ہوئے ایسا آکے کیتا مینوں کھانسی ہے لاچار جی !
ویداں تے حکیمان کنیاں کوڑوں ہاں علاج کردار ہیا قییاں تے علاماں نال دتا انہاں جی
زوقا تے بٹھی کئی دیو ندے پکا مینوں ہوڑ شیرے شربت مینوں دیو ندے ہزار جی
چاندی تے فولاد کئی کھا دنے لول مار دیندے کھانسی نہیں کوئی کہے ہو رہی آزار جی
سن کے حکیمان دیال گلال میری جان جادے غم نال جادے میرا جین تے قسار جی
نور محمد نے احوال سارا بکھیا ہے عارف سے واجدے نال رات دنے رہندا ہے ہمسار جی

بطرزدیگرا

گھریا لے دھیر راکش میری اصلی پتہ ٹکاتا
تحصیل قصور لاہور ضلع دھیر سن اسے میر پیار
اصلی پتہ نشان تسانوں بکھڑتا میں سارا

ڈاک خانہ بھی دھیر گھریا لے تینوں صبح سنانا
منشی نور محمد مینوں کہندے کوئیں ساکے
دیو جواب ضروری خط دالے میرے دلدارا

کتب خانہ شرف الرشد شاہکونٹ ضلع شیخوپورہ
مغربی پاکستان

(۱۵۹)

قَصَصُ الْأَنْبِيَاءِ
وَأَقْصَصُ الْعَجَلِ

قصص الانبياء (منظوم)

مَصْنُوعًا

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لائل پور

— ناشر —

کتاب خانہ شرف الزمیں شہید شاہکونٹ

قیمت ۳ روپے ۵۰ پیسے